

# ریختن آب سرد و صحت

مراکز صحت و درمان

که روزی کی شامی این دین  
بجای نظم من کافی کی نبرد  
عبدالله



# برای صحت

RESEARCH IN  
کتاب نام که دلال خیابان  
J. J. Libby  
بازارین مکتوبین بی که دین  
T. O. H.



# پیشی طبع ستمین خوشنما

مراکز صحت و درمان



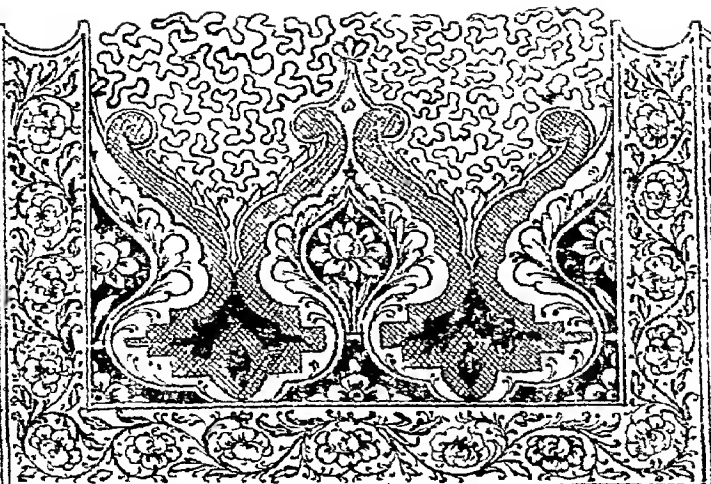




۱۰۱	کسی طاقت اور ہوا دی سختی ران و عیال کی	۱۰۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سختی اور ہوا دی
۱۰۹	نہا چاشت کی کھجور کو باب نفل ہی	۸	کہوں ہاں ملار دل ہی نبشت لانا
۱۱۱	راجو کچھ دیکھ پک صوم نوافل میں	۱۵	بفصیل بیان میں غرضی اور سکوت ہاں
۱۱۶	قرأت کی بیان میں اس حافظ ابو عیسیٰ	۸	بصریح بیان کیا کیا حدیں ایسا ہاں
۱۱۹	ہر ثابت گئی شافع مشرعی کبھی فی	۶	کہ روز آگاہ ہم عاصی کو بخشو ہاں
۱۲۲	بیان بہتر شرح جناب سرور عالم	۲	جہاں نعرہ کو خواب غفلت چھٹا ہاں
۱۲۳	بیان کی سطح کبھی آپ کی حکم تواضع	۱۲	کہ یہاں خالص بیان خبری سر کو چھٹا ہاں
۱۳۶	جناب مستطاب شوافی سلاک اب	۱۴	بیان عظمت اخلاقی حسن خلق ہاں
۱۳۹	چرا و شرم شکر افتخار فریش کے	۲	حیا مذہب عالم کا کلیجہ کانپ چھٹا ہاں
	ہوا معلوم سندوں لینا خون سد کا	۶	کہ اگر ہمہ عمل امراض جسمی ہی بچا ہاں
۱۴۱	درود رحمت و صلوات آیت ہما ہاں	۲	کہ اسامی ہر کاشمار و صف آہاں
۱۴۲	بیا ویش خیر المرسلین اب فی سکین	۸	ہویش عشق فانی اپنی طریقی شہاں
۱۴۹	سنین عمر کی تعداد و موجب آسمی کی	۳	باضد و زایت بیان راہ و سنا ہاں
۱۵۰	قیامت میں کلم انتقال سرور عالم	۱۴	کہ جسکایا و کرا تاج تک بکھور و لا ہاں
۱۵۹	رسول شد کی برات عین تک دنیا	۷	محبوب کو ہمہ چہر چاہیب و بنا ہوا ہاں
۱۶۲	مدد کرنا جس کی طالع بیداری کا	۸	رسول شہد کا دھوا ب میں ہوا ہاں
		<b>از شیخ عبد الرحمن حسن</b>	
		کافر جمعی فی توحید و توحید و توحید	
		قطعاً کلمہ لایسہ و قال فی قولہ	
		<b>از شیخ نواز علی ستجاو</b>	
		جو طبع غریب خالص علم	
		نشان حسن عادات خیر الورا	
		تو سجاو زہر طبع بخشن	
		بیان صفات حبیب خدا	
		۱۶۴	

فی طب و صوفیہ و لغویہ و کلامیہ  
تاریخہ فی سلسلہ بزرگوار  
۱۲۶۱





بسم الله الرحمن الرحيم

تعالیٰ شاد کا وصف کہنی میں کب آتا ہی  
کہ شکل بید یہاں بشت غماتہ ہر ہر آتا ہے  
ذرا او برکت احمد زبان تک میری آجانا  
کہ تیری ہی وسیدہ فی سلم کافی او تہا تا

دکھادی مجھ کو امی خلق معبود	بنی کی واسطی اب را مقصود	بیان شافی و کافی عطا کر
سنا خوان جناب مصطفیٰ کر	اتنی آپ کی الطاف سنجید	بیان کب ہوں گے و گن لاکھین
فقط میں کیا اگر افرام عالم	قلم امتیاز کی لیس کر ہوں ہام	سمندر کی باد میں گر سہا
بیاٹھوں پر نہ الطاف سے الہی	ہر اک احسان او سکا بی بدل ہی	ہر اک اندام ضعیف لم نزل ہی
ہر اک بندہ ہی سیر فی فضل باری	کسی طاقت کر ہی نعمت شماری	ہی یکسان یون گو مخلوق عالم
ولیکر خاص اک حمت میں ہیں ہم	وہ رحمت کیا وجوہ مصطفیٰ ہی	نمود ذات فخر نبی علیہ
سزاوار خطاب پاک لو لاک	ہو اجکی قدم سی فخر لو لاک	مجھ شیرین زبانی وی الہی
کہ ہوں ضرور نعمت مصطفیٰ	مناحت شہر میں میں چاہتا ہوں	بیجان عرب کا خاک پا ہوں
فضاحت ہو سخن میں ہید و غاہی	فصیحان عرب سی دل لگا ہی	ملی میری سخن کو سنیں ارشاد
	بجو احمد داد و لا احسب	

سبب از نظم کا بھی یہ رقم کرنا مناسب ہے | کہ عالم کا کھل کار کیا اسباب لاتا ہے

در اعلیٰ البان سزاخار	سبواب بندہ کافی کی گفتار	کہ تہی مدت سی محکومہ
پتہ روز و مقصود ہوا	کی کچی نظم اخلاق سے کو	احادیث کتاب ترنوی کو
ہنی کی جو شہاں کا بیان ہے	مجنون کی لہجہ آرام جان ہے	زبان ہند میں اوسکو سنان کو
رولاون عاشق کو اور مہمان کو	سی کچھ دکی دلیں دست	نیائی آہ پر اتنی حراعت
عذیم الفستی ہی ہو کی ناچار	کیا جو شورہ میں عقل کو باری	خرد دل یہ سنایا گوش جان
دراغت غیر مگر ہی جان میں	دراغت کا اگر طالب ہو گیا	نیانچی کا کبھی مقصود دل کا
عرض اب میں بنام حی وثوقا	کتاب مذہبی کرتا ہوں مطوم	نظر آتا ہی گو یہ کام دشوار
اگر اس راہ میں اللہ ہی یار	اگر تانتہ میری فی فضل باری	برودی ہوگی حل مشکل باری
یہ طرز نظم ہی میںے اوٹھایا	کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا	کہیں ایسا ہی موقع آگیا ہی
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہی	کلام مختصر مرغوب پایا	احادیث کمر کو نہ لایا
نہایت معنی کی تشویش توت	سما کی پرندہ اسناد و روایت	تہ آی را دیو کی نام اسپین
فقط باتن را یہ کام اسپین	نہیں جانی بعض اہل بصا	یہ امر غیر ممکن ہی عیان صا
کہ یہ ہر کا کہان کافی گیت تو	نہو محتاج اتصاف سخن گو	تجھی طلب ہی کہ جان جان سی
بھی کیا کام تحسین جہان سے	کہ یہاں تعریف و تحسین ہی اہل	سر اسر سجا نہ نیت کو ہی خل
کہ فرمایا محمد مصطفائی نے	رسول معتمد خیر الورا نے	کہ سچو آتھا الاعمال کی بات
عمل کو ربط ہی نیات کی ست	مدار کار و نیات یہ نیت	مدار کار عقبا ہی بہ نیت
ہی اخلاص دی	کہ تار و ز قیامت ہو رہا ہے	آلہی واسطی خیر الورا کے
نہی	نہی	نہی

باب مآجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن ابن بن مالک یقول کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یسیر بالظہور  
البارئ ولا یألف صید ولا یألف لیس ولا یألف حق ولا یألف دیر ولا یألف جعد الفطط ولا  
بالسب طبعته الله نکاحا علی راس أربع سنه فاقام عده عشر  
سین و بامدینة عشر سین ففقه الله نکاحا علی راس سین  
سنه و کس فی راسه و لحيته عشر و ن شعرة بیضاء

بدل اسکو سوای عاشقان صورت احمد  
سراپسید کوین کا کافی سنا ہے

روایت کی یہ راوی انس ہے	بجای یاد ہمدن منفس نے	کہ تھی حضرت نہ قد اور نہایت
نہی کو تاج بھی ختم نبوت	میانہ وہ تہ خیر الورا تھا	درازی اور پستی سی جہ تھا
نہ بغایت سپیدی رنگ تھی	یلج محض تھے رنگت اوکی	صباحات ویر طاحت و لند
میانہ رنگ مثل تہ بالا	وہ فرق پاک پر ہوئی معبر	بجولیدہ نہ سید ہی تھی
عرض وہ ہوئی ظہر کی تہ	بہر آستی جو لید گے	ہوئی چایس سالہ جبکہ حضرت
عطا کی جنتاں نے نبوت	مقیم کہ تھی پرد بس سبک	برس سن پیر نہ ہن تھی
ہوئی دنیا سی جو رحلت نبی کی	تو عمر پاک پوری با شہد کی تھی	شہیدی ہوئی شیش و سرین تھی
لیکن میں بالون نکت پہونچی		

ح عن ابن بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یسیر بالظہور  
ولا یألف صید حسن الجبر و کان شعرة لیس یجعد ولا سبط الثمر اللون اذا مشی بیتکھا

روایت دوسری بھی یہی انس ہے	کہ خادم وہ رسول اللہ کی تھے	کہ تھی حضرت میانہ قد و بالا
درازی اور پستی سی تہ	بہر تھا جسم والا خوبون سے	جال خوش کن محبوبون سے
سما کی تھی یہ طرز اعتدالی	نہ فرہ بہانہ لاغر جسم عالی	بیان کیا کچی بالون کا عالم
بجولیدہ فقط نہ راست باہم	اگر چہ گدڑی رنگت تھی پیا	رنگ سرخی کی تھی و سین جویدا
قدم پڑتا تھا اگ وقت رفتار	دلاور کی طرح قوت سی ہر بار	

سَمِعَ عَنِ ابْنِ عَزَبٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا كَرِيمًا بَعِيدًا  
 الْمَكِيدِينَ عَنِ النَّفْسِ إِلَى شَيْءٍ أَذْنِيهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ خَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا وَطَأُ أَحْسَنَ مِنْهُ

برائین عازب یا حضرت بیان اس طرح کرتی ہیں روایت کہ تھی سردار عالم مرد و بالا  
 میانہ ایک تہا ف دو بالا میانہ قدر اس طرح حکایت کیا کہ تہا مائل دواز کیو وہ بالا  
 بیان شانوں کی خوبی کیجی کیا فراخی و شش سیاد و شش پیدا کہ چون کیا حید ابوالونکا عالم  
 پیری تھی کان کی کوونک اوسم لب حسن رخ او کی ریب تن تھا کوئی ایسا حسین یعنی ایک  
 نظیر گز نہ آیا کوئی دل سپر جہان میں ونسی حسن و خوشتر ہونی نہ کو رہا بیان جو سرخ خوش  
 کرتی وہ زیب جسم شاہ لولا کہ تو او کی کجی ظاہر حقیقت کہ تھی سطر کجی وہ سرخ زلفت  
 لکھی ہی شایع شکوہ یہاں کہ وہ خدیو تھا اس طرح کہ تھی دس میں خطوط سرخ بہتر  
 نہ تھا لیکن تمام سرخ و احمر

سَمِعَ عَنِ ابْنِ عَزَبٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَهْفٍ فِي حُلَّةٍ خَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَشْعُرْ بِشَيْءٍ مِنْ حُلَّتِهِ بَعِيدًا مِمَّا يَكُونُ الْكَتِيرُ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِاللَّطِيفِ

روایت اوسہی سننی مناسب کہ راوی سلی ہی میں بن عازب براہ کا دیکھی انداز گھٹا  
 کو طر عشق ہی ہی ہی نمودار کہ تھی کوئی ذی لہف نہ کہ تھی لباس سرخ میں نہ ہندہ  
 کہ جس احسن تہا خیر الزور ابکا بھول اندر خوب خدا کا وہ بکری بال شوق پاک پری  
 کہ گز نہ ہون تک وہ لنگی آنکری تھی بہت بہت میان و شش پیدا تھی پوچھے او میں ہویدا  
 قد والا کا تھا انداز اب

سَمِعَ عَنِ ابْنِ عَزَبٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِاللَّطِيفِ وَلَا بِالْقَصِيرِ  
 الْكَهْنِ وَالْقَدَمِينَ خُصِمَ الرَّاسُ خُصِمَ الْكَرَامُ لَيْسَ طَوِيلُ الْمَسْرَةِ إِذَا مَشَى  
 كَقَدَمَيْهِ كَأَنَّمَا يَخْطُ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کہ امام اولیائے علی مرتضیٰ شیر خاں

کو ایسی تونہ تھی ستم رسالت	کہ ہر دست مبارک میں طوالت	غرض یوں ہوا عیان بن ہی
سفر زمین و آسمان کی تھی سے	کہ دست مبارک کی شادی شادہ	برطیر و صاف قوت میں زیادہ
قدم میں آئی زیب برطیری	سر عالی بانداز بزرگ	ہر اک بیوند عضو و استخوان
بعض ان بزرگی خوب و زیبا	خط باریک تھا ہینہ پی تان	کہ چا موئی مبارک ہی بہت صفا
بیادہ جبکہ چلتی تھے زمین پر	قدم آگے میکو پڑتی تھی بڑھ کر	یہ صورت چال ہی وکل میان
بلندی ہی ہی گویا میل پتی	جمال حسن میں کوئی طر حدار	نیکہا مینی اونی آگے نہ ہمار
کہوں کیا بعد بھی ونکی نہ کہا	جہان میں کی ہنس نہ رعنا	یہاں یہ ذکر حسن ہی بدل
یہاں کب عاشق کی جی کو کل ہی	ذرا دکھا فی آشفہ احوال	غزل کوئی سنائی کوئی کوفی کمال
بہار خط ہی وی محشہ	<b>عزل</b>	شیم چاقو تار وی محشہ
سہی شہر و ریاض و مینالی	قد رعنا وی دلجو محشہ	نیکہا ہوز میں پر حسن فرود
دوا کر دیکھ لی کوئی محشہ	کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا	عدیم المشن ہی خوی محشہ
ہمیں ہی ہجہ محراب طاعت	جہان ہی نہ گرا بر وی محشہ	دل و جشی ہی بخیر توڑا
بشوق یاد گیسوی محشہ	سب کافی ہی گجای آب	کہاں تو اور کہاں وی محشہ

روح عن علی بن ابی طالب کان علی اذا وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الطويل الممشط ولا يقصير الذنود وكان ربعة من القوم يكن بالجمع فقط ولا بالسبط كان رجلا ولم يكن بالطول ولا بالمشط ولا بالمشط ولا كان في وجهه ندور ايض مشرب ادخ العينين اهدا الاشعار حليل المشاش الكندي اجرد في صدره شش الكفين والقدمين اذا مشى نطقت كانتا بخط فصدب واذا نطقت النفت معا بينك تنفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین انج الناس صددا وصدق الناس الحجية والينهم عزبة واكن من عشيرة من لا بدله هابة في خلط

مَعْرِفَةِ احِبِّهِ فَقُلْ نَاعْتَهُ لَمَّا رَقَبَكَ وَكَابَعَدَ كَمِنْكَ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَآلِكَ

یہ فرما تل سے ہر تنہی میں	کہ دُعا فِ جنابِ مصطفیٰ میں	کہ تہا پچھ نہ طولِ قِدا قدس
نہ نہ ایسا کہ ہو کوتاہِ اربس	میانہ قہقی مخدوم دو عالم	سہی قوم و قبائل ہی معظم
میانہ قدمِ طرح کا تہسا	کہ تہا مائل دراز کیوں بالا	فقط سہی نہ پرچمِ یلانی
خفی و درستی کی در میان تہ	تنِ عالی نہ فرہ تہا سراسر	لیخ انور نہ تہا منطلقِ مدور
پہلے کب تہو چہتی لیکن غایان	بروی مقتدا ہی دین و ایمان	و پر غور تہی حضرت کے رُخت
سینہ تہی تہمین بی نہایت	دگتی تہی جسم سرخی سپید	چمکا تہا بہ پہلے نورِ تجسید
جیشمین کا عالم چستہم بدور	درازی تہی نور سے تلے نور	بخوبی در برگی سبک و لہند
نما خفی در فتنی و شانہ سپید	نہ اکثر بال نہی حضرت کے تن پر	نہ بی مولیٰ کا عالم سب بدت
کہین تہی اور کہین اندام تہا صاف	کچا تہا خطِ موسینہ سی تہا ناف	کف دست و گت یا ہی نہی تہ
بزرگی تہی مناسب فرہی میں	کہا ہی و ریون شایح جی تہا	بزرگی انکلیو نہیں ستہ ہوید
خرام ایسا جناب پاک کا تہا	کہ جس سی طرزِ جولانی تہا پیدا	قدم برگندہ نہی حضرت او شہا
زمین پست کو گویا تہی جاسینے	او تہا تہی تہی جد پر کج چشم عالی	نظر کرتی تہی حضرت لا ابا لی
نظر میں نورِ بیباکی عیان تہا	نہ وہاں دروین دیدن کا تہا	میان دوش تہی مہر نبوت
رسولِ اللہ تہی خشم رسالت	عطا وجود میں تہی اتودا ناس	نکر تی تہی کہی تہی میں رسالت
لب و لہجہ مزین راستی ہی	بجای یعنی صادق او نگو کہی	بلا تم تو نہایت نرم گفتار
لفظِ کرمت یار و نکی غنوار	او نہیں جو دیکھتا ناگا کہ انسان	جلالِ شان سی ہوتا ہر سان
اگر ہوتا تھا وقفِ حسنِ خوشی	تو کہتہ تہا دوست او نگو کہی	جمالِ حسن کا عام کہوں کیا
کہی تہا مدحِ خوانِ خیر الہا کا	کہ کیا حسنِ جنابِ مصطفیٰ تہا	کہ اداں جیسا کرنی میں نہی کیا
نظرِ حسنِ احمد کوئی خوش رو	نظرِ آیانہ اون سی قبلِ حجب کو	پس پیدار حضرت ہی جہاں میں
نیکہا کوئی کل اس گلستان میں	تو دلِ رحمت و فضل سے آئے	پروسی پاک چون مصطفیٰ لی

ح عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَاتَمَ جَنَّةٍ ابْنَ حَالَهُ وَكَأَنَّ وَصَافًا عَنْ  
 حَلِيلِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا سَمِعْتُ أَنَّهُ يُصِفُ لِي مِنْهَا شَيْئًا اتَّعَلَّقَ بِهِ فَقَالَ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَخَفَةٍ مَاتَ لَهَا وَجْهَةٌ تَدُلُّكَ  
 الْقَسْرَ لِمَلَّةِ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الرُّبُوعِ وَأَقْصَرَ مِنَ الشَّدَابِ عَظِيمِ الْهَامَةِ  
 رَجُلٌ الشَّعْرَانِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَالْأَفْلَاحُ وَرُتَعْرَعَتْ شَحْمَةُ أُنْيَتِهِ  
 إِذَا هُوَ وَقَعَ أَرَاهُ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْخَيْلِ أَرْجَ الْحَوَاجِبِ سَوَاعِي فِي عَيْنِ فَرْقٍ  
 سَبَقَ مَعَارِفَ يَدُهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْغَيْرِ نَبِيٍّ لَهُ تَوَدُّعُ لَوْ يُحْسِبُهُ مَنْ كَمَ  
 بَتَامَلَهُ أَشْرَكَكَتِ الْخِيَامُ سَهْلُ الْخَيْلِ صُلْبُ الْفَرَسِ مُعَلِّمُ الْإِنْسَانِ  
 دَقِيقُ الْمَسْرِ بَرِيكَتُكَ كَانَ عَنْقُهُ جِدُّ دُمِيَّةٍ فِي صَفَاءِ الْفِصَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ بَادٍ  
 مَتَامِسُكَ سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِضُ الصَّدْرِ رَجِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ خَفِيفُ  
 الْكِرَادِ يَسِيرُ نُورُ الْمَجْدِ مَوْصُولُ مَا بَيْنَ الْمَلْبَةِ وَالشَّرْقِ يَشْعُرُ بِحِجْرِي فِي كَلْخَطِ  
 عَارِي النَّدَى وَالْبَطْنِ فَمَا سَوَى ذَاكَ أَشْعَرُ الدِّاعِيَّ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاعَالِي الصَّوْرِ  
 طَوِيلُ الرَّغْدَيْنِ رَحْبُ الرَّاحَةِ شَتْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ  
 أَوْ قَالَ سَائِلُ الْأَطْرَافِ جَمْعُ صَانِ الْأَخْصَصَيْنِ مَسِيرُ الْفَقْدَيْنِ  
 يَنْبُوعُهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا خَطُّ تَكْفِينًا وَيَشْيُ هَوْنًا تَمْرِ رُجِ  
 الْمِشْيَةِ إِذَا مَضَى كَأَنَّمَا يَخْطُ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْبَغْتِ الْبَغْتِ  
 حَبِيبًا خَافِضُ الْأَطْرَافِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلَ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى  
 السَّمَاءِ جَلُّ بَطْنِهِ الْمَلَاخِظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدُءُ مَنْ دَفَى بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفائی جس سطر رسول مجتبیٰ کی کہ ہند ابن ابی ہالہ مرا خال  
 رسول اللہ کا تھا و صف حال کیا میں نے سوال دس باجہ خبر دی تملیخیر البشیر  
 ہوں مشتاق ابن ماتو کا جید بیان کر کہہ تو حال ہوا محمد





سہرا استخوان من تہی بزرگی	جن جو کچھ کہلا پو شک سی تھا	درخندہ وہ نور پاک سی تھا
یہ کی جس کا چہرہ چاہو اسی	دل قیاب کو تر پاو یا ہے	مستی تعریف کس نور بدن کے
کہ ہی آمد یہاں دیوانہ پن کی	دل مشتاق لی پایا بہانہ	غزل طرہ بہا ہی طرہ عاشقانہ
بدن تہا ایک کان تجھے	عمر ل عاشقانہ	عیان چہرہ یہ تھی شان تجھے
تصور کی صورت نکا بندہ ہی	کہ چا یا دل یہ سامان تجھے	رسول اللہ کی نور حسین کو
بجای گر کہیں جان تجھے	رخ پر نور پر بالونکا عالم	بہار سنبلستان تجھے
برودوش سر و دست مبارک	ستون نور و آثر کان تجھے	قدو عالی بحسن اعتدالی
سہی سر و گلستان تجھ لی	نہ تھا کچھ آتش دیدار سی کم	دردندان کالمان تجھے
نگہ سی ہوا پٹکے کی ثابت	گر تہی برق جولان تجھے	نیکہا آہ دیدار مبارک
سہرا کا فی کو ارمان تجھے		

مبارک کافی در تو ہوس میں	کہ ہی حتم روایت کا ارا و ا	گلوی پاک سی تانافیت و ارا
خط مودتہا کجا باز گشت زیبا	سو اسکی شکم سینہ سر	مٹھ گنوسی تہا صافی بزار
کلائی دو نو شان لی اور بازو	مژن تہی تربیت کثرت مو	وہ اوکلی صدر عالی کی لبست
خط موسی رکھی تہی از چندی	طویل الذندہ دو نو دست والا	کشادہ تہی کف دست مصفا
بزرگی او کشش با عیان تہی	شایان دو نو قد مون بین بزرگی	کشیدہ تہن وہ انگشتان والا
لقب ہی سائل الاطراف جنگا	کہا یا شابل الاطراف کافی	کہ حیل او گلوی کو تہی بزرگی
پہان جو سائل و شابل کولایا	ہوا تہا شکم گرا دی کو پیدا	کف پامین سما کی تہی بہرہ خوشی
کہ ہستی تہی نین پریمی او بچی	ہوا وارو ووصف پایا قدسی	کہ تہی پایا مبارک نرم و انگش
جدا رہی زمین سچن کف پا	کہ پانی او سکی نیچی گزرتا	زمین پر جب خرامان آپ جاتی
قدم کو اپنی بر کندہ اوٹکا	اونہیں ہوتا خیال میل شین	بنری راہ جاتی سرور دین
ہوا یہ حال ہی ار و بانہار	کہ جسم آپ جاتی شدر فکار	تواو سد م تہی عیان ہیہ صاف معنوا
نقدی ہی ہی گویا میل سستی	اد نہیں جٹ کہنا منظور ہوتا	نظر کرتی تہی حضرت سنے عماما

بہت ہی تہی انگونگو چکا نظریٰ سوی باطن لگائے زمین اکثر مشرف تہی نظریٰ  
 فلک کم ہر دور ہوتا جسے نال سوچ تھا کیا ہی نظر میں لحاظ او کی سایا بتا بھڑین  
 بیان کرنا ہی اوی اور یہ بات کہ ہوئی آپ کی اصحاب جہات توبہ ارشاد فرمائی تہی حضرت  
 جلو تم مجھی اگی کر کی سبقت عجب اخلاق تہی خیر الور کے کہ ہوں مخدوم پچھی خادم اگی  
 سنو یہ اور عادت مصطفیٰ کے کہ ہوتا جو کوئی اویسی ملائی جناب پاک کر نی او کو خوشام

تقدیم سلام دین اسلام

۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ الْفَرْسَ اشْخَلَ الْعَيْنَ

بیان جابر بن سمری روایت ہمیں یہ ذکر ہی حمت کی آیت صلیح الفم کہا خیر الور سے  
 بزرگی تہی دہن میں معنی او کی ہوا اند کو لفظ اشخل العین بوصف چشم پاک حد حسین  
 کہ انکھ او کی بزیبا کی کلان سپید بین کچھ اک سرخی عیاں بیان تو مانندین خوبی کا عالم  
 سپید او و سرخی کا عالم سبک کم کوشت اڑی آگے تہی یہ ہی تفسیر منہوس العقب کے

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَصْحَابِيَانِ  
 عَلَيْهِ حُلَّةٌ كَحُمْرِ مُجَلَّتٍ نَظَرْتُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنْ الْقَمَرِ

روایت دوسری جابر بن سمری کہ بتا تو نکاد لڑ پائی سے کہ دیکھا میں جو خیر البشر کو  
 شب مناب میں نکت قمر کو کہا بتا حله حمرا بدن سین لباس سرخ تھا زینتہ میں  
 مری کچھ دیکھری مضطر نظریٰ کہی او پیر کہی سوی ہسمر تہی بخق سخن نزدیک تہی  
 رسول اللہ حسن تہی قمری کیا بیان ثون فی کافی تھا کہ کہی وصف محبوب خدا کا

غزل

گو تری پہ چال نہ کابل ہو دی منہ تو دیکھو کہ تری نہ کی نقاب ہو  
 دعویٰ نوری غفلت اوی حاصل ہو کیا یہ خورشید کہ خورشید نہ کی نقاب ہو  
 شان اطلال پہ آجائیں اگر وہ خاں کس کو طاقت ہی کہ او سوخت نقاب ہو  
 غمچہ خود ہو باصوت خدا دل ہو ملک نیا کو وہ کیا خاک میں لکڑا جو کی دولت ہمار کا دل ہو

آورد باد نہ یوں جای مرا نالہ و آہ آہ کی سانہہ اگر جذبہ کامل ہوئی انجی بیٹے دل حسرت وہ کہیں نہ  
یا آتی شب وقت کہیں آں چوہ لاٹین کر آب کی تصویر کیر و منکر کیا عجب گو رمی خلد کی منزل  
ہی تنہا ہی فرات کہ درویش نہ دست کافی مین ترایا یہ چل بود

۱۱۱ اح عن ابی اسحق قال سأل رجل عن البراء بن عازب اکان وجه  
رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل السيف قال لا بل مثل العكبر  
ابی اسحق ہی اک مرد راوی روایت اوسنی کی ہی اسطری کہ اصحابوں میں میں جابر بن عازب  
کوئی اوسنی ہوا اگر محض اطب کہ یعنی تم جو یا مصطفیٰ ہو خبردار جمال با صفا ہو  
تباؤ کیفیت روی نبی کے کرو تعریف شکل احمدی کی کہ روی پاک محبوب خدا کا  
بشکلیت کہی فی القلنس کما اوسنی نہ بنا جڑہ ایسا وہ روی پاک بشکل قمر تھا

۱۱۲ اح عن ابی ہریرۃ قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيضاً كأنه  
سید صاف گو یا بقرہ خام کچھ اک موی مبارک میں کچھ ہوندا ہی ادا جو لیدہ بین کے  
روایت بھرہ فی بیان کے زبان وصف نبی میں فنان کے کہ یعنی آب ہی ابیض یا تمام

۱۱۳ اح عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي انبياء  
فاذا موسى عليه السلام ضرب من الرجال كأنه من رجال شنوءه ورايت  
عيسى بن مريم عليه السلام فاذا اقرب من رايته به شهاباً من  
مسعود ورايت ابراهيم عليه السلام فاذا اقرب من رايته به شهاباً  
صاحبكم يعني نفسه ورايت جبرئيل فاذا اقرب من رايته به شهاباً

وہ جابر بن عبد اللہ خسار بیان اسطری کرتی میں کہتا کہ فرمایا امام مرسلان نے  
کہا ہی مرد ركون و مکان فی کہ دیکھلای گئی مجکو نبی ب کلیم اللہ پر آئی خطرب  
اونہیں ناگاہ اس صور میں پایا تنہا ہی اشخاصوں سی گویا پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا  
شبہ عروہ بن مسعود پایا خلیل اللہ برہیم فی الفور نظر یوں آئی گرا ب کبھی غور  
توان کی مثل ہی صاحب تھا کیا یہ اپنی جانب کو اشار

یعنی بن ہوا دنیا میں پیدا  
خلیل اللہ کی صورت ہو پیدا  
نظر کی اور جو روح الامیں  
ادبی نگاہ دیکھا پیش نظر  
تو اس کی شکل کی تشبیہ بیان  
ہی شکل و خیمہ گلی نما بیان

۱۰۸  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ يَقُولُ رَأَيْتُ  
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي وَجْهِهِ الْأَرْضُ أَحَدُ رَأَاهُ عِدِّي  
وَلَيْتُ صَفَّهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مِلْحًا مُقْصَدًا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ

سعدیابی ہی یہ خبر میری  
روایت یہاں ہوئی ہی اسی ہی  
وہ کہا ہی کہ یوں میں سنا تھا  
کلام بوطین اس طرح کا تھا  
کہا تھا یعنی یوں و سر مجرم  
رسول اللہ کو دیکھا ہی ہم نے  
نہیں باقی ہی اب وئی میں یہ  
بحر میری کوئی یا یہ سیر  
کیا یہ عرض میں اوس کی  
مشرق کی بھی وصف بھی ہے  
کہا حضور کا کیا گلفام تر تھا  
عجب شکست میں صافی بدن تھا  
سمائی تھی ترشٹ کی یہ آطوار  
صباحت میں ملاحت تھی نمودار  
سلام اللہ کا خیر الورا پر  
رسول اللہ محبوب خدا پر

۱۰۹  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَلَّمَ رَجُلًا أَوْ نَحْوَهُ فَرِحَ بِرُؤْيَا

بیان کرتی ہیں عبدالعباس  
نبی کی بن عم وہ فصیح الناس  
کہ دونوں ہی زندان پرشین  
جدا آپس ہی تھی بکشا دہ آئین  
کچھ ایسا فرق تھا اونٹن میں  
کہ جس ہی نور زیبا کی عیان تھا  
ہنگام تحکم بات کی سات  
نظر آتی تھی کیا انوار و لمعات  
عجائب فرق تھا اونٹن میں  
نمایا جس میں نور و شکر

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ التَّبَوُّقِ

۱۱۰  
عَنْ الْجَعْدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذُكِرَتْ لِي  
حَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ الْخَبَرِ وَجَّعَ  
فَمَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِاللِّسَانِ كَقَوْلِهِ تَوَضَّأَ فَنَزَلَ مِنْ  
وَضَعُوهُ وَفُتِّتْ خَلْفَ ظَهْرِي فَظَهَرَتْ لِي الْخَاتَمُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَذَاهُوَ مِثْلُ وَرْدٍ الْحَمْلَةِ

مناسب ہے اس سکر اسکی نقش کشن کہیں کہیں یہاں ہی تذکرہ مہربوت کا آتا ہے

روایت ہے یہ پوچھا گیا ہی	کہ سائب کی تین بیٹی تھیں	بیان کرتا تھا یہ احوال سائب
رسول اللہ کا اجلال سائب	کہ مجھ کو میری خالہ سات لیکر	گئی سوئی تیشیم خوش کوثر
کہا پر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا بی آہ دیکھو	کردن کیا عرض تھی وہ لولاک
کیا ہی دردی اب اس کو غناک	شفیق بنے یہی سائب	کہا دست مبارک میری ہر پر
کف دست مبارک سر پہ پیری	دعا می خیر میری اسطی کے	وضو فرمایا ششم مرسلان نے
پیا آب وضو اسل تو ان نے	کڑا ہو کر پیش معظم	نظر معنی جو کی ہر سوئی خاتم
نظر کر یعنی آتش ختم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان وشن والا	بیان کیا کبھی خاتم کا احوال
کہ جیسی زجر جملہ مٹی وہ کشال	سنو اب زجر جملہ کی تہنیر	بیان شارح لی کی دو طرح تحریر
کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پردا	کہ جیسی کبک کا سینہ افزار	دوبارہ شرح زجر تجلہ نہی کی
	کہ تھی وہ نگہ بردہ غر دست	

۲۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ أَفْرَبَ بَيْنَ كَفَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّ تَحْتَهُ عَشْرًا وَخَمْسِينَ

یہاں کہتا ہے کہ اوسنی تبول کلام جابر سمرہ کو منقول کہ اوسنی کہ خاتم معنی دیکھی رسول اللہ کی کندہ نہیں تھی بزرگ سرخ تھا وہ ایک عدد کہ تھا گویا کبوتر کا وہ پچھن

۲۸ عَنْ رَمِيْنَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءَ أَنْ أَقْبَلَ الْحَاكِمَ الَّذِي بَيْنَ كَفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُولُ السَّعْدُ بَعْدَ عَزَائِي مَا لَمْ أَهْزَلْ لَكُمْ لَوْ أَنَّ

رمینہ نے بیان ایسا کیا ہے	کہ میں آپ کا کہنا سنا ہی	اگر اوس وقت میں کہ تیری اراد
تو تھا مقدور خاتم جو منی کا	وہ خاتم آپ کی اسل وضع پر تھی	کہ باہرین دستانہ جلوہ گرتی
یہ حاصل قرب تھا وقت عمت	کہ لیتی چوم میں مہربوت	غرض یہی کہ فرماتی تھی اوسم
حق سعد سردارِ دو عالم	ہوئی تھی سعد کی حبس ورجل	اوسن کی یہی ہی حقیقت
بیان کرتی تھی یوں محبوب جان	بلا اوسکی لی ہی عشق جان	

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَيْفَيْهِمَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت نبی کی ابن عم شان بہت باوصاف جناب شاہ اہل  
سانی تھی طویل الذیل اخبار اسی میں بہہ جملہ مختصر ہے بیان مہربنوت کا گرسے  
کہا وہ خاتم محبوب بزوان بابین دو شانہ تھی نمایان رسول اسہ تھی ختم رسالت  
وہ خاتم یعنی کرتی تھی ولایت

عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَمِّيٍّ وَابْنِ أَبِي خُثَيْبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ بَارَأَ بَيْنَهُمَا أَدْنَى مَنِيٍّ قَامَسَهُمْ ظَهْرِي فَمَسَمْتُ ظَهْرَهُ فَوَقَعَتْ  
أَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعْرَاتُ حَبَّةٍ عَمَّا

ابو زید ہمدانی ابن انصار کہ اسی بوزید پسر پاپس آو ذکر مس پشت مصطفیٰ کو  
کہ فرمائی گئی ہوں مجھسی حضرت کہ اسی بوزید پسر پاپس آو ذکر مس پشت مصطفیٰ کو  
یہہ شکرات میں فی ناپس اگر پھر آیا ہاتھ پشت باصفائے کہ آئین انجلیان میسری یکایک  
بروئی فاتم و مصہر بنوت یہاں کرتابی راوی ذکر آیا کہ بوزید عسر میں فی یہہ  
کہ تھی کس طرح حضرت کے ختم کہا موجود جمع ہاتھ گرد و ہاتھ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مَا تَدْرِي عَلَيْهِ أَرْطَبُ فَوَضَعَهَا بَيْنَ  
يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هَذَا فَقَالَ صِدْقَةٌ عَلَيْكَ  
عَلَى أَصْحَابِكَ فَقَالَ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ الصَّدَقَةِ قَالَ فَوَضَعَهَا فِي أَغْدِئْتِهِ وَفَضَعَتْهُ  
بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْمِلُوا أَوْ تَحْمِلُوا إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرٌ بِرَسُولِ  
لِلْمُحَمَّدِ وَأَشْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ أَوْ كُنَّا جَمْعًا عَلَى أَنْ يَغْرُسَ شَعْرًا خِلْفَ رِجْلَيْهِ



فَمَا حَتَّى تَطْعِمَ فَعَسَىٰ سَوَالُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَّ الْأَخْضَاءَ وَاحِدَةً عَنْ سَهَابِ عَمْرِو اللَّهِ  
عَنْ مُحَمَّدٍ الْخَلَّ مِنْ عَامِهَا وَكَوْنُ كُلِّ خَلَّةٍ فَقَالَ سَوَالُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذِهِ  
فَقَالَ عَمْرٍاءُ سَوَالُ اللَّهِ أَنَا غَرَبْتُهَا فَذَرَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَىٰ سَهَابُ حَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

یہ عبداللہ بن کعبہ کے کہ اپنی باپ سے کہیں نے یوں بریں سی سنائی  
یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے کہ سلمان اب کی خدمت میں آیا  
یہ دوس ہنگام کی ہی حقیقت کہ جب سوی مدینہ ہی حضرت  
کہا حضرت مرو فارسی سی کہ ای سلمان تو یہ کیا چیز لایا  
کیا سی میں نے اس صدقہ کو صحت تہا ری وسطی یار و کی خاطر  
او تہا لی اب چہو یار و کا تو یہ کہ ہم کہانی نہیں صدقہ کو اصد  
یہ ہر او کی مثل اسے روز و کہ رکھا حضرت کے الی خوان لا کر  
کہا اسے کہ مدینہ لکھا ہی کہا حضرت لی بہر یار و نکو او  
یہ ہر او کی بعد سلمان لی نظر کی نبوی جاتم خیر البشر کی  
کہ پشت صاحب لولاک پڑی ہو ی سلمان مشرف پیمان  
و سلمان اتی جو ملک یہود کچھ ایک قیمت معین کی او کی  
شرفی اور یہ مشروط تہا کہ ختم انبیا خراس کے اشجار  
و نخلستان نہ جب تک بالو نہ او کا قابل خوردن نہ ہو  
نہ پیشی اس حکم سے بیکار سلمان غرض جو عہد حضرت نے کیا تہا  
مگر ایک نخل خرما کو عمر نے جایا با عین اس عیش سیرنی  
یہلا پہولا و نخلستان اس سال مگر و نخل ہی کچھ پہل نہ لایا  
رسول اللہ نے یہ گفتار نہ لایا یہ شجر کو اسے بار  
یہ نخل ایک تہا میں نے لگا کہ او کہناڑا اپنے نخل عمر کو  
لگایا ابنی ہاتھوں و ہاں شجر کو

کہا یاوست بخیرنی بہرہ جلال

بیتا ہوا لافہ خلمہ میں وسیل

مَحْ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي خَاتَمَ الثَّبُوتِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ

روایت ہی ابی نصرہ ہی بقول کہ فرماتا ہی ہوں کہ مرے مقبول کہ تھی جو بوسعید باسعادت  
ہندہ اونی مینی پوچھی تحقیق کہ حال خاتم حضرت بتاؤ بیان مہربوت کا سناؤ  
جواب ایسا دیا اوس خوش شیر ندیم مجلس خیر البشر فی کہ خاتم تھی بیان پست نہ پایا  
کہ بضعہ ناشیزہ ہی صف جسکا وہ بضعہ ناشیزہ جو پست پرتا نمایان و تمیز نہ رہتا تھا

مَحْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْحٍ قَالَ نَظَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي  
مَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَدْتُ هَكَذَا مِنْ خَلْفِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي أَرِيدُ مَا لَقِيَ الرَّبَّ دَاعٍ عَنْ  
ظَهْرِهِ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَيْفِيهِ مِثْلَ الْجَمْعِ حَوْلَهَا خِيَلَانٌ كَأَنَّهُمْ أُنْزِلُوا  
وَجَعَلْتُ حَتَّى سَتَقْبَلَنِي فَقُلْتُ غَفَرَكَ اللَّهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّكَ فَقَالَ الْقَوْمُ اسْتَغْفِرُكَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَكَمْ تَرَكَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَنْ تَرَكَا

روایت اب وہ ہونی ہی تم بند کہ راوی جسکا ہی سرخس کا فرزند کہا تھا نام عبداللہ اوسکا  
سنو بہ قصہ دلخواہ اوسکا بیان کرتا ہی وہ احوال اپنا کہ میں نزد رسول اللہ آیا  
جناب شانِ حمت اوسکری تھی میان مجمع اصحاب بیٹھے قدرت ہکذا یعنی کہ دورا  
کیا یوں مینی گرد پست الا ہوئی جب آپ اس معنی ہی نگاہ کہ تھی مہربوت کی مجھی چاہ  
چاہ پست مبارک سی گرائی تو جابی مہربنی دیکھ پاسے ہوئی اوس مہرک محکو زیارت  
کہ تھی وہ درمیان و مشر حضرت نمایان مثل مشیت دست خاتم کچھ اک تل اوسکی گرد اگر د باہم  
فلوکی کی ہی شارح فی بیفصیل سرستان تھی گو یا وہ نازل پہر چھپی ہی جب میں کی دورا  
رسول اللہ کی کو آیا کہ مینی تمہیں اللہ بخشے کہا محکو ہی بان وہ حضرت ہی  
کہی ہر قوم فی بہرہ بات محکو دعا حضرت فی فرماں ہیہ محکو کہ مینی کہ بان محکو دعا دی

تھیں ہی تو بشارت ہی عاکی پڑھی یہ مرنے از ہر صراحت بہتہ استغفر لکھنک ساریت  
 وَاسْتَغْفِرْ لَدُنْكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور گناہ بخشا تو اپنی استغفرت کے واسطے سے دین مرد اور عورت کے واسطے

# باب مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

یہ کسی شوق کیوں کیا کافی کو دیوانہ کہ ہر دم وجد کی عالم میں زنجیر توڑ رہا ہی  
 اب دس سو ہی مبارک کا بیان کیا کہ رشک سنبھل باغ جناب ہی انہی نے زلف لیلای سخن کو  
 کیا اس طرح ہی عجب سرین لب کہ موسیٰ شکوہ خیر الودار کی رسول اللہ محبوب خدا کی  
 بھنے گوشہای پاک تک تھی غرض یہی کہ یوں ابھی سنتی تھی کہ کیا جاتا ہی نظرون میں عالم  
 کران بگوشہ کافی دیکھتی ہم غزل بہ دیکھتی جلوہ دیدار کو آتی جاتی گل نظار کہ کو آنکھوں میں ٹپٹپاتی  
 ہر سحر وی مبارک کی یارت کرتی داغ حرا بون لہجہ و نشی مٹاتی جاتی سرشوزیدہ کو گیسو پتھیریں کرک  
 دل دیوانہ کو زنجیر نہ پاتی جاتے پای قدس ہی و شہائی نہ کہنی نہ کو روکھی والی اگر لاکھ بٹاتی جاتی  
 قدم پاک کی گر خاک ہی تاتہ آجاتی چشم مشتاق میں بہر کی لگاتی جاتی خواب میں دل بیتا رہی تھی تو اگر  
 بہت خوابیدہ کو ٹٹو کر ہی لگاتی جاتی دشت تیرب میں تیرنی تہ کی چھی چھی وچیان حب و گریبان کی لڑائی جاتی  
 دست صیاد ہی چٹتی جو ہزاروں کی چمن کو چہ دلبر ہی کو جاتی جاتی کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتی  
 لہ عجاز اگر آب ہلاتی جاتی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَقِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ وَفِي الْوُفَى

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں کہ وہ مجھ پر خیسرا لور این بیان کرتی ہیں اس طرح کی بات  
 کہ تھی میں غسل کرتی ایک سات بہر اپنی کا ہوتا ایک برتن کہ ہوا صرف بہر غسل دو تن  
 بیان یہی مبارک کا کیا حال کہ فوق جمہ دون الوفر دھتھال فرو تر یعنی زیرہ گوشہ ہی تھی

کچھ ایک اونچی مبارک روشنی

ح عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما عابداً یأین المنکین کانت جنتہ

برادر فرزند عازب کی روایت دیکھائی ہے یہیں راہ ہدایت کہ تہی حضرت ببالائی بیان  
فراخی او کی باعین دو شانہ یکہ ایسی موی الہر کے تہی کہ زرنہ گوش نک و اری تہی

ح عن قتادۃ قال قلت لانس کشف کان شجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سئل قال لکن یاجک ولا الہر کان منع شجر ہج منک ادیب

قتادہ ایک راوی متبرہی انس ہی او بگوینا و خبر ہی کہنا او سی کہا میں انس ہی  
کہ نہ فی شجر حضرت کے کہنی انس فی یہ کیا انہا احوال نہ تہی جو لیدہ طلق آبی مال  
کہوں یہی تو سیدی کہاں خمی زہستی کی و بیان تہی پہنچتی ہی رسول اللہ کی بان  
یہ زرنہ گوش یعنی وقت ارال

ح عن ام ہانئ ابی ظافر قالت قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا فکذا فکذا و لہ أربع غدائر

ابو طالب کی بیٹی ام ہانی بیان کرتی ہیں باصا و ق ہا کہ روز فتح مکہ جبکہ امی  
ہمارے یہاں نبی تشریف لائے کیا تہا موی سر کو چار کیسو کہ تہی با فین و اوسدن کی نہ

ح عن انس ان شجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان الی انصاف اذینک

انس ہی او ہی منقول اہل حال کہ با تحقیق تہی یوں کی مال کہ نصفی گوشہای پاک کہ تہی  
بلگوش صاحب لولاک تک تہی

ح عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسئل نفع و کان المنکر و کان  
بقر و کان اهل الکتاب یسئلون لہ و کان یحب موافقتہ اهل  
الکتاب فی الہ و فیہ بنی تفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں ہی ہی بیان ابن عباس بیان در نشان ابن عباس کہ تہی عادت یہ مجبوزہ  
سد کرتی تہی حضرت ابتدئہ سد یہ تہا کہ یعنی مال سر جین زشت پر پڑتی بھر کے

وہاں تہی مشرکان شیت نزدیک  
لکڑی تہی مٹی سرین تقریب  
جدا کر دیتی تھی ایدہراود ہر کو  
وہاں اہل کتاب رزوی جیل  
محبت تہی رسول اللہ رکھتی  
موافق ہونی میں اہل کتبے  
کیا کرتی تھی حضرت سات اونکا  
بہتہا جس چیز میں کچھ حکم آیا  
پہر اسکی بعد بہا یہ ایچا حال  
کبھی دوحصہ فرق پاک کی اہل  
نکالی ناگ یعنی موی سرین  
دوحصہ کر کے ایچی موی سر کو  
کیا کرتی تھی موی سرین تبدیل  
بہتہا جس چیز میں کچھ حکم آیا  
کبھی دوحصہ فرق پاک کی اہل  
جدائی کی عیان شام و سحر میں

عن أبي هريرة عن أم هانئ قالت رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَعَا شِرَارَ بَعِ

مجاہد نام ہی جو ایک راوی ہے یہ دونی ام ہانی سی خبر دے کہ نبی عم حضرت نبی کہا ہی جو ویکہ اپنی انگبون ماجرا ہی بیان کرتی ہیں احوال غنائی کہ نبی و صاحب اربع صفائے جناب مصطفیٰ انہی معوی سر کو کہنے لگے کہ کیا تمہارا کیسہ یافتہ ہو

باب ما جاء في قول رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عن عائشة قالت كنت رجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا حائض

طریقہ ایسا تھا جس طرح گنگوہی کی کمرے میں حدیثیں ترمذی اس باب میں دیکھی ہی لانا

کرون کیا و صف نام مومنان جناب عائشہ صدیق نبیان کا کہ عروہی تہ امر وین پہچا یا  
عمر یا مسئلہ و سکوت یا کہ تین در حالت عذر زمانہ کیا کرتی سیر حضرت پیر شانه

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ  
ذَهْنَ أَبِيهِمْ لِسِرِّهِمْ لِحُبِّهِمْ وَكَانَ الْقَدَاحُ حَتَّى كَانَ ثَوْبُهُ ثَوْبَ زِيَارٍ

انہں کا کیا کلام جاننے سے کہ وہ خام جناب پاک کا ہی بیان کرتا ہی عادات نبی کو خوش آتا ہی بہت یہ ذکر ہی کہ رسول اللہ کی ایک ایک عادت یہ عادت بھی موی دار و خیزین کہ روغن ڈالتی تھی آپ سر میں بہت محبوب تھی روغن کی کثرت یہ تھی حضرت کے خوی جاو دا رکھا کرتی تھی کثیر ایک سر پر کہ جس سے پونچھتی موی مجنبر

بیان کرتا ہی عادات نبی کو ہمارے واسطی ٹھیری عبادت اولہیں میں عجب تھی روغن کی کثرت محاسن میں گہری تھی شانہ جو بالوں سے کڈھا تا تھا روغن

وہ کچھ اجنب کر لانا ہمارے خون یہ باعث کثرتِ تہمتیں کا تھا وہ کچھ ایسے بڑیا مان ہو اسے

۳۳ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد  
التیمم فی طہورہ اذ انطهر فی ترجلہ اذ اکر جکل وفی ائصالہ اذ انتعل

ہو اسقول ام ہونمان سے جناب عائشہ صارتی بانی کہ کہتی تھیں کہ حضرت تہمتیں کو  
بہت کاموں میں بہت بہتین کو۔ میں سی ابدہ کرتی وضو میں۔ میں سی شاذ کرتی آپ سو میں  
میں سی ابدہ غسل کرتی تھیں۔

۳۴ عن عبد اللہ بن مسعود قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخفاف

یہ عبد اللہ کیا نیکو ہے کہ یار صحبت خیر البشر ہے کہا اوسنی کہ حضرت فی نہیں  
نہی یعنی یہی حضرت نبی کی کہ کہتی ہوئے شغل جاؤ اور نہ کریں ان ایک دن کی ہوئے شغل  
۳۵ عن حمید بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حمید عبد الرحمن کہتا ہے کہ ایسی شخص سی ہنی سنا کہ حضرت کی اوسی صحبت تھی خصل  
بیان کہنا تھا یوں ہر واقعہ کہ یہ تحقیق عادت ایکی تھی وہ کرتی ایک دن کی بعد کہنے

باب ملحاء فی شئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن قتادۃ قال قلت لانس بن مالک هل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قال لا یبلغ ذلک انما کان شیبۃ فی صدغہ ولیکن ابوبکر خضب بالحناء وان کان

بیان شاذ و تہمتیں ہو تو ہو چکا کا فی اب اب کی آپ کی پیری کا بیان مذکور آتا ہے

آتا ہے ایک مرد مشقی ہے انس سے یہ روایت اوسنی کی کہا اوسنی انس سی ہنی جو چسا  
خضاب ہو ہی حضرت کی کیا تھا انس بولے ہنچی تھی ایہہ نوبت کہ کرتی رنگ ہی بالون میں حضرت  
سوا اسکی نہیں ہوسی نبی میں سفیدی کچھ نمایاں کہیں بی میں ولیکن حضرت بو بکر صدیق  
کہ ہوا رضی خدا فرمے ہنچی تحقیق او نہ ہون فی یون خضاب ہو کیا تھا کہ وہ رنگ حنا و کم کا تھا

ہج عن ابن عباس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن رجل من بني النضير

انس بن مکرک ان انس بن مکرک عجب ہوا قیف حال نبی ہی بیان کرتا ہی ہا یہی ہا یہی  
عیان ہی جس ہی انداز محبت کہ یعنی جبکہ ہا نوین سپیدی جناب سرور عالم کی انی  
کیا مینی جو کسے کا ارادہ نیائی بال چودہ سی زیادہ سرور شمس مبارک ہی سپیدی  
جو کما حقہ آدمی اس قدر تھی

سج عن ابن عباس قال سمعت جابر بن سمرة سئل عن شيبه بن رسول الله

سماک حرب بن اویس سے کہ مینی ایسا جابر ہی سپیدی کہ پوچھا پوچھنی والی فی اوس سے  
کہ حال پیری حضرت بتاوی کہا جابر ہی سائل ہی کہ سب سے کہ جبکہ مدہن تھی وہ نہرین کرتی  
نہائی تھی سپیدی کچھ نظر میں کہ کتنی بال ہی حضرت کی سر میں جو ہونا اتفاق ایسا ہی او نکو  
کہی مدہن ہی آپ کی سو تو مولی تھی سپیدی صاف ظاہر بفرق پاک ہی شفاء خطا ہی  
ہج عن ابن عباس قال لما كان شيبه بن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في مكة

کیا اکاہ نافع فی خبر سے خبر اوسنی سنی ابن عمر سے کہ کتنی شہی سوا اسکی نہیں حال  
کہ تباہہ آگاہ ہی کما احوال کہ یعنی او نکو جاب ہی سپیدی قریب میں مویا ہی سپیدی  
ہج عن ابن عباس قال قال ابو بكر يا رسول الله قد شئت قال صلى الله عليه وآله وسلم

واقعتی ہوو والواقعة والامر مسلات وعما تلتسا لون واذا الشمس كورت  
مقیہون میں ظم میں ابن عباس بنی کی ابن عمر میں ابن عباس بیان کرتی ہیں یہ احوال تحقیق  
کہ یار فاروہ بوکر صدیق جناب سرور عالم ہی بولی وہ یعنی ایک درد و غم ہی بولی  
کیا حضرت نبی اسد اب تو بڑا پایا گیا تحقیق ہم کو جواب و نکو دیا حضرت ہی فی انی  
کیا تفصیل ہی شاہد ہمہ حال بنایا محکو سورہ ہوو دسے پیر کیا ہی ہول والواقعة فی و گیز  
اور مرسلات و سورہ غنم و کہاتی ہیں سچے پیر کا عالم کہون کیا حال کس کورت کا



کہ جسکی ہول سے آیا زنیایا

ح عن ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ ﷺ قال قد شئت قال شئتین ہود و لوطا

روایت کر گیا ہی جو حیفہ ہمارا رہنمائی ہو حیفہ بیان کرتا ہی و شیرین عبارت  
کہ یاروں کی کہایوں پیش حشر کہ یعنی دیکھتی ہیں تیکو جو قسم عیان ہی آپ پر پیرے کا عالم  
کیا ارشاد ختم انبیائے جواب ایسا دیا خیر اللہ را نی کہ سورہ ہود اور ہنون کی اوکی  
دیکھایا محکم یہ ہنگام پیری

ح عن ابی رستم التیمی تيمم الزیاب قال تيمم النبي صلى الله عليه وسلم وسعى ان يمس  
القل فانتهى فقلت لا اريد هذا انبي الله وعليه ثوبان اخضران وله شعر قد علا كالشيب

ابی رستم بیان کرتا ہی آپ کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا خبر پڑا تھا پیری سات و ستر  
کہ دیکھلائی گئی سردار عالم کہ اس میں فی جدم او تیکو بچا بنی السدھ بن ابی محباب  
رسول اللہ کی اوس وقت تن پر وہاں ملبوس تھی و نوٹ بن حضر ہری پوشاک یعنی زیب تن  
بیان ہوتی نہیں خوبی بدکی یہ کس ٹاکیرہ تن کا ذکر آیا کہ مجھور و کھل فی جوشن کہایا  
نہ دیکھا آہ اوس زمینہ تن کو ہری پوشاک میں شک چمن گندکی آہ صورت مصطفیٰ کی  
ری محشر ملک حسرت یہ باقی بس آب ایکانی چھور و ناکام کہ پتھریل راوی سبہ بانام  
بیان کرتا ہی راوی حال ہو کو بنی کی موسیٰ الہر مشکبو کو کہ تھا او نہر نمایان شیف کا حال  
مگر خبی تھی آپکے بال بو ارباب باندہر سپیدی کہ وہ تھی آغاز شیب

ح عن سالم بن حرب قال قيل لجابر بن سمرة اكان في رأس رسول  
الله ﷺ شيء قال لا شيء قال لفریخی فی رأس رسول اللہ ﷺ  
علیه وکشیب الاشعث اہ فی مفرف رأسہ اذا اذهن و اراهن الدھن

ساک حر سے بھی قبل نقول کہ جابر یون ہو ایک برسول کسی ایل فی پوجا یعنی اوس  
کہ فرق پاک میں خیر اللہ را کی ہوئی تھی کچھ بیدار پیری نمودار غرض یہ ہی کہ کہ محکو خبر ہزار

جواب ایسا دیا جا برنی اوکو نہ تھی ایسی تو سر میں آتی ہو مگر تھی اونکی مغفرت میں کہیں کیا مال

کہ تھا اونپر عیان طرح کا حال کیا کرتی مگر تدبیر جس میں سیدی کہیں الٹی تھی تدبیر

**بَابُ فَالْجَاءُ فِي خِصَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ لِي فَقَالَ ابْنُكَ

هَذَا أَهْلُكُمْ شَهَدْتُ بِمَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ قَالُوا لَا نَجْعِي عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ السَّيِّبَ أَكْرَمَ قَالَ نَوَاسِي هَذَا

أَحْسَنَ شَيْءٍ مِثْلِي فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي كُنْزِ الْأَرْوَاحِ الصَّحِيحَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّبِعُ

ارادہ ہی جو کہیں کا مضامین خضابی کی

ابو ہریرہؓ کی روایت کہ آیا میں سوی ختم رسالت مرا فرزند تھا ہمسایہ

کہ فرمائی لگی یوں آپ مجھی یہ بیٹیا ہی ترا میں نے کہا ہاں گویا کا ہوں سپرشی خزان

جواب ایسا دباخیر الورا نے جناب شافعہ روڑ جسدانی خاست یہ کرمی تھمپر نہ ہر خیر

نہو دی تو ہی خائن بہر فرزند کہا راوی فی بس میں نے جو بچکا نمایاں شیبہ حراپ کا تھا

یہاں کی ترندی فی ایسی تحریر کہہ ہی اس بات میں جس پر تقرر گری اور روشن تر رویت

کہ میری کو نہیں پیچھتی حضرت

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالُوا

یہ وہاں ہو رہی کسی کیا تھا کیا خضاب مجھ نے جواب طرح کا سائل فی پایا

کہ حضرت نے خضاب اموات

سج عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالُوا

یہ وہاں ہو رہی کسی کیا تھا کیا خضاب مجھ نے جواب طرح کا سائل فی پایا

کہ حضرت نے خضاب اموات

یہ وہاں ہو رہی کسی کیا تھا کیا خضاب مجھ نے جواب طرح کا سائل فی پایا

کہو ہوتا تھا اگر جب کا ہو یا کہ بارادی نی یا رخ خفا سے  
 کیا شک شیخ علی اسیر بنایت

ہج عن انس قال رأيت شعث رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطوبا قال قتاد واخذوا  
 عبد الله بن محمد بن عقيل قال رأيت شعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عند انس بن مالك مضطوبا

انس کہتا ہی کیا میں یہ حال رسول اللہ کا مضطوب تھا بال بیان کہ تا ہی بیان یہ بات  
 کہ عبد اللہ بن مسعود کہتا ہے وہ راوی یوں خبر دیتا ہی کہ جو انس کی پاس کیا آب کا

غرض یہ ہی کہ تھا مضطوب ہاں بابا **باب فی کل رسول الله صلى الله عليه وسلم** بیان کہ تا تھا عبد اللہ بن مسعود

ح عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اكلوا بالالا شميد فانت  
 يجلوا البصر وينبت الشعر وزعم ان النبي صلى الله عليه وسلم  
 وسلم كانت له مكة ليكل منها كل ليلة ثلثة في هذه وثلثة في هذه

ہو انا بت حدیثوں ہی جو دعیف سرمد تھا | تو اب کہو ہر کل جو اہر کب خوش آتا ہے

یہ عبد اللہ بن مسعود کہتا ہے ہمارے واسطے نور بصر ہی بیان کرتی ہیں حضرت کی بانی  
 کہ وہ انگوٹھیں سرمد صفائی کہ بس تحقیق وہ سرمد بانسان بصارت کی تین کرتا ہی بانی

وہ سرمد نوی مرگان ہی جانا بہت نور نظر کو ہی بڑا ہا تا بیان کرتی ہیں یہ ہی ابن عباس  
 کہ تہی اک سرمد والی اپنی پاس ادسی سی آپ لی ہی سرمد چشمہ رات کو دیتی تھی سرمد

دیا کرتی تھی میں سرمد حضرت ہر اک چشمہ مبارک میں سرمد

ح عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ياكل قبل  
 ان ينام مائة ثلثة في كل عین وقال يزيد بن هارون في حديثه ان النبي  
 صلى الله عليه وسلم كانت له مكة ليكل منها عند التوم ثلثة في كل عین

کہا عباس کی انا پسر نے خبر حال اخبار و سیرت کہ یعنی آپ حب سون کو آن  
 مبارک چشمہ میں سرمد لگا یہ تھا ہر کام مضطوب اور نجا رسول کہ پیش از خواب کرتی چشم کو

چند ہی بانی ہاں سرمد ہاں رسول

ہر اک چشم نور میں نہ کرت لگاتی سر نہ اٹھد کو حضرت محدث ہی نیرید ابن ہرون  
 ادا دسنی کیا یہ اور مضنون لہتی اک سر نہ وان از حضرت اسی سی آپ وقت اشترا  
 لگاتی تھی سیل سر نہ بہر کہ **سبح عن جابر قال قال رسول** مکر تین من انکون کی اندر

**لله صلى الله عليه وسلم عليكم يا اهل المدينة عند النور فانه يجبرو البصر وينبش**

لہا ہی جابر روشن بانی لہ فرمایا رسول انس جان کہ لازم سر نہ اٹھد کو جسٹان  
 رہو دیتی بوقت خواب مانو۔ ٹیا کرتا ہی روشن وہ بصر کو جاتا ہی وہ سر نہ اٹھد کی

**سبح عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم اهل المدينة شبر**

سبواب یہ کلام ابن عباس لہ میں وہ علم دین میں آفتہ البصر رسول البصر کی بہانی چاروا  
 بانی آپ کی کرتی ہیں اشاء لہا یعنی یہ چشم عرب نے جناب مصطفیٰ محبوب بانی  
 کہ اٹھد بہترین تو تیا ہی تمہاری واسطی کحل صفا ہی ضیا نور نظر کو اس سی حاصل

**سبح عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم اهل المدينة شبر**

**قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم يا اهل المدينة فانه يجبرو البصر وينبش**

خبر منقول ہی ابن عمر سی ندیم مجلس خیر البشہ سی لہا فرزند یار مصطفیٰ نے  
 لہ فرمایا رسول مجتبا نے لہ یعنی تم یہ میری بات مانو سد اٹھد کو تم لازم ہی جانو  
 لہ یہ طور کا تو تیا ہی بصر کی واسطی عین جلا ہی نظریاتی ہی بس تا یہ اسی

**باب ما جاء في لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم**

**سبح عن أم سلمة قالت كان أحب الثياب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الثوب**

انہوں کیا تجتدا عالم لباس مصطفیٰ کی کا یہ چرچا عاشقون کی میر بہن سگری اور انا

انہوں کی حاتم یہاں شویدہ سے لہ ذکر کسوت خیر البشر ہی یہ کہیں پر شاگ کا مذکور یا

لہ شتاتون کی دل نی جوین یہ حضرت ام سلمہ کی رتوشت دل صد چاک کو دیتی ہی رات

حضرت کو بھی خوشاک تھی

محبت ہی زیادہ دیرین تھی

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ بَنِيَتْ بَيْتًا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ

کہا راوی نے اس کی زبانی کہ تھی اس طرح فرماتی رہتی بیان آستین پر ہن میں  
بہد کی تھی کہ برافشانی بخین کہ حد آستین حضرت نبی کی بعد بند دست پاک تک تھے

عَنْ قُرَّةَ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَهْطٍ مِنْ مَرْبَةِ لَسْبَاعِهِ

فَمِصْبَةٍ لَطْفًا أَوْ قَالَ فَمِصْبَةٍ مَطْنًا قَالَ فَدَخَلْتُ فِي جَيْبٍ فَمِصْبَةٍ فَسَسَّسْتُ

بیان کرتا ہی شرمال اپنا کہ میں ہر اہ کچھ لوگوں کی آیا ہوا حاضر حضور یا صنف میں

بِزَابٍ سَتَفٍ بِمَصْطَفَايَ مَرْبَةٍ سِي بَهْمِ أَلَى جَوَائِخِهَا اَوْ مِیْنِ کِی سَاتِ مِیْنِ آيَا خَلَّارِ

بولی تھی اس نے ہم کی موجود رسول اللہ کی بیعت تھی تصور تحقیق بیان یہہ واجبہ اتنا

قَبِصَ سِرِّهِ عَالِمُ كَبُولَا تَسَا كَبُولَا تَسَا كَبُولَا تَسَا كَبُولَا تَسَا كَبُولَا تَسَا

بہر صورت یہہ ہی غلبہ ہوید کہ تھا اس دم گریبان اچکا وا میں لایا یا تہہ کو اپنی بڑائی کی

گِیْرَانِ مِیْنِ مِصْبِ مَصْطَفَا کِی دَاوِسَہ برومی خاتم پاک ہوا یعنی بایں دولت شرف پاک

بِیَانِ شَتَاکِ کُوْرَتِ کِی جَاہَا شَتَاکِ مِیْنِ شَرِکِ ہِی حَسْرَتِ کِی جَاہَا

کہ دست غیر بہہ دولت اور ارادہ حضرت

نَظَرِ بَیَانِ لَقِیْتُ نِی کِی تَاوِیْجِهَا بَیْہِ کِی سَکَرَانِی تَقْصُوْلِ مِیْنِ آہَا تَا

تکلف طرفہ تیری دیوانہ کا عالم ہی کہ جاتا رجبہ کی عالم میں خدایا باپہ کہ جلی طور کیستی تہہ گرتی رہتی جان

نَظَرِ کَرَامَتِ شَرِکِ تَرَاغِ مِیْنِ تَقْصُرِ مِیْنِ شَرِکِ بَعِیْنِ شَرِکِ کَا فَرِ کَبُولَا ہِی سِیْدَا اَبِیْکِ لَطْفِ دَانِ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَجَ وَهُوَ مُتَوَكِّفٌ عَلَى أَسَا مَةِ

بِیْنِ زَيْلِ عَلَیْہِہُ تَوْبِ قِیْسِی تَعْلُکِ تَوْبِ تَعْلُکِہُ فَصَلَ بَیْہِمُ

اس کرتا ہی ایسا اسی رواد کہ باہر لئی تھی ختم رسالت دو اس انداز ہی شریف لائی

کہ تھی تکیہ اسامہ پر لگائی اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا

جناب پاک کی اوس وقت تک کہ بیا تھا جامہ قطری بدن میں چپا تھا اوس میں اونکا جسم والا  
 تن والا یہ تہا وہ ثوب زیبا پہر اسکی بعد ہوتا ہی یہ اثبات پڑھی بلکہ نازا صاحب کی سنا

۳۵ عَنْ ابی نَضْرَةَ عَنْ ابی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَبِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ  
 اَلْكَسْوَةُ خَيْرٌ مِنْ اَلْخَبَرِ وَخَيْرٌ مِمَّا صُنِعَ لَهُ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

روایت ہی ابی نضرہ سے کہ وہ روای لقب ہی جکا خدر بیان محسوس کیا اوس تھی نی  
 محدث مقبرہ یار نبی نے لہتی حضرت باین عادات مانوس لہ جب کرتی تھی کپڑی کو بلوں  
 جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے رد او پیر ہن کا نام لیتے بیان کرتی جناب نیک فرجام  
 عمامہ کا زبان پاک سی نام غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتی اوسیکانام لیتی تھی زبان سی  
 پہر اسکی بعد فرماتی کہ یارب تجھی مخصوص ہی حمد و ثنا سب مجھی پوشاک یہ جسی ہنالی  
 بیان کس طرح ہو حمد الہی سوال اپن محسوس کرتا ہوں جدا یا میں اس کپڑی کی خیر و عافیت کا  
 ہوا جس خیر کی خاطر یہ طیار الہی ہو وہ خیر اسمین نمودار امان ہی اسکی شریسی یا الہی  
 بجا لینا صنف سی یا الہی بجا اوس شریسی جو اسمین کہا کر واپطیار یہ شریسی ہو

۳۶ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ لِحَبِ الشَّيْبِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ لَهُ خَبَرٌ  
 انس فرزند مالک نے کہا ہی لباس پاک کا جو جامہ سی لہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ  
 تامی کسوت والاسی خبر بہت خبر پہنتی کر کی محبوب نہایت اوسکو کہتی آپ مرغوب  
 مگر تفسیر میں خبرہ کی کافی ہوئی میں مختلف آپس میں ہوا کوئی لہتا ہی یہ شایان سخن  
 غرض اس سی مگر بر زمین کوئی کہتا ہی بیان بہ بات جی لہ ہی خبرہ سی نگاہ سب طلب

۳۷ عَنْ جُمَيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مَرَّكَانِي أَنْظُرَ إِلَى بَرِّي  
 ساقیہ قال سغیان راہا حیرت کلام و جحیفہ معتبر ہی کہ وارد شریسی خبر ہی بیان کرتا ہی احوال ہی کو

لَدِیْکُمَا مِیْنِ نِی یُون حَالِ نِی کُو یِه تہا انڈاز محبوب حسد کا۔ بدن مین خلہ خراکبیا تہا  
 مری نظرون مین ہی گویا دلم لہ تہا ساق نبی سی نور توام لیا سفیان او سی نی اشارا  
 لہ جگہ بیان گمان ہوتا ہی ایسا۔ لہ جس خلہ کی یہ تعریف کی تھی وہ خلہ جبرہ حضرت نبی سی

عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَلِيِّ بْنِ عَارِبٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَسَنَ  
 زِينَةٍ خَلَعَ مِنْ سُورِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَتْ جَمَّةٌ تُضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مِائَةِ

ابی اسحق زکی درفشانی لہ بی ابن عارب کی زبانی بڑا عابن عارب کہہ رہا تھا  
 کہ مین فی ایک ہی ایسا نہ تھا لہ یعنی اس طرح کا وہ بشر ہو لباس سرخ مین زینندہ تر ہو  
 غرض دیکھا تو دیکھا مصطفیٰ کو تجو بی طاق محبوب خدا کو لہون کیا خلہ خراک کا عالم  
 تو زینا پہ جو زیبا تھا ایسا ہم وہ کیسہ و دوش پر چواری تھی بہاری تازہ تر دیکھلا رہی تھی

تربی حسرت کہ وہ کیسہ نہ دیکھا

نہ پوچھو گشتہ دیدار کا مال فروغ عارض کلبوند یکھا رہی اکثر کف افسوس طلق  
 نہ اون ہاتھوں کا دستبنو یکھا ہزاروں کی ٹپنی کا تماشا نفس مین قونی او کلرونگہ یکھا  
 بہلا کہی کہ کیا دیکھا جہان اکرا کا قونی بی بیان تکوند یکھا

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحْضَرَانِ

ابی رمتہ بیان کرتا ہی ایسا روایت کو روان کرتا ہی ایسا لہ دیکھا مین فی ختم انبیا کو  
 ہری گت کی او بی جا دین و

عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحْضَرَانِ  
 وَكَانَ أَحْضَرَانِ وَكَانَ أَحْضَرَانِ وَكَانَ أَحْضَرَانِ وَكَانَ أَحْضَرَانِ

رویت ہی زبان قبلہ سی ساراوی نی بنت خرمہ سی دوستورہ بیان کرتی ہی ایسا  
 لہ بیٹے نسو و عالم کو دیکھا نظر یعنی جو کی حضرت کی تن قوتی دو جا نہ کہنہ بدن پر  
 عیان یہ ہی ہوا سکی بیان لہ رنگین تھی وہ رنگ عفران مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا



کہ اوسکی زندگی عرصہ ہوتا ملوالت اس خبر میں شکیستہ کہا راوی فی بیان پر منحصر ہے  
 ج عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم حيا لباس من  
 الثياب ليلابها أجاءكم وكنوا فيها موتاكم فأتوا من خيار ثيابكم

میں اس خبر کی ابن عباس بیان کرتی ہیں حال فضل الیہ کہ یہ ارشاد ہی خیر الیہ اور اکا  
 کہ پہنوں تم سفید و صاف کپڑا یہ لازم ہی لباس اوسکا بناو غرض آسانیش تن اوس سی پاؤ  
 برای زندگان ترین اسے کہ مروتوں کی بھی تکفیر ہے کہ بالتحقیق یہ کپڑا پہلا ہے  
 شہار بہترین جامہ ہے

ج عن سمر بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 البسوا البياض فانها أطهر وأطيب وكنوا فيها موتاكم

بیان فرزند جندب کی کیا ہی کہ یہ ارشاد ختم انیاس ہے کہ پہنوں تم سفید و صاف کپڑا  
 کہ ہی تحقیق یہ تو پاک و ستھرا کہنا ہی اور یہ حضرت بنی نے کہ اسمین و کفر و ویکو اپنے

ج عن عائشة قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة وعليه ثوب من ثياب

لہا محبوبہ محبوب ربی جناب عایشہ صاحبہؓ کہ کبھی صبح دم بخود و دعا لم  
 جیت خاص حق ذات کریم ہوئی اس طرح سی اوس دن کہ اور نہ ہی تھی کلیمہ ہی اسود

ج عن المغيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم ليس حبة رومية ضيقة الكمان

ہوا بابت باسناء و غیرہ کہ حضرت فی کیا ملبوس تھے اور جو حضرت رومی زمین تھا  
 عرصہ یہی کہ وہ نگاہ میں تھا ہوا وار و کریم ہو خبر میں کہ اس میں کوینا تھا سفر

باب ما جاء في عيش رسول الله صلى الله عليه وسلم

ج عن محمد بن سيرين قال قال عبد الله بن عمر وعنه ثوبان مستقان مرغان  
 فتخط في أحدهما فقال يخط أبو هريرة في النكان لقد رأيتني في أحدهما

فَيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّزَهُ عَائِشَةُ مَغْشِيًا عَلَى عَيْنَيْهَا  
 الْجَنَاحَ فَيَصْعُقُ رَجُلَهُ عَلَى عُنُقَيْهِ يَرَى أَنَّ نَبِيَّ جَنَّتْ وَأَعْيَانِي جَنَّتْ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجَوُّ  
 خَيْرٌ شَيْءٍ رَسُولِ اللَّهِ كَانِي سَنَانًا سَبِيحًا | أَفَقِرُونَ خَمْعُونَ كَوَصَابِرٍ وَشَاكِرِينَ تَابِعِينَ

محمد ابن سیرین تابعی ہے	بیان کرتا ہے حال واقعی ہے	کہ مٹی ہو ہریہ ہاں ہم ہی
یہ حالت دیکھنی اوسکی بہم ہے	کہ نہی قسم کسان کی پارچہ دو	کیا رنگین کل احمدی اذکو
غرض اوڑھ ہی ہوئی وہ ثوب نگین	جلیس نرم تھا باغ و نمکین	بجس اتفاق ناکہا سنے
ہوئی معلوم مہی میں گرنے	کنارہ ثوب نگین کا اوٹھایا	صفائی کی لہی سینے پر لایا
غرض اوس مقدانی سادہ پن	جو مہی صاف کی پوشاک تن	پہر اسکی بعد وہ یار پہر
کہی تھا لفظ پنج رخ کو شکر	کہ توئی ہو ہریہ پتہ کیا کیا	لہ مہی پاک یہ جامہ بنایا
قسم کہا تا ہون میں اپنے خدا کے	کہ میں نہ حقیقت اپنی دیکھے	رسول احمد کا منبر او وہر تھا
ایہ ہر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا	ضعیفی سی جو غش میں لکھا ہین	بیان حجرہ و منبر گراہین
بڑا تھا غش کے حالت میں	جوانی والی آئے تھی بان	نیز اسی گردن پر کہتی تھی کو
سمجھتی تھے گرد و آنہ ہم کو	بہلا مجھ کو کہان دیوانگی تھی	غری او پر تو شدت ہوئی کی تھی
عزیز و غور کرنی کی یہہ جا	فقط قصہ نہ یہہ اصحاب کا ہی	رسول اللہ کی بہی اس جان
اوٹھاسی کیا نہ سختی امتحان میں	کہوں کیا آہ یوں حضرت ہی	گزار ہی بیشتر و دور مہنی
ہوئی روشن کہ میں اک اصلا		رہی اسنی بان تکلیف دنیا

ح عَزَّ وَجَلَّ قَالَ دِينَارٌ قَالَ مَا شَيْعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ شَيْءٍ  
 وَجَدْتُ لِعَلِّ ضَعِيفٌ قَالَ أَلَيْسَ لَكَ بَجَلَامٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّعِيفُ قَالَ زَيْنَةُ دَارِ الْعِيَالِ

روایت مالک دینارسی ہے کہ یہہ بھی راوی اختیار سی ہے کہا اوسنی جناب مصطفیٰ  
 شفیق زمرہ شاہ وکدائے نروٹی سیہوز ہزار کہا ہی نہ کہ کرم سی سری اوٹھا  
 رسول اللہ کو لیکن ضعیف نہ ہو اگر تھی یہہ حالت سیہوز راوی اسنی بان لکھی یہہ کہا



نه آوی گس طحس شک و حسرت میبرد تو بمان بهی محروم و غایب  
 و بان چون روزی چو قافله مرگ  
 غزل امید بوسه پای نجین رهی کیا که چرخه اینی جوی من  
 بجای نقشش باین کاشن پیش  
 میی که تا بون هر دم بیکل من رسول الله کی اوصاف و اخلاص  
 پیر بی جسدی که اسیر تریز من  
 هو انا بت نهو کا مثل او نیکی فلک جرن و بشه حور و پری من  
 قد عالی سی کچر بت پیانی  
 ضو بر سر شاد و دوی من سنا تها ما جرمی شعله و نطو ر  
 و کربا یا اوستی نهی عالم من  
 کل جانی تمامی و لیک حسرت اگر مر جایی او یک گل من  
 کهون کیا حال کافی هم صفت  
 پیناهی حبسی و امیکین رولا تها تو را اوستی شوق و رانی  
 تری تا غنایمید و مخلص من

سَمِعَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ كَيْفَ  
 كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ

قَتَادَةُ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ كَيْفَ كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ  
 كَيْفَ كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ كَيْفَ كَانَ

سَمِعَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ كَيْفَ كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ  
 كَيْفَ كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ مَا لَكَ كَيْفَ كَانَ

انس کو جو مجھ سے ہے تمہ ندو اہفت آوی و با جوی  
 یہ تھا عین حث کا تھا  
 کہ نفلین مبارک کو کھا تہا محدث ہی جو عیسیٰ ان پہل  
 رقم کرنا ہی اس دوا کو دینا  
 کہ تہا وہ جو جس مالک کا تھا ہماری پاس حث فعل لایا  
 اثر او نہی عیان تہا کھانی کا  
 نہ دینی و ستین باقی رہا ہوا دین چرینا و پیر کھانی  
 ہوا محسوس دود و دلی تین  
 یہ ان کرنا ہی عیسیٰ ہی بھی کھانا کہ جس پر نہ کرنا تہا تہا لایا  
 رولا تها رکی اسطرح ہی طے

کہ یہ ثابت باسناد ہی کہ یعنی جو اس کی پاس میں یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں

ح عن عبد بن جریج کہ قال لا بن عمر انک تلک لنعال النبوة قال فی انک  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنعال الی لیس فیہما سعة وینوضا فیہا فانما حب ان الیہما

روایت ہی عبد بن جریج کہ او سنی یہ کہا ابن عمر کہ دیکھا میں نے یہ احوال تیرا

کہ تو نعلین تیری ہی ہوتا کہا ابن عمر نے نہ تکلف کہ یعنی اس ہی ہی مجھ کو تالاف

کہ میں نے آپ کو تحقیق کہا اوہنوں نے ایسی نعلین کو کہا کہ اونکی حرم پر پیدا نہ ہوا

میں نے کیا تھا یعنی اوکو وضوی جب اسے تیرا قدم پا کہ نعلین نہیں لاتی

جی ہی یہ محبت کا تھا مہما کہ ہوں جو ایسی نعلین ہوتا

ح عن عبد بن جریج یقول رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلین یصلی

عمر وہ زمرہ اہل خبری کہ ہی اکادہ و حال سیری یہاں فل ہوا ہی اس خبر کا

کہ میں آپ کو اس طرح دیکھا کہ ہی یعنی و مصروف عباد نماز سلو ربی بڑی ہی خضر

کہ نعلین قدم پا کہ میں نے قدم صاحب لولا کہ میں نے ہوا یہ ہی غرض احوال شوف

کہ تھا نعلین کا انداز مصروف سمجھ لو نام ہی مصروف اوکا سیاہ چہرہ ہا ہم جرم و دہرا

ح عن ابن ہشام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستین احدکم فی نعل واحد

بیان ہی بوہرہ شقی کا کہ یہ ارشاد ہی حضرت ہی یہ فرماتی تھی دو عالم کی مرشد

نہی ہی کوئی نعل واحد نکوئی یوں علی زہار رستا کہ ہو وی ایک پا میں بخش نہا

اگر ہی ہم دونو کو ہی و کر نہ پاؤ ہوں و دوزر ہوں

ح عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یاکل یعنی النعل بسم اللہ و یستی فیہ

کہا جابر ہی حضرت ہی یہ ہی یعنی نہی حضرت کی نکہا نا کوئی دست چپی کہا

نہ کر نعل واحد پا میں لاو علی کوئی نہ راہ لا بائی کہ ہوا کہ پا کو فرش پاسی خایہ

۱۰ عَنْ أَنَسٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَعَى فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْيَتَكَلَّمْ بِمَنْفَعَتِي وَأَوْفَعَهَا تَعْلَلُوا لِي خَيْرًا

کیا اعج فی بیان مذکور او کما کلام بوہرہ جو سنا تھا کہ چون تقریر کی اوس خوش رقیق و خام جنبہ البشریہ کہ فرماتی تھی یہ سہ و ارکون اگر پہنی کوئی تم میں سے بغیر کسی وہ اپنا اپنا ہی میں سے نہ پہیری یا نہیں ہے اس خیال اس بات کا لازم ہی اوس پہننی میں کسی و ہنا مقدم نکالی یا نہیں جب کفش یا کو تو پانی چپ ہی بہتر ہے کہ

۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ يَخْلَعُ نَعْلَهُ

جناب عائشہ صادق بیان رسول اللہ کی آرام جان ہے خبری حال خبر المرسلین ہے کہ تھی الفت او نہیں بہت ہیں اگر شاہ کشی کرتے بلکیسو مقدم کہتی سبت استین کو پہننی تھی اگر بغیر و الا مقدم وہاں بھی پائی سبتیں اگر غسل و وضو ہی آب کرنی تو کرتی است او ہنسی طرفی غرض حضرت کو تا اسکان تھا میں و راستین ہی تھی محبت

۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلُ الْأَنْبِيَاءِ بِكَبِيرٍ وَعَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ بَعَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُمَانُ

کہا ہی بوہرہ متقی ہے محدث سب صادق کی کہ فعلین رسول اللہ میں تو مرتب تھی و وال چرم و دو وہی حال ابو بکر و عمر تھا کہ دو تسمو کی غلینو کو ہنیا مگر انداز کفش یک و وای

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَيْرِ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ قَصْبًا حَشَشَ

بیان خاتم و ذکر تخم کو ہم سکھ دل مشتاقی یہ تقریب جملہ سچا

انس کا کیا کام و نشین ہے بجان عاشقان نقش نگین ہے کہ وہ جو اپنی انگشتی تپتے  
وہ انگشت تو نقر کی بی تپتے نگینہ اوسکا اوپر جو لگا تھا حبش کا وہ عقیق پڑھا تھا

ح عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ خاتماً من فضة فكان یختم به وکلیس  
ہوا ابن عمر ہی قول مروی کہ حضرت علی انگوٹھی نقری تپتے بنایا اوسکو سیم خاتم سی تھا  
مگر مقصود تو اس کام سی تھا کہ نامی جو ہو اگر فی ہی مرقوم بھہ خاص فرماتی ہی مختوم  
نقطہ بہ کام تھا انگشتی ہے رہی پر دور انگشت ہی ہے

ح عن انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضة فضة منه  
انس سی اور ہی وار و خبی مخالف قول اول سی لکھی کہ خاتم جو رسول اللہ کی ہی  
ہی چاندی سی وہ انگشتی نگینہ کا یہ تھا اوسکی قرینہ کہ تھا چاندی ہی کا اوسکا نگینہ  
روایت ہی یہاں سے ہی کہ ہی آپسین و نو ختم

ح عن انس بن مالک قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی اہم  
قیل لہ ان اہم لا یقبلون الا کذا با علیہ خاتمہ فاصطنم خاتماً کانی انظر الی یا ضہ فی کذا

انس کی ہیں جو دو نو قول اول رہی مجمل سنو حال مفصل یہاں تقریر کی اوسنی ثبوت  
کہ بشیر آپکا جب یہہ ارادہ کہ خط لکھی سلاطین عجم کو پسند آیا ہی یعنی اب یہہ عجم  
کسی فی آپسی کی یہہ گذار کہ ہی اسطرح پر حال نگارش عجم و انوکھا بشیر ہی یہہ معمول  
نہیں کہتی خط ہی مہر مقبول سنی جب اپنی بیتا زہ انجا تو کی حضرت نبی فی مہر طیار  
انس کہتا ہی اب کی کہوں کیا مری نظر و نہیں ہی وہ حال سفیدی جو کہ اوس انگشتی کے  
کف الامین جلو کر رہی تپتے

ح عن انس بن مالک قال کان نقش خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم من سطر  
انس کرتا ہی چوتھی یہہ روایت کہ نقش خاتم ختم رسالت ہوا اسطرح سی کندہ نگین میں  
کہتے اوسمیں نقش تین سطر محمد سطر پائین کلب تھا رسول اوسطین کندہ کرتا تھا

الکتابت فی اسلام

کہ سب ناموں کی سی ہی ہیں

عَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالتَّحِاسِي قَبِيلَ كُرَيْمٍ  
لَا تَقْلِقُوا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَاقْرَأُوا فِصَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَخَلْقَةٌ فِصَاةٌ وَنَفْسٌ مِنْ مُحَمَّدٍ

انس سی ایہ روایت پانچون  
 بیان کرتا ہے یوں کہ تین  
 کہ جن نگام میں خیر الوری  
 کہ فرماوین رقم منشور الہ  
 سوئی نجاسی وکسری وکسر  
 کہی ہر طرح پر احوال تحریر  
 کہیں کرتی ہیں کسری وکسر  
 کہ جب تک نہ ہو ہر خط  
 کہ حلقہ و س انکو ہی کامنایا  
 کہیم خام تھا اچھا بنایا  
 محمدی رسول اللہ لکھنا تھا

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا دخل الخمار نزع جوارحه  
 مني النسيان كمن يترك الخمر في نسيان ما كان عليه من الدنيا والآخرة.

عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من دابة في الأرض إلا بها نعيم

اس کی قول ہی ابن عمر  
 بنی انکستری و سیم ہی  
 ہوئی حبیبی جنت کی را  
 بدست خود ابو بکر ولی  
 ہوا عثمان کا جب و رفعت  
 نہ آخر کم ہوئی و قہر شک  
 جبکہ نقش نہیں اد کی ست

وہ حال مہربون ظاہری کہتا  
 رہی و خاتم والا مکرم  
 و خاتم ہاتھ میں پائے کے آلی  
 خلافت جنتی حضرت عمر کی  
 لگی اون بایں وہ مہر است  
 آریس اوس عادی کا شہر نام  
 حو ہتا رسول اللہ کی ست

بدست پاک سر دازد و عالم  
 کہی انکستری ہا سیم ہی  
 تصرف میں انکی انکو ہی  
 رہی اونکی تصرف میں تھا ایک  
 گری حسین و مہر نیک جام  
 حو ہتا رسول اللہ کی ست



باب مَا جَاءَ فِي تَحْلِيمِ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بیان الکوئی پھنتی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ بَيْضَاءَ

روایت ہی جناب نصی علی فرزند عم مصطفی سی بیان کنی بین و باطل از حد  
 کہ سر وارو و عالم خاتم خاص رکھا کرتی تھی دست رشتیں پھنتی آپ کے او سکھیں ہیں

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَخْلَعُ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
 عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَخْلَعُ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
 بُنِجْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلَعُ فِي بَيْتِهِ

کیا حاد فی مذکور آیا کہ میں فی ابن بواغ کو دیکھا الکوئی تھی بدست رشت او  
 کیا پس میں فی ستفاز اوی جواب دہی دیا مجھو ہویدا کہ عبد اللہ تہا جعفر کا بیٹا  
 اوی پھنتی الکوئی میں دیکھا بدست رشتیں او سوخت ہوا کہا اوی کہ سر وارو و عالم  
 پھنتی تھی اسی صورت نشانی تھ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْلَعُ فِي بَيْتِهِ

کہوں میں روایت دیکھا کہ عبد اللہ بن جعفر فی کی پھنتی رسول سد کی یعنی الکوئی  
 رکھا کرتی بدست رشتیں تھی

أَخْبَرَنَا عَيْنُ الصَّلَاتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَخْلَعُ فِي بَيْتِهِ  
 وَلَا إِخْلَالَهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلَعُ فِي بَيْتِهِ

بیان احوال ہوتا ہی ہر قوم ہوا جو صلت کی کہنی ہی تھا کہ عبد اللہ ہی فرزند عباس  
 الکوئی و پھنتی جانبیں گمان کرتا ہوں میں اس فہم کا کہ اس مخدوم فی ایسا کہانی  
 کہ غیر خاص ختم ایسا کہ بدست رشتیں تھی

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْلَعُ فِي بَيْتِهِ

محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينقش احد عليه وهو الذي سب قط من معقباته

روایت اب سناوین عمر کے کہ حضرت فی چاندی انگوٹھے پہنی کار کہا تھا بہ قریہ  
کہ روگردان کیا کرتے تھیں انگوٹھی کی ٹکینہ کو پہراتے تھیں کی طرف کو آپ لا  
کہو وہ یوں نقش تھا مہربانی کا محمد تھا رسول اللہ بھی تھا مگر حضرت فی اور وٹکو بھی  
تھیں ہوا کی کوئی ایسی انگوٹھی مبادا کوئی یون ہو جائی یہ کہ چاہی انبیا س خاتم پاک  
ہو اپہر اتفاق کار ایسا کہ خادم حضرت عثمان کا تھا اوسی کی پاس تھی مہر سنا  
رکھی تھا وہ بعنوان کفالت اریس ایک چادہی شہو عالم گری ومان دست خادم فی

ح عن جعفر بن محمد عن ابنه قال كان الحسن والحسين رضي الله عنهما يتختمان في ليلتهما  
امام جعفر صادق زبانی روایت کی ہی یون ایسی ہے کہ عادت حضرت حسین کا  
دست چپ ہوتی تھی انگوٹھی

ح عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يختم في يمينه  
انس کی قول سی ہوتا ہی معلو کہ خیر المرسلین عالم کی خدمت  
کے ہی تھی حضرت ہتھ پین

ح عن ابن عمر قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم من ذهب فاجلسه في يمينه فاجلس  
الناس خوانهم من ذهب فطرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البسه ابدافطرحه

کیا نہ کوڑ سبز زند عمر نے کہ خیر انبیا خیر البشر نے انگوٹھی ایک لی ایسی طرح  
طلاسی تھی بنی وہ مہر زکار مگر دستور یہ بھی آپ کا تھا کہ دست راست میں اوسکو کیا  
خبر اشخاص فی جہوت پائے کہ یہی آئینی مٹھ طلایے یہ صورت دیکھ کر اشخاص  
ہوئی مصروف تیب خاتم ز جو دیکھا آپ فی یہ طور و احوال تو یہ کیا بات تھی خاتم کو فی کمال  
کہا یہاں بھی ارشاد و انہما نہ پہنوں کا اسی زہار زہار سبہو نہ دیکھ کر حال بنی کہ  
اگر ایسا بات تھی انکے شہری کو

# باب ما جاء في صفه سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم

اح عن انس قال كانت قبيعه سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

یہ احکام بیان وصفت سرور کلم | دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر کہا تھا

انس فی الشجر تیغ زبان کو کیا شجر افسانہ بیان کو کہ قبیضہ سيف ختم الرسلین کا

رسول غازی سلطان دربار کا ہوا تھا جس فقرہ سی و طیا بخوبی تھا طرہ دار و نو داری

اح عن سعید بن ابی الحسن قال كانت قبيعه سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة

روایت یہی سعید بن الحسن کہ انس کی قول سی جو شجر تھے کیا اس اکتفا اس ہی بیان

سج عن حماد بن عمار بن عبد الله بن سعيد بن جندب قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة

وعلی سيفه فوضه قال طالب فسالته عن الفضة فقال كانت قبيعه سيفه

کیا ہی ہوونی مذکور یا کہ مینی اپنی نانی بناتھا کہ مکہ پر غفر آپ ہو کر

وہاں داخل ہوئی بانصرت فخر یہ عالم لگی تلواری کا تھا طلا و فقرہ او سپر قبیضہ تھا

بیان کرتا ہی طالب نام راؤ کہ یہ فقرہ مینی ہووسی کہ کو تمہر سی بیان کر حال اسکا

کہ فقرہ کس حکمہ او سپر کا تھا دیا اوسنی جواب انکارہ لکاتھا اوسہست قبیضہ فقرہ

سج عن ابن سیرین قال صنعت سيفی علی سيف سمرقانی جنداب و نعم

سمرقانی انه صنع سيفه علی سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان خفيفا

عجائب ابن سیرین کیا بیان کہ جس صورت معنی عیان ہے مثل شہر ہی عالم میں ہر سو

محبت جسکی سی ہو سیکو اوسیکا ذکر وہ کر رہی گا اوسیکی چاہی چلتا رہی گا

غرض یہی ابن سیرین کی بیان ولیکن بات ہی یہہ امتحان کی کہ تیغ اوسنی نانی رازر جنب

بطرز و شکل تیغ ابن جندب کہ تہی نور مذ جندب پس تلوار بعینہ مثل تیغ شاہ ابرار

یہ احکام بیان وصفت سرور کلم | دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر کہا تھا

کہ تھی تیج ہی سہرا وارن  
 کہ یہی بیان کرنا ہی اوی  
 بابت مہ احاطہ کرتی ہے  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عن الربین العظام قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم یوم یوم  
 فنہض الی الطحیر فیکلمہ بلسانہ فاقدم علیہ تحتہ فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلمی استقام الی الطحیر قال فسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجبت علی

زہ کی وصف میں ترا مختصر باب جدا گانہ اسو کا فی اوس کو باہم باب مختصر ہی ملا تاہی  
 میر جنتی یا رب بنی بشارت اور سکونت کی کئی عشرہ جو میں اصحاب حضرت  
 اوہیں پس میں ہی اہل بشار بیان کرنا ہی احوال احمد کو کہ پہنی آیت اور سنن زہ  
 یہاں کافی تھا شکیلی جاہی کہ وصف غزوہ خیر الودای کروں یہ کہ وصف ختم مہر سلطان  
 بنی غازی آخر زمان کا مسلم و یہاں ازہم کہ پہنی زہرہ و روئے سہر کہ پہنی ازہرہ  
 پسند آئی تھی یہ نشان چل کہ ہی زور و تھا ان جسمل عینان چہرہ یہ تھا نور طاوت  
 جہین تھی مطلع انوار شوکت بہرور کا یہ عالم پر ملا تھی لکہ جان شقیہا پر ز زہرہ تھا  
 شجاعت و یکہر محبوب کے بہریت تھی شجاعان ہر یک یسین زہم شہر عہد مہ والا  
 کہ ہوں بالائی صحرا جلوہ فرما کہ تا اصحاب و یکہرین روی الہر برودی ہون ظفر شقیہا  
 و یکہر کثرت پیالہش کر ہی تھی تن والا یہ آثار کسلی سے زہرہ و فی کما یا تھا بہرہر گناہ  
 نہ ہتکتی تھی حضرت بر سنگ کہ اس ہنگام میں طلوع فی اگر اوسب رشت کو اسی حکاکر  
 بقیہ صورت زینہ بنایا رسول اللہ کو او پر چہرہ طریا عجب طلوع ہی در و جانفشان تھا  
 حصار دین گا گویا زرد بان تھا غرض حضرت یسب تھا کمال ہوی بالائی سنگ صخرہ و نخل  
 کہا را و شمی پس میں ہا تھا کیوں ارشاد حضرت کیا تھا یہ فرمایا کیا طلوع فی وجہ  
 کہا شارح فی بیان میں دو تھا کیا جنت کو واجب این او پر شجاعت کو کیا یا زہرہ و شہر  
 نہیں معلوم یہ کافی کہ ہری کہ بحر مہر جنت یہاں جو شہر سجاوت و یکہر ناخیر اور دلی

که جنت آج طلوع کو عطا کیے  
بکشتی آگ دایان سنبه کو  
سرت گردم بیدان شفاعت  
نعل  
جسیت مطلع خورشید حسان  
بحالت ماده تابان شفاعت  
سرواری بایوان شفاعت  
سحاب حتی برفوق عالم  
برائی تشنگان روز محشر  
وجود ابرئیان شفاعت  
علاج کم کن بدرمان شفاعت  
چیم از آفتاب روز محشر  
کد ایلین درت رایا و آری  
بروز محشر برخوان شفاعت  
بمال کافی سکین کم کن  
که شایانی بسایان شفاعت

۲۱ عَنِ النَّسَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ مَحَلٌّ مِنْ عَانَ طَاهِرًا

لیہ راوی مناسب صاحب  
طریق رستے کارا بہری  
کہا حال خاب مصطفیٰ کو  
کہ تھی روز احد ہنسی از رہ دو  
نیکل از رہ و استر بلا کر  
کیا تھا او کو ہمیشہ و منظر

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مَغْفَرِ سَوَّالِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ عَلَيْهِ  
مَغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هَذَا ابْنُ خَطْلٍ مَسْئُورٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ

انس سرخیل اصحاب خبری  
بیان کرتا یہ حال معتبہ  
کہ حضرت نے یوں مکہ کی اندر  
کہا تھا خود برفرق مسرور  
لگا کہنی کوئی وہاں صاحبہ  
کہہ ہی ابن خطل کہہ میں و دشمن  
و یعنی اب وہاں محفی ہوا  
پس پردہ و ہر تہہ چپ رہا  
و یا حضرت نے حکم قتل اس کو  
کہ میں اس کو دھیر پر مار ڈالو

۱۲ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ

وَعَلَى رَأْسِهِ الْكَعْبَةُ فَقَالَ فَمَا تَرَوْا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطْلٍ مَسْئُورٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ  
فَقَالَ قَتَلُوهُ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ وَكَانَ ابْنُ خَطْلٍ مَسْئُورًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ

۱۲ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ

انسانی ادب و تشریف داری	حقیقت یہی روشنی کی ہے	کہ چند مہینے میں تصور و خیال
ہوئی کعبہ میں داخل خود	مہمان جب خود سر پر ہوگا	کہ انسانی سیر کوئی شکر گزار
کہ اب اس شکل حال و پیشانی	ہو اہی انگوٹھ کعبہ میں پہنا	وہ شمع آج یہاں اگر پہنایا
بیر پر وہ نہان ہو گیا ہے	ہو او سکی ہی تیر حکم والا	کہ ہو وہی قتل وہ ہو دوسری جا
روایت اور ایک راوی ہے	کہ یہاں یہ بات بھی سنی ہے	کہ جب کعبہ میں آئی ہوئی فریاد
نہ ہی احرام باندھی آپاؤں		

# باب ماجاء فی عامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اح عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مكة يوم الفتح وعليه عام

بحال و صف دستار جناب سرور عالم	دن شوق کیا کیا حیرتوں سی
--------------------------------	--------------------------

مہمان چار شیریں ادب و	مجھ کو تیر جان فتنہ سی	کہ روز فتح ہنگام دل افروز
-----------------------	------------------------	---------------------------

ہوئی کعبہ میں داخل آپ	بصرف ایک تہا رنگن عام	سیر نکلت کا ایک شکر عام
-----------------------	-----------------------	-------------------------

اح عن جابر عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح

کہا ہی جعفر ابن عمر	کہ مجھ سے یہ کہا میری چوٹی	کہ میری سہ در عالم کو دیکھا
---------------------	----------------------------	-----------------------------

عام ایک سہ پہا	عام تہا جو رزق مکتوم	سیدنگی کار کہتا تھا وہ عالم
----------------	----------------------	-----------------------------

اح عن جابر عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح

روایت اور جعفر ہی یہ کہی	زبان مہمان ہی او سکی اپنی	وہ کہتا ہی یہ تحقیق روایت
--------------------------	---------------------------	---------------------------

کہتے مشغول خطبہ جگہ حشر	میان خلق یعنی خطبہ خون	زبان و عطی گویہ نشان تیر
-------------------------	------------------------	--------------------------

عام تہا سر عالمی پادشاہ		سیدنگی کار کہتا تھا وہ عالم
-------------------------	--	-----------------------------

اح عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعدت سیدل عامتہ بین کعبۃ قال

هوئی مروی خبر این عسری که تها میوه عاوت خیر البشری که جسم بانه می حضرت غما  
 که با کفری میان ووش شد که مانع فی بھی این عرس همیشه بانه می دستا ایسی  
 بسید اشدی ہی ی ذکر کر تا که سینی سالم و قاسم کو دیکھا وود ووش شخص یعنی اسطرح فی  
 عاصه سره ایسی بانه می ہی

ح عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عصاة وسماء

هو اثابت بقول ابن عباس که ہی مشغول خطبه فضل الناس بفرق پاک سترار ووعالم  
 سید رنگت کی ہی دستا ایسی

باب ما جاء في صفة ازار رسول الله صلى الله عليه وسلم

ح عن أبي بردة قال ان رجلا من ابناء عايشة رضي الله عنها كساء ملبدا وازارا  
 غليظا فقالت قبض روح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين

ازار ونگلی ویدند نام توب و احد ہی

ابی بروه سی ہی مشغول احوال بیان کرنا ہی و هیون صورت حال  
 میان عسرت خیر الورای سید زکھی راوسی فی بیان اسطرح کی

کالی عایشه فی پارچه دو چهار سی سامنی لی آیین اوکو غرض اون دین ہی کی  
 لگی ہی او سین ہی پیوند اکثر یہ صورت کثرت پیوند کی

سنو اب کیفیت توب و کر کے از ازار خاتم پیغمبرین تہ  
 کہ ہی موئی بانداز خطبرے کہا پھر صاف ام مومنان

یہ وودو پارچہ یعنی جو دیکھی غرض اوصاف ہی وودو  
 ہی ملبوس تھان کام فرقت بوقت انتقال واز قاضی

ایسی پوشاک کہ پہنی ہوئی ہی وودو بدن آیین کی

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اَرَفَعُ اَزَارَ الْفَانَةِ الْفَانِي فَاِذَا اُشْرَقَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّمَا هِيَ مِرْدَةٌ فَلَا تَأْكُلُهَا فَفَضَلْتُهَا فَاِذَا اَرَاكَ اَلْاَنْصَابُ

میان کرتا ہی تھا	پہوپی میری بیان کرتی ہی
کہ وہاں میرا چچا میرا است کہہ	چلا جاتا بحال خود وہاں تھا
کہ اس حالت میں کہ تو شخص ناگاہ	میری چچی سی بولا سربراہ
کہ بس تو دیک ہی نہیں تھا سی	عرض پائیدہ تڑپ ہی سربراہ
وہیں ناگاہ	کہ تھی چچی سی وہ تشریف لے
بہ باتیں کہتے تھے مجھ کو	جناب صحت للعلیٰ میں سی
کہ میری بہ چادر باز و زینت	نہایت با تکلف پیشیت
نہیں لٹکا ہی تھے باز کی	کیا ارشاد دینے حضرت کے مجھ کو
عرض سرکہ میں نہی پتہ	ازار پاک کی جانب نظر کیے
کہ نصفی ساق تک کہل کر	بہی ارشاد مجھ کو ایسا کہ
ازار اس کی	ازار طرح پر کہنا چکا

عَنْ اَيَّاسِ بْنِ اَيَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اَرَفَعُ اَزَارَ الْفَانَةِ الْفَانِي فَاِذَا اُشْرَقَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّمَا هِيَ مِرْدَةٌ فَلَا تَأْكُلُهَا فَفَضَلْتُهَا فَاِذَا اَرَاكَ اَلْاَنْصَابُ

روایت ہی ایاس باختری	کہ ہی وہ زمرہ اہل سیری
کہ وہاں یوں حضرت عثمان کا معمول	ازار طرح کی ہوتی تھی ونگی
ہوا تھا ونگویدہ انداز مانوس	کہ نصفی ساق کہتی غیر ملیں
ازار ایسی کہ صاف کہتی	عرض ہم سنت خیر الوریسیہ
ازار اس کی	ازار اس کی زیادہ ناروای

عَنْ عَزْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ اَرَفَعُ اَزَارَ الْفَانَةِ الْفَانِي فَاِذَا اُشْرَقَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّمَا هِيَ مِرْدَةٌ فَلَا تَأْكُلُهَا فَفَضَلْتُهَا فَاِذَا اَرَاكَ اَلْاَنْصَابُ



خذیفہ صاحب سمرقانی ہی      روایت اس سے یہ مروی ہوئی      کہا اوس مقتدا ہی دین فی اسما  
 کہ میری ساق کو حضرت نے پکارا      ویاساق مبارک پر رکھانا      کہی راوی فی بیان تنگی کی بات  
 بہر صورت یہ ہی مقصود روداد      کہ فرمایا خذیفہ کو یہ ارشاد      انرا اس جاسی مت لشکا زیادہ  
 یہی محدثین سے خذیفہ      عرض مقدر رضی ساق سے      نہیں اس بات میں نہار شک سے  
 اگر انکار تو کہتا ہی اس سے      تو ہاں کچھ ایک سخی بیان ہی کرنا      نہیں بعضی اگر اس بات پر بھی  
 نوشتہ یاد بتائی تو درازی      نہیں لنگر بہ ثابت حق کصین      ری بہ ساق او کہیں سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِثْلِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ  
خَضِرَى فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْرَعَ فِي مِثْبَتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَرْضِ تَطْوِي لَهُ أَيْدِيَهُمْ لِقَائِهِ لَقَدْ كُنْتُ مَكْرَبًا

نزدیکها آه آن انگهون سی رفتار مبارک گو  
 یی ره ره کی یکو حسرت و افسوس آبی

رقم جو اجرا ہو تا بیان ہی زبان بویہرید کا بیان ہی  
کہ مین کی کوئی شئی نہیں ٹھیک ہی کہ حسن سول ہمدی ہو  
و جاست حیدر وی بی کی کہ تھا او سین کاں الشمس بحری  
نہ ایسا کوئی خوش قرار دیکھا یہہ ہرست ایکلی خمارین ہی  
کیا کرتی ہی ہم کوش نہایت کہ تارستہ طیلین ہرہ حضرت  
قدم کو ہی او ثمالی بی تکلف

٢٠٠ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى ذَاوِ صَفٍّ سَمِعَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْ دَامَتْ لَكَ نَفْسُكَ

روایت ہی خدایے اس نے علی شیر خدا خیر شکن سی  
وہ یون صفت بنی میں فشان کہ کرنی آب تہی رفتار جسم  
قدم بر کنڈہ تہی رفتار او سنے



فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا کہ اونکی بی بی ہر اک آوا  
 ٹپتہا جی بہت جھانکا پاناں اگر شکل مبارک دیکھ پاوی  
 الہی ہو دعا میری اجابت رسول اللہ کی پاؤں زیارت  
 ریح احمد دکھاوی یا سہیلے بس اب کافی نہ آئی کوبڑھا جا  
 کچھ ایک موقوف کر اظہارِ فقر کہی منظور تھریر روایت  
 کہ اوسنی سرورِ عالم کو دیکھا کہ تہی رونقِ فرا سجد کی اندر  
 بطورِ قرضاً حضرت نبی تہی بڑا نوی مبارک مشکلی تہی  
 مرقب تھی سووی درگاہِ بار جو دیکھا مشکہ او کو سرسار  
 کہ سلطانِ رُسل اس وقت تھی بازارِ خشوع و سکنیت تھی  
 رہا اجمال لیکن قرضاً کا سوابِ قرضہ کی شرح و تفسیر کتابوں میں ہوئی جیلجیل  
 کہ اس جلسہ کا ہی اندازِ ایسا نشستن کاہ پر پوشخص مہیا شکمنی اپنی کہوتون کو لگاؤ  
 بگرو ساق وہ ہاتھوں کو لاؤ وہ دونوں ہاتھ او سکی بالضرورت بگرو ساق ہوں خلقہ کصورت  
 غرض اس طرح کا جو بیٹھا ہے عرب میں نام او سکا قرضاً ہے

ح عن عبد بن عیسیٰ عن عائشہ رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ علی رجل  
 یہاں ہی راوی روواو عبناو کہی اپنی چپاسی او سکونہا کہا اوسنی کہ میری عم تھی  
 جناب سرورِ عالم کو لیشا کہ لیشی آپ تہی مسجد کے اندر رکھا تہا پشتِ عالی کو زمین  
 یہ تہا اندازِ پای باصف کا او تہا کردوسری پر کہ لیا تھا غرض او سدھ سزاوارست  
 وہاں لیشی تہی شقی کی صورت

عن عبد بن عیسیٰ عن عائشہ رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ علی رجل  
 روایت ابو سعید باصف کا کہی

میں ہشت احتیاسی کہا اوسنی کہ دو عالم کی سر  
 تھی جسم بیٹھی مسجد کی نہ نشست اونکی بطورِ قرضاً ہوئی مذکور یوں تفصیل او

میں پرپ یعنی پندہ ہائے شکر کو دونوں ہاتھوں سے ملائی کہہ کر بستی و نوساق یا کور  
 کر بستی بزور دست و بازو و سنا سنون کا حلقہ سجھا کر و ساق رکبستی دست الا  
 ترول رحمت حق او سب کے پروردگار کو

## باب ما جاء في تكبير رسول الله صلى الله عليه وسلم

احمد عن جابر بن سمير قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضى على و ساق و ساق

جناب تکبیر کا وہ یکساں کا بالش ہو گیا

بیان کرتا ہی جابر بن سمیر کہ پانی کے میں فی زیارت جو دیکھا آپ تہی طرح چربی  
 سر بالش او سدم مٹکی تھے مگر بالش کا کہہ انداز و خوب لکیر نمٹ چپ و تکبیر کا تھا

احمد عن جابر بن سمير قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضى على و ساق و ساق  
 أحد تكبير كبر التكبير قالوا بل يا رسول الله قال لا شريك بالله و عقوق الكوا الدين  
 قال و جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم كان منكها قال و شهادة الزور و قوله  
 الزور قال فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقيم لها حتى قلب اليه سكك

ابی بکر کا بیٹا عبد رحمان بیان کرتا ہی یہ حال نمایان کہ نبی یہ کہانی میری پر سننے  
 کہ فرمایا شہ جنت و بشرنی کہ ای لوگو زور سوچو تو کہو نہ تہا لون کبتر کو کہ  
 کیا معروض صحابہ نے کہ ہمیں یا رسول اللہ کہیے کیا یوں اپنے لوگوں کو اشار  
 کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاو کہی زہنا تم حسرت کو کیجو شریک خالق اکبر کیو  
 کبیرہ نام ایسی جسم کا ہی شریک حق ہوا کہ دوسری ستانا اور یہی ماورید کا  
 کبیرہ ہی کبیرہ ہی کبیرہ کہاروسی فی بیان یہی ماجراور کہ تہی آپتے او سدم ہا ہا  
 کہ تہی تکبیر لکائی ذات اگر م جناب سرور سرور ہا ہا ہوا ارشاد پیر خیرہ الورا کا  
 کہ ہی جہوتی تو ہی ہی کبیرہ کیا تھا با کلام زور ہا ہا ہوا ہی شک یہاں راو کو پیدا

کہا راوی نے یہ ہر وقت ہر بار کیا کرتی انہیں باتوں کو تکرار یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے  
 کہ ہم یہ اپنی دلیلیں فکر کرتے کہ ان باتوں ہی ہوتی کاشن مارو جناب مرشد ہر صاحب ہوش

سج عن ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انافلا کل متکلم

ہوای بو جحیفہ سی یہ ہر وی بیان کرتا تھا ایساں صحابی کہ فرمایا شہ کون و مکان  
 جناب رہنمای گزراں ہے کہ ہم کہانی بنیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہی اپنا مقرر

سج عن جابر بن سمیۃ قال اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکلمنا علی

قال ابو غیسۃ کہ یذکر و کیم علی سیرۃ و ہجرتا روی عن ابی جحیفۃ عن اسرائیل  
 روایت و کیم و لا نعلم احدا روی فیہ علی سیرۃ الا ماروی عن شعیب بن منصور عن اسحاق

ہو امتقول بیان جابری ایسا کہ میں نے ہر دور عالم کو دیکھا نظر یعنی مجھی یوں ہے  
 سیرالش پہنچی تکیہ لگا ہے مگر بیان ترمذی نے لکھو کی تبصر حقیقت جستجو کے

و کیم راوی اخبار کی بات بیان کرتا ہی اس تقریک کے ساتھ کہ و راوی بنیں یہ ذکر لایا  
 کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگا یا بیان باہر وں کا ہی بیان بخدی کہ اسرائیل سی او کو سمجھ

و کیم باخبری ہین موافق روایت اسونکی ہی سکی مطابق بیان کرتی ہین و بیت عباد  
 کہ ہو یہ بنیں ثابت و بیت کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو

ولیکن ایک یہ اسحق راوی روایت کر گیا ہی اس طرح کی کہ جہین ذکر سی بائیں طرف کا  
 ہی اسرائیل سی اسناد کرتا ہے

باب ماجاء فی التکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سج عن انس رضی اللہ عنہ اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان متکلم

وضرہم یو کما علی اسمائۃ و علیہ ثوب و طریقی قد تو شہد بہ فصل ہر  
 ہوئی نہ کو زبان تک تکیہ و الش کی کیفیت اسنو تکیہ لگانے کا اب کی ذکر آتا ہی

روایت یوں ہوئی ہر و انس کہ کچھ یہ ہر ختم اپنا ہے کہ اس عالتین آئی ہے باہر

۱۲  
 اس کا بیان ہے



کہ انگشتانِ عالی کو سر پر کرتے ہیں ان خورون وہاں میں اپنی زبان باصفاسی چاٹتی تھے ابو عیسیٰ حیان کرتاہی تکرار کہیں اسکاراوی اس بقار سوا اسکی جوراوی دوسری دنیا روایت اس طرح سی کر گئی ہیں کہ سب تباہ نہ انگشت اور منطی رہا معمول اُنکی چاٹنے کا

ح عَنْ إِبْنِ قَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

انس بھی اب تبشیج روتا ہے۔ بیان یہہ ایکلی کرتا ہی عادت کہ جسم آپ ہی کہا نیکیو کہا ہے  
تو اپنی اونکلیو نکو جاشتی تہ۔ جناب سہ دور عالم کی تہرے جو کہ تہو اوہ جاشتی تہن اونکلیو نکو

عن ابن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يأكل أصحابه الثريد ولعقد

یہ بہ بیٹا کعب کا راوی اجا زبان کعب سی کرتا ہی ظہا کہ کرتی جب تناول آپ کہانا  
تو کہتی دخل بس تین انگلی کا تناول سی جو ہو جاتی فرغت تو انکو حیات بھی لیتی ہی حشر

عمر بن الخطاب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يحب العبد الغني البكر

گر کہی ہی تنصیب اخبار نصیب یہاں کر تا ہی یوں اظہار تنصیب کہ مینی اپنی کا فون سی شہنا  
 انس پارہنی فی جو کھا ہی کہ شاہ افتخار انیا کی چوہا سی ساہنی لائی گئی  
 نظر مینی جو کی دیکھی یہ جالت بعین شہنا کہا قی تہی حشر او شہانی یا کو پیش ہوئی تھے  
 عیان آثار اون پر ہو کر گئی عیان آثار اون پر ہو کر گئی

باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْرِ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٨  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ الشَّعْبِ يَوْمَئِذٍ مِمَّنَّا بَعْدَ حَتَّى يُفَضَّ سَوَّلَ اللَّهُ لِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جو عیسیٰ بھیان کرنا ہی تحریر زبان اسو راوی کی تقریر کہا اوسن اقصہ حال خبر  
 سند و یکر جناب مایند ہے کہ وہ محبوبہ ختم رسالت بیان کر تھی تہیں یہ احوال  
 نہ تھا یہ حال آن مصطفیٰ کا نبی کی اہلیت با صفا کا نکہاتی نام جو وودن برابر

اونہوں نے پیش کر سیرور کہ یہی ہدایہ پرست گرائی کیا جس نے ترکہ نقل کیا ہے  
 صحیح عن عبد اللہ بن عباس قال سمعت ابا امامۃ یقول ما کاد یفصل عن اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نیکم ابن عامر بن کبابیہ کہ میں نے بو امامہ سے سنا بیان کرتا تھا وہ راوی اہل  
 معیت کا رسول سعدی مال کہ تہی جو آپ کے سب اہل خانہ یہ تہی اونکی معاش جاوونہ  
 کہی یعنی نہ اونکی پائس ہوتی زیادہ اور فاضل چکی روٹی

بیح عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت الیالی  
 السنایعۃ طاروا یاھو و اھلہ لا یجھلون عشا و کان اکثر خبرہم خبیر السعید

ہو ثابت بقول ابن عباس کہ ہذا اکثریہ حال شرف الناس بسر کرتی تہی یوں اوقات کا  
 کہ گہر ہوتا طعام شبے خالی بہت زانو کو اہل بیت والا شکم خالی کیا کرتی تہی فردا  
 طعام شب پانی تہی و اکثر غذا راتوں بچھاتی تہی و اکثر میسر گر او نہیں پوتا تھا کہا نا  
 تو یہ کہا ہی ہوتا اس طرح کا کہ اکثر بیشتر نان جوین سیتے بعسرت یوں معاش شاہ تہی

ہم عن سہیل بن سعد انہ قیل لہ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللقی یعنی الحار  
 فقال سہیل لاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللقی حتی لقی اللہ عز وجل فقیل لہ ہذا  
 کانت لکم مناخل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت لنا مناخل  
 فقیل کیف اکثرتمھن قال کما نغفہ فی طیر منہ ما طار ثم نغفہ

زبان سہیل ابن سعد کی بات مناسب کہ سنی پیش کی سنا رسول اللہ کا وہ یار مقبول  
 ہوا اس حال سی اکبار رسول کہ حضرت نے پہلا میدہ کی روٹی تناول ہی کہی فرمائی ہوگی  
 کہا اوس واقف حال خیر خبردار و احادیث و اثرینے کہ حال نان میدہ یعنی پہلا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی اسدی جب تک وہ چل ہوئی کہا ونگر نان میدہ حاصل  
 دوبارہ سہیل سی سائل فی جواب کہ ہاں عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا رہی پائس تہی موجود غراب  
 بیان اسکا اپنی کیجیج سال کیا پھر سہیل فی سائل سی اظہار نہ تھا غراب سی ہکو مسرور کار



کہا بہر پوہنی والی نی اوسکو کہ کیا کرنی تھی ہم با آرد جو سنا پہل نی ہیہ اوسکو احوال  
 کہ اون وزدن بہن تہا اسطرح کال سوس آرد جو کوسہ اسم کیا کرنی تھی یعنی پوہ کوسہ دم  
 تہ دم سی اوڑانی تھی جو پوہ وہی اوڑنی تھی جو اوسین اوڑانی تھی اول سطح بہوسی اوڑانی  
 خمسہ آرد جو پھر بنائے

صح عن یونس عن قتادہ عن انس بن مالک قال ما اکل نبي الله صلى الله عليه وسلم على  
 خوان ولا سكرجة ولا خمر له مرق قال فقلت لعتادة فعل ما كانوا ياكلون قال على هذه الشفة

روایت یونس اشکات سی سے سدا کی قادی سی اسی سے قادی کو اس سی ہی ساحت  
 کہ اوسکی جان پر ہو چکی رحمت کیا ہیہ کر مالک کی سپرن کہ فخر و جهان خیر البشر  
 کیا یا خوان پر کیا ناک کے طبقہ میں نہ آیا اون کی آگی نہ اوسکی سامنی حاضر ہوئی تھی  
 کہی نان تک یسے چپانی کہی حضرت نی وہ روئی نہائی لب جان بخش تک ہر کر زانی  
 کہی ہی اوی اخبار ایسا کہ میں نی پھر قادی سی ہیہ چا کہ نہی کس چیز پر کہانی کو کہانی  
 جناب مصطفیٰ محسود باد جواب ایسا دیا او رخ شہر نی قادی واقع حال خیر  
 کہ یعنی اب جب کہانی کو کہانی تو دستہ خوان کو تھی ہماں

صح عن سروق قال دخلت على عائشة رضي الله عنها فذمت لي طعاما وقالت ما شبع من  
 طعام فاستاء ان ابني لا يبيت قال فقلت لم قالت اذكر الحال التي فارقت عليها رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم الدنيا والله ما شبع من جئز ولا شبع من جئز في يوم واحد

کہا سروق نی احوال اسپا کہ نزد عائشہ وارد ہوا ہوتا ہیہ ام المؤمنین کی جی میں آیا  
 کہ میری واسطی کہا نا سنگایا کہی ہیہ بات ہی جیسی وسیعہ کہ رہتا ہی مرا یعنی ہیہ عالم  
 کہی کہانی نہیں ہون سیر نہ کہ میں ہیہ چاہتی ہوں ارمضطر کہ دل کو کہوں کراخے پوہون  
 بہ آب یدہ اپنی منہہ کو دہون وہین پھر صورت ابرہاری مرہ پرا نسکہ ہو جاتی ہیں جاری  
 کہامین غرض سنکر ہیہ احوال کہ ہی کوا سطلی ہیہ ایک حال کیا ہیہ عائشہ نی محسود ارشاد

کہیں کرتی ہوں ان کو اور اکیلا کہی جس حال پر دنیا سی حضرت بیان کرتی ہوں یعنی حقیقت  
قسم ہی مجھ کو ذات کبریا کے کہ تہی حالت یہ محبوب تھا کہ ان کو ہم سی رخصت روزنا  
کہا یا سیر ہو کر زمین و آسمان پر آیا آپ فی ایسا زمانہ کہ کہا فی المکین و دوبار کہنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ نَسَائِرِ يَوْمٍ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْضَ

ہو ایوں اور مروی عایشہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کو خوشی بھی و دامن برابر  
کہا یا شاہ دین فی پیش بہر کہ گئی پس روز نکاح یا نبی حضرت عیسیٰ لایا تھی کہ اور ان عیسیٰ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَكَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُزْأَةً مِنْ خَبْزِ أَفْرِقَاءِ نِسَائِهِ فَصَلُّوا لِلَّهِ

کہا ہی یہ پس راوی ولی کہ یا یا خزان پر کہنا مانی ہے بیان کرتا ہی یہ احوال او کا  
کہی نان تنگ کو بھی نہ کہا یا جوئی جب تک کہ فاتہ نہ آئے کہ یہی دستور حضرت کا کہ پس

سَلَامٌ حَقٌّ تَقَالِي أَوْ رَحِمَتْ رَأَيْتُهَا صَفَاءً لَا رَدَّ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَابُ مُحَمَّدٍ تَقَالِي

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَكُمْ أَهْلُ أَهْلِ الْخَلِ

جناب عایشہ وہ بنت حدیث بیان کرتی ہوں یہ احوال بختین کہ حضرت کی کیا از قضا و ایسا  
کہ بہتر ناخوشی ہی کہی کہ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَكُمْ أَهْلُ أَهْلِ الْخَلِ

یہ کہ حرب فی ایسا کہی کہ نعمان کی تین مینی سنائی بیان کرتا تھا یوں خود و اول  
مخاطب ہوئی لوگوں سی ہذا احوال کہ لوگوں کی طرح کا ما جسد ایسی تہہ پس درجہ عرض و شہادت

کہ جو کہ چاہتا ہی دل تہا را اوسی کہنا سیکو کرتی ہو گو ارا دشمن ہا کی غرض میں کہ  
جی کو ہوں تہا سی مینی دیکھا کہ ناقص اور نا کار و سی خرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ وہ حسد جناب پاک کہا کہ شکم کو اپنی کرتی سیر کہ

عَنْ هَدَمَ الْبَحْرِي قَالَ كَاغْنِدَانِي مُوسَى فَأَنَّى لَكُمْ دُجَاجٌ فَتَنَحَّى رَجُلٌ  
 مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا نَأْكُلُ شَيْئًا فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهَا  
 قَالَ أَدْنُ فَأَنَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دُجَاجٍ

روایت زہدہم جزئی فی کتب حقیقت اوسکی یہ دیکھی ہے بیان کرتا ہی وہ یہ صورت حال  
 کہ تھی وہ جواب موسیٰ خوش تھا ہم اؤملی پائیں تہی مجلس میں حاضر کہ وہاں ایسا ہوا احوال ظاہر  
 کہ پس ناگاہ لہم مرغ خانہ ہوا حاضر پیشین آن گیا نہ غرض یہی کہ کوئی شخص آتا  
 وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا پہر اوس مجمع کے لوگوں کو کھانا کھارہ ہو گیا مجلس سی کیا  
 ایو موسیٰ فی فرمایا یہ اوسکو کہ تو کیوں ہو گیا اب ہنس کیسہ کہا اوسنی کہ میں مرغ دیکھا  
 کہ وہ اشیای بد ہو کھار ہاتھا تو میں مینی قسم کہا فی ہانکار کہ مجسم مرغ کہا تو خانہ زہدہ  
 کہا اوس سی ایو موسیٰ فی ا کہ آزدو یک کو کھتا ہی تو کیا کہ میںی سطح دیکھا ہی کہ  
 کہنا لہم مرغ خانگی کو

عَنْ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَلِمَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ

سَفِينَةُ نَامَ هِيَ أَيْكَ مَرُورًا وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَى عَنْ سَفِينَةَ كَيْ نَبِيْرِي يَحْيَى رَوَى  
 بِرَبِّسِي أَيْنِي كِي تَابَعَهُ نَامِيَتْ غرض جد سَفِينَةَ فی کہا ہے کہ یہ یہی جسے ایک بار کا  
 کہ میںی آپ کی ہوا کہا یا

عَنْ هَدَمَ الْبَحْرِي قَالَ كَاغْنِدَانِي مُوسَى قَالَ فَقَدِمَ طَعَامُهُ وَقَدْ مَرَّ فِي طَعَامِهِ  
 لَحْمٌ دُجَاجٌ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِدْرِيسَ اللَّهُ أَحْمَرُ كَانَ مُؤْمِلًا قَالَ فَلَمْ يَدْبُ  
 فَتَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَدْنُ فَأَنَّى قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَكُلَّ كُلِّ صُنْهَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدْ خَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ لَيْدًا

بیان ہوتی ہی زہدہم کی رشتہ کہ اوس ایو سی فی کی اچھی زبانت کیا یہی ایو موسیٰ کی  
 کہ ہم نزدیک بو موسیٰ ہی ہو جو کہ وہاں لایا گیا کہا نیکو کی کہ کہا ایو موسیٰ کی تاب

برو معلوم یعنی جب کہ دیکھا کہ اوسے میں لمبے مرغ خاکی تھا وہاں شخص ہی موجود اکثر  
 اولیٰ شخصوں میں بتایا کہ تم اس کی وہ قوم سی بہا برنگ سرخ بہا وہ مرد سی  
 کہ اپنی قوم کا گوشت باجھا کر آتا یا پس دس کہا نیکی زہنار ابو موسیٰ نے جب یہ حال دیکھا  
 کہا اوس ہی کہ نورزدیک کو آجیق بیان کہتا ہوں ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا  
 کہ لحم مرغ کہا یا مسطفائی جناب شافع روز جزا کہا پھر معترض نے کیسی یہ حال  
 کہ میں نے اس طرح دیکھا تھا احوال یہ مرغ خاکی کچھ کبار رہتا پیدا و سکی نہیں ہر میں نے جان  
 وہیں کہا ہی قسم میں نے بلکہ کہ کبار مکانہ ایسا کو بیت زہنار

ح عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزينة اذ هنوا به فانكم من شجرة

کہا ہی بوا سید احسن سے کہ فرمایا ہی یہ خیر البشریٰ کہ تم بے وعظ و عن زبون کہنا  
 بدعین اپنی یہ وعظ لگاؤ کہ بالتحقیق ہی احوال ایسا کہ یہ وعظ ہی برکت ہے کہ  
 ہر میں بیان وحد شین روایت بلنظر ومعنی و مضمون واحد کلام مختصر میں نے اوٹھایا  
 روایات مکرر کو نہ لایا

ح عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلوا من اكلوا وادعى كعب بن الأشعث

انس اہل خبر کا پتہ اسے کہ خاوم آب کی درگاہ کا ہی بیان کرتا ہی وہ یہ آب کو  
 کہ داتا بہا خوش حضرت ہی کو ہوا تھا اتقان کا راہ ایسا کہ کہا نیکی وہاں لایا گیا تھا  
 دیا او کی سی کہا نا منگایا ہوا شک لفظ میں آوی کو بند انس کی گفتگو ہی یہ حال  
 کہ آیا تھا کہ وہی او کی مثال ہوا تھا میں ہوا ہوا لادہ کار رکھوں تا او سکون کی آگ ہر بار  
 کہ یہی معلوم ہو گیا یہ جھٹ

ح عن جابر قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فوايت عذرا فبأه يقطع فقلت  
 ما هذا قال نكزيه طعنا منا قال ابو عيسى وجابر هذا هو جابر بن عبد الله  
 بن طارن وهو رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تعرف له الا هذا الحديث

کہا جابر بنی بہہ احوال سپا کہ میں در سنوٰی اسہ آیا  
 حضور پاک میں رکھا کہ وہ تھا کہ اس کے آپ تشریف لے رہے  
 کہ یہ کیا چیز ہے تو ان کے لیے طعام اپنا بڑھاتی ہیں ہم اس کی  
 کہ اس سے ناخوش ہوتا ہی فر روایت تو ہوئی اتمام بہان  
 ابو عیسیٰ بیان کرتا ہی یہ کہ یہ جابر تو ہی طارق کا بیٹا  
 اسی بن ابی طارق کہاہی بہر صورت یہ جابر نام راو  
 لیکن ہی حقیقت سطر ح کی حدیث اس سے ہی ہی کیا ہے

وَحَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ أَنَّ خَطَايَا عَاصِرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ مَصْنُوعَةٍ  
 قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَّقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَفِدْيَةٌ قَالَ أَنَسٌ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَّاءَ حَتَّى يَأْتِيَ إِلَى الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَرَزَلَ أَحْبَبَ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہی تھا کہ مرد در ضیافت اوسنی کی حضرت نے  
 ہوا میں آسے کے ہمراہ حاضر غرض حضرت نے جب نوق ازا  
 کہتی ناچن میں اور شور با تھا کہ وہ لحم خشک اوسین ملا تھا  
 کہ خرم اپنا آثار رحمت میان کا سہو ستاک لا کہ وہ کی قاشن سو وہو ٹڈی تہی  
 اوسین ہی کہ وہی مجھو محبوب ہمیشہ اوسین کہتا ہوں غور

وَحَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِبُ الْخَلَاءَ وَ  
 جَنَابَ عَائِشَةَ كَرَّتِي بَيَانِ بِي يَعَاوَدُنِي بِاللِّبَانِ بِيْرُ كَبِهَ تَا حَضَرْتَنِي كَا حَالِ بِيَا  
 کہ کہتی دوست تہی شہد ملو

وَحَدَّثَنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَا مَشْوِيًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْفُلَّ  
 جَنَابِ اسلمہ کی روایت بیوٹی وارد بیان بیسی نزو کہ اوسنی پہیلوی بریان برکو

کہانہ زبانی لاکر وہ پہلو سے پھر بعد کا حال نمایان کیا کچھ خوشحال و وہ لحم بریان  
 اوشی سپہ افتخار افرینش کل ریب بھار نہ پیش ہوی مصر و ہوسوی  
 لگی رہی ناز و اسوت حضرت نغما و وضو لیکن مکر کیا تھا اکثرا اول وضو  
 اس عن عبد اللہ بن الحارث قال کلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیواء فی المسجد  
 یہ عجب اللہ ہی عارث کا بیان کرتا ہی باطل زول آرا کہ تھکی طرح کی تقریباً وقت  
 کہ ہم ہاتھی تھی کہا نا انکی سات رسول اللہ ہی سجد میں بیٹھی وہاں وہ لحم بریان کہا تھی  
 اس عن المغیرہ بن شعبہ قال ضیف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فانی  
 یجئ شیواء فخذ الشمر فخر لکامنہ قال لکامنہ بالصلوات قال الشمر فقال صلی اللہ علیہ وسلم  
 یداہ قال وکان شام ربہ قد وفی فقال لہ اقضہ لک علی سیواک اقصہ علی شیوا  
 معیرہ ایک شب بھراہ حضرت ہوا تھا داخل نیم ضیافت بیان کرتا ہی وہ اس طرح کا لیا  
 کہ وہاں لایا گیا تھا لحم بریان جناب پاک پرکار واد شہاکی لگی وہ گوشت کرنی ٹکڑی ٹکڑی  
 غرض میری لمی وہ لحم بریان جدا کاروسی کرتی آپ تھی پھر پڑتی بین بلال اگر یکا را  
 اذان دینی لگا وہ شکارا براسی بانگ آیا تھا وچ آزاد والا تھا کہ وقت شام یا و  
 وہیں حضرت فی پرکار و کو ڈالا لگی ارشاد کرنی شاہ والا کہ ہی اوسکی لمی یعنی یہ کیا بات  
 کہ خال آلودہ اوسکی ہو جوت یہاں شام فی کی تشبیح ویر کہ تھا بہرہ اچکا مقصود تشر  
 کہ توفی وی اذان کیا جلا کر مناسب تھا توقف کچھ بیٹا نہایت وقت تھا باقی عشا کا  
 بہت ہنگام تھا یا و خد کا ابھی کہانی ہی کہ ہم کہا رہی تھے خوشن سی ہم نہیں فارغ ہوئی  
 توقف تھا مناسب بجو اسنا کہ کہ الیٰطینان کہانا پہر کی بعد کرنی ہم عبادت  
 باطینان حکم عبادت کھی باوسی فی یہاں یہاں اذان کہ کدزی یہ حقیقت تھی اول  
 کہ موسیٰ لب موزن کی بہت طوالت کر گئی تھی صغایت کہا یہ آپ فی از روی اور  
 تراشورن موسیٰ لب پہ چوب دیا مسو ل پر کہہ موسیٰ لب بلال اب قطع کر دوں سبکی



کہ لاتو اور شانہ سے نہ خبر کیا اور سکوپی لاکھ میں فی ثمر نیا بار سوم ارشاد ہو کہ  
کہ شانہ اور ہی ترو یک لاتو کیا انہما پر میں فی پیدہ و سنی کہ شانی ہوتی میں ہر یک کی کتنی  
عجائب یعنی یہ تو صاحب شہر کہاں ہر میں شہر تعمیر ہی قسم پر آپ سے ہر طرح کہاں  
کہ ہی سو کند ذات کریا سے یہ قدر سے جسکا میری جان اگر خاموشی سے رہتا یہاں پر  
نکرتا تو اگر نکار سے کہ بات تو کہلتی ہے کہ اسب لڑکی بات نہ تو دینی میں کہ نہ نکار لاتا  
جہاں تک مالکنا میں رہتا جاتا

حَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الْمَدِينَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ  
كَانَ لَا يَجِدُ الْحَوَاكِمَ عِبَادًا وَكَانَ يَجْعَلُ الْيَوْمَ لَا تَفْسًا أَعْجَابًا أَنْفَجًا

سنو محل حضرت عائشہ کا کہ ام المؤمنین کہتی ہیں ایسا نہ تھا حضرت کو کچھ شانہ محبوب  
مگر یہ بات ہے منظور و مطلق جو آتا تھا کہیں اور نکو میرے توں ادوس لحم کو کہتی تھی تو  
بسنوی لحم شانہ جو کہ حضرت کیا کرتی تھیں اور مسرت تو ادوس بطن کی کہتی تھی یہ کیا  
کہ وہ ہوتا ہرودی سخت و ربا

حَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الْمَدِينَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ  
كَانَ لَا يَجِدُ الْحَوَاكِمَ عِبَادًا وَكَانَ يَجْعَلُ الْيَوْمَ لَا تَفْسًا أَعْجَابًا أَنْفَجًا

یہاں ہادی ہو اجعفر کا بیٹا کہ میں نے آپ سے ایسا سنا تھا جناب سرور کو میں سے  
بوصف لحم ہی ارشاد کرتی کہ ساری گوشتوں کی گوشت بہتر یہ لحم شیت ہی یا کہ وہ خوشتر

حَدَّثَنَا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَكَ سَنِي فَقُلْتُ لَا  
أَلَا حَبْرِيَابِيسَ وَحَلَّ فَقَالَ هَاسِرَةً مَا أَقْرَبَ رَبِّي مِنْ أَدَمٍ فِيهِ خَلْ

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہادی کہ میں نے خرقہ حضرت کے چپاکی کہ میری یہاں رسول امدائی  
بعین محنت تشریف لائی ہوا محکو یہ حکم شرف الناس کہ کچھ کہاں کوئی ہدم تری یاس  
کہنا میں نے کہ ہوں اس وقت صر نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر مگر ہی ایک نا خوشک سجا  
سجای نا خوشک اور سر کا کیا ارشاد حضرت کے کہ وہ ردی اور کہ اسب سے



میں محتاج کہ ہر ناخوش رہا کہ بودی جگہ ہو جو سہرا

ح عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الزَّيْنِ عَلَى سَائِرِ الْأَطْفَالِ

بی موسی ہوا راوی صحابہ کا حدیث ہادی جن و شہر کا کہ نہ رانی ہی یوں عالم کی طرف  
بہ فضل عائشہ ہی عورتوں پر کہ جیسی ہمہ شہر از روی نوین ہسی کہا نون سی فاضل تخمین

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ نَوْرٍ أَضَاءَ رَأْسَهُ أَكْلًا مِنْ كَفِّ  
شَاةٍ فَفَضَّلَ وَلَمْ يَتَوَضَّأَ

بیان بوہرہ ہے تصدیق کہ اوسنی آپ کو دیکھا، تجھز کہ کہا کہ آپ نے نیکو اقطار کا  
وضو ہی جدا کی بھڑ کیا تھا پھر اسکی بعد کہا ہی وہ راؤ کہ دیکھی ہی حقیقت میں یہی  
کہ ہم شائد بکری کو کہتا کر لگی پڑ ہی بنا زاو سوقت شہر تناول کر کی لیکن جسم بڑکا  
وضو ہرگز حضرت نے کیا تھا بیان پر اہل تخمین خبر لی کہا ہی شاعران معتبر ہے  
وضو سی بیان مناسب بہتر ہے مراد شستن دست و دہن ہے

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ هَزْمٍ وَهِيَ

انس کہتا ہی جب حضرت نبی صفیہ سی ہوی رسم عروس کیا تھا آپ نے ایسا و تمہ  
کہ تاخر ماوستو کا ولیمہ ولیمہ اوکو کہتی ہیں عین مقام و سکن و محبوب بن  
کہ جب شوہر دہن کو بیاہ لاؤ وہ اپنی کہہ میں کہہ کہا نا پکا دی کہلاوی اپنی یاہ و اقربا کو  
ولیمہ کی یہی خبر سن لو

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ قَالُوا لَهَا أَصْنَعِي لَنَا

طعاماً مِمَّا كَانَ يُحِبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَكُلُّهُ فَقَالَتْ يَا بَنِي  
أَبِي هُرَيْرَةَ الْيَوْمَ قَالَ بَلَى أَصْنَعِي لَنَا قَالَ فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ شَيْئاً مِنَ الشَّعِيرِ  
لَحْنَةً فَجَعَلَتْ فِي قَدَرٍ وَصَلَّتْ عَلَيْهِ شَيْئاً مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتْ الْفُلْفُلَ وَالْثَوِيلَ  
فَرَبَتْهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هَذَا مِمَّا كَانَ يُحِبُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَكُلُّهُ

سنا حوال سلی کی زبان کا	کیا اظہار اوس عورت نبی	کہ یعنی وہ حسن فرزند جید
یسر عباس کا اور ابن جعفر	مید تینو کلی باہم سات	بہان سلی تھی وہاں تشریف
کہا اوس سی کہ کہانی کو پکا تو	ہماری واسطی اس طرح کا تو	کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی
سمجھتی تھی خوش کو اوسکی نیکو	کہا سلی فی ہون اوسکی بیٹا	نہ اویکا تمہیں اب خوش کہانا
ادھون فی ہر کہا اوس کی گرا	ہماری واسطی کچی سی عیا	کہا راوی فی وہون بی ہر اوتھکر
کچھ اک جو لیکل آئی آسیا پر	پہر اوتھو پیس کر آ رہا کی	رکھا وہ دیکھی کی ج لاکی
کچھ اوس پر و غن زیون والا	ملا فی اوسین فاضل و وزیر	یہ پھر کہنی لگی اوسنی وہی
کہ اودن چیزوں سی ہی ترکیب	کہ جن سی اپ تھی خوشحال	خوش کو اوسکی آتی جاتی

عن جابر بن عبد اللہ قال قال اننا التی صلی اللہ علیہ وسلم فی منزلہ فاجالہ شاة فقال کفہم علوا اننا

زبان جابر فرستہ کفار	ہو سی ہی اس حقیقت سی بہا	کہ حضرت سرور کوین اس
ہماری کہنی تشریف لائے	کیا بس ایک بڑو ہنی مذبح	برای خاطر صوم و مدوح
کیا ارشاد تب حضرت نبی اس	کہ تھا معلوم ان لوگوں کو گو	کہ ہکو ہی محبت لحم کی سات
ہوا اس فوج سی یعنی کہ	طوالت اس خبر میں بیشی	کہا راوی فی اسجا

عن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فدخل علی امرأتین من الانصار  
فدحبت لہ شاة فاکل منها وانشہ یقینا من رطب فاکل منه ثم قوضا  
لاظہر فصلی ثم انصرف فانشہ یعالا لہ من علالة الشاة فاکل ثم صلی العصر ولم یتوضا

ہوا منقول جابر کی زبان سے	کہ کلی آپ ہی اپنی مکان سے	غرض میں ہی تو تھا ہر دو
کہ یہ ظاہر ہوا احوال اوسم	ہوئی داخل زن انصار کی	جناب رہنما فی جن انسان
زن انصار فی بکری کو لیکر	کیا بس فوج از بھج میپر	جناب مخزن خلاق نیکو
لگی کرنی تناول لحم بڑو	کیا پھر لکی اوس عورت فی	چو بارون کا طبع ایک اونٹنی
رسول اللہ فی خرمی کو کہا یا	پھر اسکی بعد وقت طھر آیا	وضو فرمایا حضرت صراط

نماز اوسم پڑھیں خیر اور نہ فرغت اپنی جسوت پانی حضور پاکین وہ زن پہاڑی  
 بقیہ جو رہا تھا جسم بڑکا اکی پریش حضرت لاکہ رکھا تناول کر کے پہاڑ اوسم کرم کو بی  
 ناز عصر حضرت فی ادا کے فرمایا وضو لیکر مکرر کیا تھب اکثفا اول وضو

۴۶ عَنْ الْمُنْذِرِ قَالَتْ خَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلِنَاذِرُ  
 مَعْلُوقَةٌ قَالَتْ فَبَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مَعَهُ يَأْكُلُ فَإِنَّكَ نَافَةٌ قَالَتْ فَلَسَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَأْكُلُ فَانْفَجَلَتْ هُمُ سَلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا فَاصْبِرْ هَذَا وَهَذَا

مواثبات بقول ام منذر کہ وہ یہہ ماجرا کرتی ہی ظاہر کہ میری بیان نبی تشریف لائی  
 علی مرتضیٰ بھی سات آئی ہماری بیان دوال نخل خرا کہ نہیں اوسوقت موجود تھا  
 چواری اونکی کھائی کچھ بی بہارہ بنی کھائی علی نے کیا ارشاد حضرت فی علی کو  
 کہ تم اب یا علی انکو کھاؤ کہ یعنی ما تو ان ہو تم نہایت تمہیں تحقیق ہی لاسق نکات  
 علی فی تھی چو پیاری او تھا تو حضرت فی یہ بات اونکو سننا کہا ہی ام منذر فی پہاڑیسا  
 کہ یعنی مینی یہہ احوال دیکھا علی مرتضیٰ بھی ہوس تھے رسول اللہ خرمی کہا ہی تھے  
 پہاڑی قول ہی منذر کی مانگا کہ اونکی واسطی مینی بسا یا بنایا یعنی آتش سبکی وجو کو  
 تو حضرت فی کہا جید ہی لہاؤ کہ اسکا مال تو اسطرح پر سے کہ تھسی یہہ موافق سے ہر سے  
 ہوا لفظ دوال اسمین خوب تحریر قواب اوس لفظ کی گریا ہونے پر عرب میں ہی دوال اوسکا رکھا  
 کہ خوشہ شاخ خرا پر بہا تمام بنجامی جس کہڑی ابوہ پادین اونہیں بہارہ خرا کاٹ لائی  
 چو ہارونکی بہری شاخیں ہر وہ اپنی کہرین لگائی ہن لاکر توفت اوسکو اونکی کہرین جمع  
 قویک کر اوسکا ہر خوشہ طے یہہ جسکا وصفہ شارح فی کیا دوال اوسکی ٹہن کہنا بجا

۴۷ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ  
 أَعِنْدَكَ عِذَاءٌ فَأَقُولُ لَا قَالَتْ فَيَقُولُ لِي صَدَائِعُ قَالَتْ فَأَنَا نَائِمَةٌ مَا أَقَلْتُ



ح عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْحَاكِمَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ  
الطَّعَامَ فَقَالُوا لَا تَأْكُلْ يَوْضَعُ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوَضْعِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ

و جنوی نام فصل خاص کا لیکن برائیت | کہیں یہ بات نہ دہولی میں ہی استعمال پائی

خبر وارد یہ عبد اللہ سی ہے کیا یوں اوسنی راہ کھنکھوٹ کہ ختم انبیا مسرور ہو کر  
برآمد جو بوی بیت خلا سے حضور سرور سردار عالم رکھا لوگوں کی کہانا لاکا اوس  
کہا کہانا کیا مسرور ضلایا کہ ہم لائی نہیں پائی وضو کا کیا تب آپ ہی ہوا و کوارشاد  
کہ معنی تم رکھو اس بات کو یاد کہ جو حکم خدا سے تین ہے تودہ ہرگز سوا اسکے نہیں  
کہ یعنی جب نماز اوثمہ کر رہو میں وضو اسکے لئی و سد مکر نہیں

بج عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ قُرَآنَ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوَضْعُ بَعْدَ قَدْرِكَ ذَلِكَ لِلْبَيْتِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَنِي بِمَا وَاقَتْ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوَضْعُ

بیان اس بات کا سلمان بن کرنا کہ یوں میں نے بڑا تورت میں تھا کہ دہونا ہاتھ کا کہا نیکو کہا کر  
ہی کہانی کی برکت سر اسر غرض تورت کی پھر حقیقت بیان کی میں نے جاکر میں حضرت  
خبر دی آپ کو اوس جیسے سات پڑی ہی میں نے جو تورت میں تھا کیا پس آپ نے ارشاد مجھ کو  
کہ اب اس باب کو ہی جان لی کہ قبل بعد خوردن ہاتھ دہونا ہی کہانی میں ہی برکت کا ہونا

بَابُ جَاءَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ بَعْدَ الْغُرْمَةِ

ح عَنْ ابْنِ تَوَكُّلٍ نَصَّارِي قَالَ سَأَلْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ  
فَلَمْ يَأْكُلْ مَا كَانَ أَكْثَرُ بَرَكَةٍ مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَكَأَنَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
كَيْفَ هَذَا قَالَ نَادَرْنَا اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَدَّمْنَا أَكْلَهِ لَمْ يَسْمَعْ اللَّهُ تَعَالَى فَادْعُوا مَعَ الشَّيْطَانِ

جناب سید کو نہیں قبل و بعد کمانی کے | کیا کرتی تھی جو کچھ ذکر اب لکھی میں آتا ہے

ابن ابی بنی کی یہ روایت کہ ہم سب ایک دن نزدیک حضرت کہ پس اس وقت وہ ان کہا کہ  
 کوئی کہنا نہ کیا میں نے ایسا کہ ہوئی جو طعام اندر ہوئی کہ زیادہ اوس سے اول غفلت  
 غرض یہ ہے کہ ہنسی وہ جو کہا تو اوس میں اس طرح کا وصف ملے پھر اوس کہانی میں ہنسی آخر کار  
 عیدم البرکتی کی پائی آثار کہاب آپسی ہنسی میں احوال کہ کچھ کہی بیان کیفیت حال  
 کہ جن اس خوش ترین خیریت ہوئی محسوس اول میں بکثرت پھر آخر ہو گئی وہ خیر معدوم  
 ہمیں اسکا نہیں حال معلوم کہا حضرت فی ہان یہ بجا رہا کہ ہنسی لی ایسا نام حسن تھا  
 یا وقت خوش نام الیہ اوس کی واسطی سے خیریت پھر ایسا شخص اس کہانی پر آیا  
 کہ کہانی وقت نام حق تھا تو بے شطآن کی کہنا یا سات ہوئی زمانہ وہ بکثرت اوس میں  
 صحیح عن عائشہ قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل کلمہ کفایتی یدخل اللہ فی فمہ طعمہ وظیفۃ اللہ

حدیث غایتہ اس طرح آئے کہ فرمائی تھی محبوب الہی کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی  
 اوس جوار ایسا سہو پیدا وہ یعنی اندر نہ بیان ہوئی کہ ہنگام خوش نام خدا کی  
 غرض اوسکی تین لازم ہی بہت فراموشی سے ہونا غرض حسن اوقات کہی وہ یعنی کر کی غور آخر

کلمۃ اللہ اول اور ختم

صحیح عن عمرو بن ابی سلمہ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعنده طعام  
 فقال اذن یا بنی فسر اللہ تع وکل یمینک وکل عما لیک

عمری یہ اتنی سدا کیا بیان کرتا ہی وہ یہ حال اپنا کہ آیا پاس خست مسطفی کے  
 طعام اوسہم کہاتھا اذکی کے کہنا ذرا تحقیق یا سبے ہماری پاس یعنی آسبے  
 تناول کر خد کا نام لیکے بہت راست اپنی سانی

صحیح عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من  
 طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین

ہو ابی بوسید اس طرح گویا کہ یہ مشہور تھا حضرت نبی کا کہ جب پانی پتی کہانی میں فرما

تو یون محمدی کرتی تھی حضرت کہ محمد بیچہ داوس کو مٹری کہ چنی بھوکا نیکو دیا ہی  
 یا ا بھوکا نیکو دیا ہی

ح عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اذاعت الماکۃ  
 من زید بنہ یقول الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر موعج ولا مستغنی

ہوای ہوا امامی ہیہ مقول کہ تہا یون اسپ کا دستہ پہلو کہ دستہ خوان جب اوپس ہست  
 او تہا یا جامی تہا یا خیسہ و کت تو فرماتی تھی حضرت اس عاکو تہا می حمدی ثابت خدا کو  
 بیان حمد اکثر طیباً کا رسول اللہ کو و زبان تہا کہ یعنی حمد وافر طیب پاک  
 کہ ہووی خیر سی وہ شرفاک ہووہ حمد قابل ہنوڑ نیکی ہووی بی نیازی اور اوس  
 غرض ایسا وظیفہ ایکا تہا بلفظ رشتہ ختم و جامع

ح عن عائشۃ قالت کان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم یأکل الطعام سبۃ من اصحاب  
 نجاء اعز ان فاکلہ بلقمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کھاکم

باب عایشہ کہتی ہیں بہت کہ میں یون ہوئی افتاد وقت کہ حضرت بنی کہا نیکو کھاتی  
 کہ ایک اصحاب تھی ہمارا تو رسول اللہ کی وہ یار و احباب جلسین نہ تھی اور ہم ہمہ اصحاب  
 کہ وہاں ناگاہ آئے جو آیا وہ کہا نا اوسنی و لغتوں پہلایا کیا حضرت فی تب ارشاد ہوا  
 اگر ہر شخص ہم اللہ کہتا تو یہ کہہاں تہنیں کہ کفایت غرض ہم سیر و فی حدایت  
 ح عن النبی بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ  
 لیرضی عن العبد ان یأکل الاکۃ او یشرب الشربۃ فیکمدہ علیہا

ہوا مفہوم گفتار اس سے کہ تھی حضرت بنی ارشاد کرتے کہ اوس بندہ سی ہی اللہ سے  
 کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسے کہ ہووی ایک لقمہ سی فرجیا دیا سیراب ہو پیکر دہی آب  
 کہی وہ اوسکی اور شکر باری ہووی اوسکی زبان برآمد جاری  
 باب ما جاء فی قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْخَ خَنْبِ غَطَا  
مُصَنِّبًا جَدِيدًا فَقَالَ بَا ثَابِتٍ هَذَا قَدْخَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شیر کوڑ و سلیم کی کاسہ کی کیفیت | سنو امی شنگان شوق کیا راہی سنای

اٹس یاری کا بار ثابت بہان کرتا ہی یہ کھنار ثابت کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا

نگالا اوسنی کاسہ چوب کا تھا پیالہ وہ دیکھا یا ہیکو لاکہ بیوی انکا وہ ہم اوس ہی طہر

کیا طیار او سکو چوب سی تھا سطر ہی سی پالہ میں ہویدا شیر اوسہ بہن کی تھی

لکی تھی اوسہ بہن کی شیر کجا پھر محکو یا ثابت انس نے مخاطب ہو کر فرمایا یہ مجھے

کو عیسیٰ یہ سالہ جو دھسے بہہ کاسہ کاسہ خیر الوری

ح عَنْ ثَابِتٍ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْقَدْخُ الشَّرِبُ حَلَاةٌ وَالنَّبِيدُ عَسَلٌ

انس کا اور یہ قول سکر کلام جان ہی کو یا شیر و شکر شیم کہا کی بیان کرتا تھا ایسا

کہ اس کا میں کین لی پلا یا رسول اللہ کو از قسم لے سے تند و میذ و شیر صانی

# بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ فَكْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بہ باب ہی بیان یہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس

ح عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقَيْثَانِ الْخَطِ

شرف کو کر کے اوس سہوہ کو ہوا مار جت بر لب لعل مبارک تک جسی مضموم لانا ہے

کبی شیر زندی جعفر کی بہت وہ ہی موم عبد اللہ کی سات بیان کرتا وہ راوی روایت

ہوئی نہ کو یہ اوس کے روایت کہ حضرت سید کو میں کہنے حیارہ کو یا خسر مای زہنی

ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطْنِ بِالْخَطِ

مابھی عائشہ کی بہان بیٹہ کوڑ کہ تھا حضرت ہی کا یہ ہی دھو کہ خیر و زہو و ر و ن ملا کر



جناب سرور عالم ہی کہانی

سج عن انس بن مالك قال رايته رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الرجلين

اس ہی بیان شیخ عبارت بیان اسطرح کرنا ہی حقیقت کہ میں سرور عالم کو دو ایک وقت خوردن بطخ و خسر کہ حضرت نوشجان کرتی تھی وہاں چوباری اور خربوزی کو باہم

سج عن أبي هريرة قال كان الناس إذا رأوا أكل الشجر جأؤا به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كما إذا أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا في ثمارنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صلاتنا وفي مدينتنا اللهم ان إبراهيم عبدك وخليفك نبينا وولاي عبدك ونبيك وإنه دعاك لعله وإن ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك به لعله ومثله معه قال لقد دعوا صغرى وليد يراه فيعطيه ذلك الثمر

بیان ہی دہرہ کی زبان کا ہوا ہی وہ میں اس بیان کا کہ تہی اشخاص جو اہل مدینہ اون لوگوں کا شہر اہل مدینہ کہ جب وہ دیکھتی اول شتر کو تو لائی تو رسی راہ ترکو پیش دو بہار شہر جنت بطور ہدیہ بھس من و برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ دعا تہی لب پہ لائی کہ ای اللہ کر برکت ہویدا ہماری واسطی میوہ میں پیدا خدا اور کر برکت عنایت ہماری اس مدینہ میں ہے الہی اور کر برکت کو ظاہر ہماری وزن صنایع و مدینہ خدو نذاوہ بندہ خاص ترا کہ ہمیں گامام ابراہیم حکما اویسی تجھنجسی و سنی ہی وہ تیرا دوست بغیر ہی ہے الہی میں ہی ہون بندہ تہارا ہی ہی ہون تہارا آشکارا خدا یا تجسی جو اوسنی دعا کی برای مکہ تہی جو التجبا کی الہی میں ہی اب کر تادعا ہون مدینہ کی لئی وہ چاہتا ہون کہ ابراہیم چاہا ہی جیسا زبھر کہ کی ہی جو منشا وہی ہی آرزو ہے خدا یا مدینہ کی لئی ہی وہ تنہا دو خدا ان دس بھی مدینہ دعا گو ہون لی شہر مدینہ پھر اسکی بعد سرمانا ہی او کہ تہی عادت جناب مصطفیٰ کی کہ آتا تھا نظر جو طفل صغیر جناب مصطفیٰ کو سکولاکر

مکارتی میں اوس اوس کو

غرض طفل صغیر نوپہ کو

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَفْرَاءَ قَالَتْ لَعَنَتْنِي مَحَادُّ بَقِيعٍ مِنْ رُطَبٍ  
وَعَلَيْهِ لَعْنٌ مِنْ قَتَارِ عُبٍّ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْفَيْءَ فَابْنُهُ  
وَعِنْدَهُ حَلِيبَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْخَبَرِ فَمَلَأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَاهُ

کہا بہت معبود فی ہر جان	کبھی اس طرح کیفیت حال	کہ تھا وہ جو سب اوس عمر
طبع دیکر بھی تھا اوس کی	رکھی خرمای تہی اوس کی	جی تھیں گریان کہہ اوس کی
وہ ایسی آیان تھیں تازو تر	نیلان بنکی ریشی تھی سرا	غرض جو کچھ تھی تھی عا
کہ وہ گڑی سی کہتی تھی محبت	تو بس میں اوس طبع اکی	خواب سرور عالم کی لگے
طبع لانی تو سنی وہاں یہ لکھا	کہ یورپاس خست کی کہا تھا	کہ اوس کی واسطی تحقیق آیا
وہ زیور جانب بحرین سی تھا	رسول اللہ فی ہر ہاتھ ہر	خطا بجو کیا اوس میں سی

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ غَالِيشَةَ قَالَتْ كَانَ لِحَبِ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُومُ

بذكر وصف آب وطر آشامیدن حضرت

بوصف شربت ختم نبوت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
عَلَى مَيْمُونَةَ فِي لَيْلٍ تَابَايَا مِنْ لَيْلِ فَبَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى  
مَيْمُونَةَ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَأَشْرَبْتُ بِهَا خَالِدًا  
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لَا فَرَعًا عَلَى سَوْرِكَ أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَا مِنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا لَا يَفْضُلُ اللَّهُ نَارَكَ لَنَا فِيهِ وَأَطْعَمَنَا

بوصف شربت ختم نبوت



کہا ہی ابن عباسؓ کہ محبوب خدا حضرت نبیؐ بیایا اس طرح آب چاہو زمرم  
کہ تھی او سدھ کھڑی سزا عالم

صحیح عن عمر بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يشرب ماء ولا

نواہی عمرؓ اس خبر سی اوسی اسناد ہی اپنی پدر سے پر رہی عمرؓ کا واحد غایت  
سی ابنی باپ سی کرنا روایت یہ جہز بولی میں نی دیکھا جناب سرور کو نین کو تھا  
کہ بانی نوشجان کرتی نبیؐ تھی کھڑی ہو کر کبھی اور گا ہٹھی

صحیح عن ابن عباس قال سقيت للنبي صلى الله عليه وآله من زعفران فشرب وهو قائم

بیان کرتی ہیں عبد اللہ ایسا کہ میں نی آپ کو پانی پلایا پلایا یعنی آب چاہو زمرم  
کیا بس نوشجان حضرت اوسم غرض یہی کہ وقت رخ ردن سے کھڑی تھی حضرت محبوبؐ آب

صحیح عن الزَّيْلَانِي قَالَ أَتَيْتُ عِيْلًا يَكُوْنُ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ  
فَأَخَذَ مِنْهُ كَهْفًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِيْرَ عُنُقِهِ وَرَأْسَهُ  
فَوَضَعَهُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَقَالَ هَذَا وَضْعُ مَنْ لَمْ يَجِدْ لَهْكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان اسنادی اخبار نزال عیان کرتا ہی یوں کیفیت حال کہ از بھر علی شہر و آب  
کوئی لیکر کی آیا کوزہ آب وہ اک حجرہ جوتھا سجد کی اندر اویسکی در میان پٹی تھی چہر  
کف والا میں اوس آب لیکر علی نی اپنی دونو ہاتھ دھوئے ذہن کو پھر کیا گئی سی سیرا  
پھر اسکی بعد والا ناگ میں آب کیا سج بروی پاک والہر کیا پھونچوئے یہ بھی سج سر اسر  
اوسی کوزہ سی پھر حضرت علیؓ ہا کچھ آب اوس حق کی دل غرض یہ پیا پانی جس ہنگام  
کھڑی تھی جہز سر خندہ فرجا کیا ارشاد اسکی بعد ایسا کہ یعنی یہ وضو ہی اس ش کا  
جال فوجہ و نمہ جس شخص کا وضو ایسا رسی کرنا عجیب ہی رسول اللہؐ کو تھا میں نی دیکھا  
و وضو نہی ہی وضو ایسا کیا تھا

صحیح عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يشرب ماء ولا

اس نے بیان کیا کہ اس بیان کو کیا میرا بشتا قون کی جان کو کہانی نوشجان جیسا آپ کرتی  
تو اسکی بیان میں بہت بظرف آبے قوت خوردن آب وہ لیکر تین دم جوتی نہیں میرا  
کہا کرتی تھی حضرت ابوہریرہ کہ پنا آب کا اس طرح کی ست گوارندہ غرض یہ بہشتی

طراوت دینی و الاسر سیدی

ح عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشرب تنفس من  
بذکر آب شمی ابن عباس بیان کرتی ہیں حال اشرف الکا کہ جب پانی کو پیتی شاہ ابرا  
تو وہ پنی من دم لیتی تھری

یح عن كبشة قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فشرِب من في قربة معلقة قائما ففتمت الى فيها فقطعت

بیان کبشی کی یہی حقیقت کہ لائی ہری بیان تشریف  
کہ وہ تنگی ہوئی بانی ہری غرض شک خلق کی ہیں یہ  
کیا تھا نوشجان وہ آب جسم کہڑی تھی اسکو ہری سرد عالم  
اور تھی من شک کی جان کو کھا دہن اسکا کیا میں نے سید  
کنوئی اور اسکو نہہین کس و ناکس وہ نہہین  
بیان دوسری تقریر کی کہ اوسنی جو وہان شک کا تھا  
کہ اوس عورت بہر من حضرت وہان شک کو کاٹا بہت  
تو اوسین بہر کی وہ پانی پیا غرض پانہ جبکی لب کا  
شفا فی الحال وہ بسیار پاتا

ح عن انس كان انس بن مالك يتنفس في الاكاء ثلثا وربع ثم  
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاكاء ثلثا

انس کا فعل بین مروی ہے کہ پانی اس طرح اوسنی پیا وہ حضرت تنفس کا یاد کرتے  
پیا کرتا تھا پانی تین دم کہ لکرتا تھا یہ بھی وہ صحیح کہ پھیلے ہی حضرت ہی کے

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقرية معلقة  
 فشراب من القرية وهو قمر فقامت أم سلمة إلى رأس القرية فقطعت  
 بهي واخل جاب شان حست انس کی کھریں از رزاد عنایت ومان ایک شک پائی کی ہری  
 معلق اور اوڈیان دہری تھے رسول اللہ کی یوں دلہن آیا ومان شک سی نہ ہو گیا  
 کھڑی رہی اوسیں ہی یا زروی لطف وراہ مہر ہے انس کی مان فی جو بر حال کیا  
 وہیں اوتھہ کر دہان مشک کاٹا تبرک جان اگر اوسکو رکھا ہاں باد آب ومان اشرف الدین

**باب ماجاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم**

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سكتة يطيب منها  
 فباكسكي فطر کی غیب دلائی کہ کاشن میں اکلاد وکیڈا ایسا نجالت میں نہاں

لله عطر کس کل فی بدین کہ چرچا آج ہی چکا چمن میں عطر میں کسنی کیا ہی  
 کل فروس کو شہزادوے ضیائی کسکی ابوی پاکسی آج دماغ کاسنا کو دی سراج  
 کروں کیا وصف اوس پاکیزہ کہ جان عطر ہی چکا پستیا عطر جسکی جو سی ابوی کل او  
 بہا محتاج وہ کیا موی کل اگر عاجز نوازی کی پہ ہی کہ تھا خوشبو سی او کر رط  
 انس ابوی کا پتہ مذکور شکر دماغ جان ہوا اپنا عطسہ بیان کرنا ہی حال مصطفیٰ کو  
 کہ اوکل پاستے از قسم شجر مرکب خیرتی جو بوی خوش وہ تھی اوس بوی خوش ہی

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سكتة يطيب منها

انس کی پاستے لانا تھا شجر گزار و انس زخم دارا و سکو رسول اللہ کا وہ خادم خاص  
 بیان کرتا تھا یوں از و خوشی کہ ہی احوال بوی خوش کا ہوا حضور پاک میں جو ملی کی آقا  
 جاب بخزن ہر روز انوار غزالی رواد میں زخم از زہا

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سكتة يطيب منها

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سكتة يطيب منها

پان ہی کرچہ بہان عمر کا گرد تیا ہی حضرت کا حوالا کہہ ہی ہیرہ سرور عالم کا ارشاد  
 مجھ کو اسکوست ہو لو کہہ یو گتیکہ اور روغن بو خوش کا کوئی دیوی تو رکھو کچھ اصل  
 سوا اسکی اگر دیوی کوئی شیر تو لینی میں کچھ او سکی تقصیر غرض ہیرہ میں چنین جو کوئی  
 تو لینی میں کہہ انکار کچھ

عَنْ جَعْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ  
 الرَّجَالِ مَا ظَهَرَ مِنْ بَعْضِهِ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ بَعْضُهُ

ہو انیس شخص شی مروی ہے کہ جسنی بو پیرہ سی نہا حال کہہ ہی ارشاد ہیرہ سرور اکا  
 کہ خود دن کو وہ بو خوشی پیا کہ جسکا رنگ ہو پیمان نباتت مہکی ہو مگر خوشبو نہایت  
 ولیکن عورتوں کی واسطی تو مخالف حکم ہی مروی ہے کہ وہ اس طرح خوشبو لگا دین  
 کہ جسکا رنگ حالت ہو سی پیا

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَإِذَا لَطِئَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يَرُدُّ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

انی عثمان بن ابی اسحاق کہہ خود جناب مصطفیٰ کہہ دیوی گرفتاری ریحان نکلو  
 کہہ لینی است انکار کیجیو کہہ ہیرہ ریحان ہی جنت ہی یا نہیں انکار کرنا اس سے اجا  
 یہاں خوشبوی قول ہے تو اسنی طرح تشبیح کی کہ وار و جو ہوا ہی فقط ریحان  
 درخت بازو مقصود ہی یہاں کہہ ہی دوسری شاعر نے کہا کہ ریحان نام ہی ہیرہ ہی ہا

عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ طِيبُ  
 الرِّجَالِ وَمِثْلِي فِي إِذَا رَفَعْتَ إِلَهُ خَذِرْدَاءَ لَكَ وَقَالَ خَيْرٌ لِلْقِسْمِ  
 مَا رَأَيْتَ رَجُلًا أَحْسَنَ مِنْ حُورٍ وَجْهٍ وَلَا مَالًا بِلَغْنًا مِنْ حُورٍ وَلَا يَوْسُفَ

جزیر خور دی ماہیستا پان کر ماہی ہیرہ احوال اپنا کہہ گی انکی حضرت عمر کے  
 رو آئینی اوشافی در کچھ قطع لنگی ہی ہیری دانی نکلا کہہ حضرت عمر فی مجہ ہی ایا

جبر بنی زکوا کو تو اوٹھا لے بدین اپنی کتاب یعنی پچھلے کہا بہر تو ہم سی حضرت عمرؓ کو اسی آئین کہا میں نے اسے حریر اس طرح کی کہتا ہی صورت یہ حسن با صفا و بی گدورت کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوبؓ کے ہوتی تھی سنی ہی عینی گوشہ زمرؓ

## بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ لَمْ يَسْأَلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُكُمْ كَمْ دُرٌّ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَكَلِّمُ بَيْنَ بَيْنٍ فَصْلَ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے کہ جمل و کفر کے مردوں کو وہ اب تک جلا

خواب عائشہ کرتی ہیں اظہار کہ ایسی تورتی حضرت کی گفتار کہ جیسی تمہی باتیں جلد و سپہم کیا کرتی ہو لو کو بیش یا کم۔ مگر ایسا کلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک ایک حرف آپ صحتہا خواب پاک محبوب سیالے بیان کرتی تھی باطن صفا کے کہ اوہ کی پاست جو ہوتا تھا میٹھا کلام پاک فوراً یاد کرتا۔

أَخْبَرَنَا عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ لِكُلِّ مَنَةٍ ثَلَاثًا لِيَسْمَعَهَا

دکھاتا ہی نہیں بصورت حال کہ گفتار بنی کا تھا یہ احوال کہ اک ایک بات کو اتر روی کیا کرتی سہ بار وہ آپ تقرر کرتا اور سخت عالم کی تین بخوبی اور سنی سمجھ لیں

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافَةَ قَالَ سَأَلْتُ خَالَي هِنْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أَبِي رَافَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صِفَ لِي مَسْطُوقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ رَاحَةٌ طَوِيلُ السَّكَنِ لَيْسَتْ

بِغَيْرِ حَاجَةٍ يَتَّبِعُ الْكَلَامَ وَخَيْرُهُ بِاسْمِ اللَّهِ وَيَكُونُ مَعَهُ الْكَلَامُ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فَضْلَ وَلَا تَقْصِيرَ لَيْسَ بِالْجَانِ فِي الْأَهْمِيَّةِ يُعْظَمُ النِّعَةُ وَإِنْ دَفَعْتَ لَا يَدُمُ مَعَهَا شَيْءٌ عَمَّا أَلْفَ الْكَوْنِ وَلَا تَقَارُهُ مَدْحُهُ وَلَا تَنْصِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَادِّ انْعَادِي خُفَى



اَوْ يَغْضِبَ شَيْءٌ حَتَّى يَنْصَرِفَ لَهُ لَا يَغْضِبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْصَرِفُ لَهَا اِذَا اسْتَأْذَنَ  
اَشَارَ بِكَفِّهِ عَلَيْهَا وَاِذَا اَتَتْهَا اَحَدٌ اَتَتْ اَصْلَ بَيْتِهَا وَضَرَبَ بِرِجْلِهَا اَلْمَنَى اَلْمَنَى  
بِقَامِ السَّيْرِ وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاِذَا سَاحَ وَاِذَا فَرَحَ غَضَّ كَفَّهُ جَلَّ خُجْلُكَ اَللّٰهُمَّ

حسن فرزند حیدر کی رویت ہوئی سطح ہیدروسی ویت کہ ہند بن ابی مالہ سی پوجی  
حسن ابن علی نی حال اسکا کہ تھا کیسا کلام پاک و اطہر جناب سرور عالم بیان کر  
کہ تو وصف ہی حال ہے کا جناب ستطاب احمدی کا کہا اوسنی بہہ سبط شاہ دین  
وہ رہتی اندن اندوہ گین تھے سدا رہتی تھی وہ اندوہ کی تھی نہایت فکرین کشتی تھی وقت  
تھی رحمت جناب مصطفیٰ شفیع حاصیان خیر الوراکو بہت خاموش رہتی آپ درنا  
وہ بی حاجت کہی کہی تھی تھی بہنکام سخن اسد کا نام لیا کرتی باغاز و باخجام  
کلام مختصر وہ آپ کا تھا کہ مضمون معانی سی بہر تھا سخن تھا ایجا از سبکہ فاضل  
کہ کرتا تھا تیز حق و باطل باندازنا سبب تھی وہ کفار کی پیشی سی تھا کت بان و کا  
جفا عادت نہ تھی خیر ایشہ نہ لوگوں برحقارت نظر کی اگر ملتی او نہیں توڑی بغمت  
تو اسکو جانتی باشا عظمت مذمت وہ نہیں کرتی تھی کسی کہا نیکی کو ہوتا نہ اچھا  
اگرچہ وہ مذمت بھی کرتی مگر تعریف بھی اوسکی نہ کرتے او نہیں غصہ میں لاتی تھی دنیا  
نہ کار و نبوی غصہ میں لاتا ولیکن امر دین و کار ریشہ رسول اسد آتی تھی غضب میں  
جو امر دین میں ہو تافرق پیدا تو وہاں تاب تحمل نہیں اصلا یہاں تک آپ ہوتی تھی غصہ  
کہ ہوتی مستقیم خوف و ہاب پر اپنی و پہلی از روی رحمت کسی خوشمگین ہوتی خست  
نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے نہ اپنی و پہلے وہ رنج دیتے سنوید اور بھی دستور حضرت  
کسی جانب اگر کرتی اشارت کف دست مبارک سی اشار کیا کرتی تھی حضرت بہر ایما  
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات اولٹتی تھے ہتھیلی کو اوپر اٹھاتا بہنکام سخن دستور یہ تھا  
مٹاتی تھی کف دست مصفا ہتھیلی ہاتھ سیدھی اٹھاتا وہ بائیں ہاتھ کی جانب کھلا کر

کف بینی سی باطن دست چپ	بگشت حفا کو مارتی تھے	مشرقی عرب میں یعنی یہ بات
کو مایں بات کہتی ات پر ہت	سو یہ بھی عادت خیر البشر تھے	غرض وقت سخن اس پر نظر تھے
عظیم المثل تھی ہر اچکی خو	اگر لاتا کوئی غصہ میں اونکو	تو وہ از روی فضل و عین نظام
گذرتی جرم سی او سکی دیر چٹا	نکلتا اوس کچھ خاطر میں لا	سراسر لطف ہی سی پیش
اگر موتا خوشی کا وہ عالم	تو کرتی بند چشم پاک اوسم	بہنگام سرور و وقت فرحت
رسول اللہ کہتی تھی یہ عادت	بہ لعل قسیم خوض کو	بسم میں ہمار کرتی تھی اکثر
بہ خندان کا ہوا اونکی ہر عالم	بسم ہی بہری سہی تھی پیچم	بشکل اکڑوہ دندان شفاف
ہر نہ نہ	ہنسی کی وقت ہوتی ہی عیان	ہنسی کی ہر نہ نہ

# باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن جابر بن سمرة قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمر شاة  
وکان لا یضحک الا بتسما فکنت اذا نظرت الیہ قلت اکل العینین یا ابن اخیل

بہ خدا نکا اوس کل کی یہا عجبا رہیں کہ جو کچھ قفس میں ہم اسیرون کو نہا تھے

صبا لائی لب جانچ جس کو بو	دیا مڑوہ مڑوہ خاطر و کو	بشم کا یہ کسی ذکر آیا
ہمارا غنچہ خاطر کہلا یا	اگرچہ بادل ناستا وہیں ہم	اسی خجہ صیا وہیں ہم
کر شکر کیا کرانا	خوشی کا یاد آتا ہی زمانا	اب ایسی کیفیت حاصل ہی کرنا
ابوین ہی ہنسی لکھوین آتو	ہنسا تائی کیا کرانا	رولاتا ہی فراق روی عانا
یوں ہی کافی نگرانی حکایت	کہ ہی اب غم انہا رہوایت	کہا جابر فی یوسف پاک والا
بجونی تھی حجب باریک و زیا	کروں تعریف کیا اونکی تھی	بشمی اس طرح کی وہ آپ کی تھی
اسیہ خندان ہیں تابین تو تم	بشم تبشم تبہا تبشم	نظر میں جو کی چشم نبی پر
تو کی مسرور گونہ چشم طہر	سیہ چشمی گری سرور و مان	وہ مگر کان پیدا آرام جان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَرْرٍ قَالَ رَأَيْتُ أَحَدًا كَثُرَتْ سَمَاتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَسْعَى السَّهْبَ حَارَتِ كَأَنَّهُ دَهْ كَتَائِبِي كَوْنِي مَنِي نَدِيكُمَا نَسَمُ مِنْ زِيَادَةِ شَاهِدِينَ  
 جَنَابِ رَحْمَتِ الْبَعَا لَيْسَ

سَحَابٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلِأَخِرٍ  
 رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لِعِزِّهِ عَلَيْهِ صِفَارَةٌ نَوَارٌ  
 وَتُجَابُ عَنْهُ كَارَهَا فَيَقَالُ لَهُ سَمِعْتَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَهُوَ مُقَرَّبٌ بَيْنَكَ وَهُوَ مُشْفِقٌ  
 مِنْكَ بَارَهَا فَيَقَالُ لِعِزِّهِ مَكَانٌ كَلَّ سَيِّئَةٍ عَلَيْهِ حَسَنَةٌ يَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا  
 أَرَاهَا نَهْنَاهَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَ حَقَائِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ابو ذر کا کلام متعجب ہے کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے کیا اوسنی کہ فرمایا نبی نے  
 جناب واقف ہر غنی نے کہ میں اوس شخص کو پہچانتا ہوں بہ تحقیق تعریف جا قنابہوں  
 کہ اول ہو گا وہ جنت میں داخل ہو اوسنی بہ اوس کا فضل اصل اوسی بھی جانتا ہوں میں مقرر  
 کہ دوزخ میں نہ لگی گا وہ آخر سنوبی ایک کا اسطرح ماحول کہ لائیکلی اوسی محشین فی الحال  
 فرشتوں کو یہ ہو گا حکم صادر کہ تم اسکی کتابان صغائر تامی سامنی لا کرو کہا و  
 گوہر ہم کہیں کو چہا و وہیں جائیگا اوس مجرم ہی چہا بتاؤنی کیا تھا ایسا ایسا  
 فلا فی روزیہ تو فی خطا کے فلا فی وقت یعنی یہ جفا کے غرض اقرار وہ سب کا کرو گیا  
 کہیرون سی گرد تار ہی گا کہ ہوں ظاہر اگر وہ جرم نہان تو میرا حال ہو کیسا پریشان  
 غرض اوسکی لئی زیادہ زمین کر یکا عین جنت ہی یہ فرمان کہ اس مجرم فی جو ظاہر ہو کر  
 پہل و دہریدی سی ایک نیکی لکھی کا یہ تو وہ مجرم گنہگار جو دیکھی کا عیان جنت کی آثار  
 کہ میری او بھی ہیں جرم ہیں نہیں ہیں دیکھتا او کا اثر ہیں غرض اوسکی یہ ہو گی اس مجرم  
 کہ او کو بھی خدا نیکی ہی دے ابو ذر نے کھسا جسوقت حضرت ہو یہ اگر چکی جیسا کہ حقیقت  
 تو میں خندہ زں حضرت کو دیکھا ہنسی انا کہ دندان ہو گئی و ا ہنسی کی وقت بانور

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَكُنُوا

جبریر ابن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں جس وزی سلام لایا  
رسول اللہ کی خدمت میں آیا نکرتی تھی کہیں وہ مجھ سے بڑا حجاب و قیدی تھا میں ہر  
سوا اسکی مجھ سے بڑا دیکھتی تھی تو حضرت دیکھتی ہی مجھ سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنُوا

اِخْرَاجُ النَّاسِ مِنْ بَيْتِهِمْ مِنْهَا نَحْضًا فَيَقَالُ لَهُ اَنْطَلِقْ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ كَيْفَ  
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَكَ اَخَذَ الْمَنَازِلَ فَيَنْحَجُّ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ اخَذَ النَّاسُ  
الْمَنَازِلَ فَيَقَالُ لَهُ اَنْتَ كَرَأْمَانٍ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ مَنْ فَيَقُولُ  
قَالَ لَهُ فَاَنْتَ الَّذِي تَمْسِكُ عَشْرَةَ اَضْعَافَ الَّذِي تَقَالَ فَيَقُولُ اَسْتَحْجِ  
وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

بقول صادق سے زید مسعود روایت یوں ہوئے کور ہوئے کہا اوسین خادم خیر الورد

کہ فرمایا جناب مصطفیٰ نے کہ میں بچا بنا ہوں اوشن کو مقیم و وزج و بار و سر رکو

کہ آخر سب سے بندہ خدا کا چھٹی کا آتش و وزج سے ایسا کہ ضعف ناتوانی کی سبب

وہ ہوں بکلی کا اوسر جی عصب کہ ہو دیکھا سرخون کہ پستیا چلی گا کہ دشوار سے سنا

ملی کا اوسکو لوح حکم الہی کہ تو اب جلد جہنت کو رہا کہ پڑا ہو دیکھا وہ جنت میں کہ

وہ ان لوگوں کو دیکھا نظر بہر کہ وہ اپنی مکانوں میں ہیں مکانات جہان کے نہیں ہیں

پہری دیکھا کہ وہ ان جنت پہر آویکا بسوی ب غرت کہ کیا اکی وہ اسی ب باری

پہری جنت میں سے خلق ہمار کو کی خالی نہیں ہی قصر و لیا بجائی خود ہر ایک انسان کی وہا

خداوند جہان اوس کی گیس کا تجھی کہ یہ یاد ہی ہی وہ زمانا کہ جس درمیان اوس وقت تھا تو

ہو یعنی مان سے اب جدا تو کہی گا وہ کہ اسی غفار سبحان بھی تو وہ زمانہ یاد ہی مان

پراوسکی و اسطی پر حکم ہوگا کہ تو اظہار کر اپنی قسم  
 تو اوسکی میں کیکار ب غفار کہل جو ہی تری دکلی قسم  
 غرض نہکر یہ ارشاد عنایت کہی گا وہ غریق بحر حیرت کہ مجھسی اب ہنسی کرتی ہو کیا تم  
 کہ دیتی ہو جہان سی سرگنا تم عرض تم بادشاہ لاسکان ہو خداوند زمین و آسمان ہو  
 بدلا جہتہ بندہ محتاج کی ستا ہنسی کے آپ فرماتی ہیں بات کہار اوسکی دو عالم کی سرور  
 یہاں تک نہ کر لاسی جب بان توین آب کو تحقیق دیکھا ہنسی ہاں تک کہ دندل ہو گئی

ح عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أَنَّهُ قَالَ بَدَأَ بِقَوْلِهِ كَيْفَ أَفْعَلُ مَا وَضَعَ رَجُلُهُ  
 الرُّكْبَانُ قَالَ كَيْفَ اللَّهُ فَعَلَا شَيْئًا عَلَى ظَهْرِهِ هَذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا  
 كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَكَانَ أَكْبَرُ لَنَا سُبْحَانَكَ إِنَّا ظَلَمْنَا  
 أَنْفُسَنَا فَاجْعَلْ قَائِلَهُ لَا يَغْفِرُ لَنَا ذُنُوبَنَا إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ صَحَّكَ فَقُلْتُ مِنْ أَجْلِ شَيْءٍ صَحَّكَ قَالَ رَأَى  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتَ ثُمَّ صَحَّكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ صَحَّكَ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَى رَبِّكَ يُصْحِكُ عَلِيًّا إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لَنَا يَا عَلِيُّ كَيْفَ لَا يَغْفِرُ لَنَا ذُنُوبَنَا حَتَّى

علی ابن سعید سیف ہی علی مرتضیٰ کا تابعی ہی کیا اوسنی بیان ہی حال اس  
 کہ میں حضرت علی کی پاس آیا غرض اوسوقت جان حیدر کی سوار یکی لڑی مرکب تہا حاضر  
 رکاب میں مرکب میں کہا پا کہ میں تہیہ علی کا حال دیکھا لیا نام خدا اول اوسہون  
 کیا آگاہ ب لوگوں کو اس سے پڑھا الحمد کو صد کے ست گئی وہ پشت پراوسکی جس وقت  
 پراوسکی بعد سبحان الذی کو لکی ٹہرہنی وہ با آواز نیکو یہ آیت پڑہ چکی حسبوقت مبارک  
 پڑھا الحمد کو پرتین بار سے تہ نہایت پھر کہا اے کسبہ لکی ٹہرہنی پھر استغفار حیدر  
 ہنسی پھر بعد اسکی شاہ مروان ہوئی وندران لب خند نہائی کیا یہ عرض ہے یو الحسن  
 کہ میں کو اسطی اب آپنستی کہا حضرت علی نے مجھسی کہا کہ میں سرور عالم کو دیکھا  
 کہ میں جلیج میں کام سوار کیا عجا لایا یہ حمد و شکر باریک اس میں سورت چڑھی مرکب چہرہ

تو نیستی سرور عالم سی و پوچا  
 لگی نهی بچون و لا را  
 تو نیستی پڑھ کی سرور و عالم  
 گئی نهی بچون و لا را  
 کہ آئی کیون نہی اسوقت کو  
 ہیں بھی اس نہی کی کچھ خبر  
 کہ درت جزو کل خلاق عالم  
 بعین رحمت ہوتا ہی خوشنو  
 نیاز و عجزی کرتا ہی گفتار  
 کہ مجکو بخش دے ای تب غبار  
 کہ اس بندہ کو میرا سرہای  
 کوئی سیری سوا اسکی خطا کو  
 نہاوی کیون نہ مجکو عین رحمت  
 غرض ہو جبکہ راضی رہت ہے

ح عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخُذِّ  
 حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَالَ كَانَ رَجُلًا مَعَهُ تَمْرٌ مِّنْ كَانِ سَعْدٍ  
 رَأَيْتُكَ كَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا بِاللُّسْنِ فَيُطْلَعُ جَهَنَّمُ فَنُزِّلُ لَهُ سَعْدٌ سِرْمٌ فَلَا رَمْعَ رَأَيْتُ  
 رَمَاهُ فَلَمْ يَخْطِ هَذِهِ مِنْهُ يَعْنِي جَهَنَّمَ وَانْقَلَبَ شَالَ رَجُلًا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْدِلِهِ بِالرَّجُلِ

یہاں راوی سعد با سعات  
 سیان کرتا ہی یہ حال حقیقت  
 ہوئی خندان بعنوان بخشن  
 رسول اللہ کی اسوقت دنیا  
 ہوئی کیون خندہ زان اسطرح  
 کہ ہاں سعد سی عامر فی ای باب  
 ہوئی کیون خندہ زان اسطرح  
 کہ آیا ایک کافر لکی وہاں رہا  
 سزایا وہاں ہی کافر چسپا کر  
 اوہرین خادم خیر اور اتھا  
 کہ میرا تیر لکتابی خطا تھا  
 تو مینی تیرا اسطرح تاک  
 کہ دس لگا ماتھی کی اوپر  
 قدم جواو تہ کیا اور چسپا کا  
 ستر و دو کافر کا ہوا  
 کہ آئی تیرا خندان والا  
 دوبار سعد سی عامر فی پوچا  
 کہ اس نہی کی تیر سعد کہا کر  
 گرا وہ مرد جنب چکر میں اگر  
 کہ جستی اکیر اتھا ہنسایا  
 کہ روز جنگ خندق سرور  
 ہوئی شفات موتی ہی ناں  
 کہا اس نہی کی پٹا ہاں ہول  
 نہا لکھا برسی بائیں ستر  
 اوٹھایا اس نہی خندہ فرقا  
 گرا مرد و دو کافر کہا کی چکر  
 ہنسی اس نہی رسول اللہ با  
 کہ کیا باعث تھا تیر کی ہنسی کا  
 یہہ فحسل سعد کیا او کو تو  
 کہ جستی اکیر اتھا ہنسایا

باب اجماع في صفته <sup>و</sup> رسول الله صلى الله عليه وسلم

١١٠ عن أنس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا أبا ذر أنت بعني ما ربحه

مراح و طیب میں جو آپ فرماتی تھی یاد رکھی

مخاطب بات ہی یہ دل لیں  
حضرت فی اہی یار و نسبی  
انفس کہتا ہی حضرت مصطفیٰ  
وضو کی نفروانی کہی بات  
بوعیسیٰ فی پھاٹک شریعت  
ونیکل وہ مراح و طیب کی سنا  
کہا مجھ کو کہ اسی دوکان وا  
کہ یہ حضرت کا انداز ہے

عن أنس بن مالك قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إنما يطنا حتى يقول لصغير يا أبا عمرو

سن بہا ہی پر چسقلق ہی ہا  
 کون مراح وطیب مصر  
 نہا ایک سبائی مہسی چوٹا  
 چر اوس ہی تہا مشغول باز  
 دل مشغولی او سوقت آیا  
 وہ طائر سات شہری کر گیا  
 کور کھتی تھی بہت وہ ہنسی خطا  
 عجیب کہ سرور عالم کا تھا حال  
 کہ طائر ایک اویسچی نی پا لا  
 غرض جب مر گیا وہ طائر کا  
 زراہ طیب اس بچسی پوچھا  
 وہ طائر سات شہری کر گیا

با خلاق حسن تھی آپ موصوفو  
 کہ تھا ہر طرحی اثاثہ فصال  
 تغیر اوسکو تو کہتی ہیں تباہی  
 تو وہ بچہ ہوا انگلیں بہت سا  
 تغیر آبی دوسیر اب مر گیا کیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَدْعُنَا قَالُوا نِي لَأَقُولُ الْإِخْلَاقَ

کہ تم بھی بایستگوار شدہ ہو  
 مگر طیب میں بھی ایسی ہی  
 ہو کر قیام و تحقیق کرنا

عَنْ النَّسَبِ بِمَا لَكَ أَنْ رَجَا اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي حَامِرُكَ

بَارِقَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَصْبَحْتُ إِلَّا نَارًا فَفَعَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ لَيْلًا وَفِيهِ

کرتی میری تنگی یار دارے کیا ارشاد اوس سائل ہی آیا  
چرا نکاح تو نہیں کر کے اور کہا اوسنی چڑ نکاح آدکینکر  
تجھی میں دو نکاح بچا اوٹھے کا کہا پر آپنی اوس سی ہویدا  
کہہر شتر ہی بچہ اوٹھے کا

[illegible]

انس کے قول سے ہوتا ہے معلوم کہ زاپہ نام تھا ایک شخص موسوم  
 محب سید کوں مکان تھا بہت ہدیہ و تحفہ سامنے لیکر  
 جو ہوتی چیز صحرائی عرب کے وہ لاتا سامنی فخر عرب کے  
 روانہ او سکھ کرتی شاؤ و خرم وہ جب صحرائی رخصت مانگتا تھا  
 رسول اللہ کا تھا قول ظاہر ہمارا باد یہ شہر ایسی رہا ہے  
 ہمارے واسطے لاتا ہی ہر بار ہم او سکھ واسطے ٹھہری ہیں  
 تو او سکھ واسطے موجود کرین روانہ یہاں سے بامقصد  
 نہایت اوس سے رکھتی تھی بظاہر کہ چہ تھا بد شکل نہ  
 ہوا تھا اتفاق کا ریا کہ وہ بازار میں کھدیا تھا  
 اوس سے بھیجی ہی لکڑا کر کی یکا یک آپ نے جو اوسکو بکرا  
 کہ ہی یہ کون یعنی اکی جینے مجھی کپڑا ہی مان اب جلد چور





تقریب سخن جو آپ فی نزول کلامی کی یہاں وہ حال بھی کافی ہنر و فن سنا گیا

کسی سائل نے حضرت علیؓ کیساتھ کیا تھا حال استفسار کے کہ ختم انبیاء فی شعر موزون کیا بھی تھا زبانتی اپنی شریف ہوصف حال تمثیل و حکایت کہی شعاری پڑھتی تھی حضرت کیا یہاں وسعی ام المومنین پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے وہ تھا اس واکلی زبان کا بتیشیل زمان اسکو پڑھا تھا سبب دینی کان لایام ما کنتم لایا دیاتیک یا لاجار من لم یزود سنو یہ ترجمان شعر کا ہے رسول اللہؐ فی جسکو پڑھا ہے کہ تو غافل رہا اوس کے بنا کام خبر لیکر کہ ہی وہ شخص آیا نہیں تو فی جسی توشہ دیا تھا

۲۰ عن ابن ہشام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدقہ قالہ الشاعر الکوفی ع الاکل شیء ما خلا اللہ باطل وگاد امیہ بن ابی اسد امیہ بن ابی اسد

یہاں ہی ہنر و فن سنا گیا کہ وصف شعر میں کہتی تھی کہ شاعر کا جو قول اسیر ہے پسند اوس شعر کا شاعر مگر ہے تحقیق بیان اوسنی کہا ہی کہ جانو چہ خرغیب خدا ہی وہ ہی بس نانی و بی اصل بل زوال نعمت دنیا ہی حاصل کیا حضرت فی یہ بھی قول تھا کہ ہی وہ جو امیہ ایک شاعر اور اوسکی باب کا بولتا تھا ہنر و فن وہ متفق ہو سلا

۳۰ عن جندب بن سفیان الجلی قال اصاب حجر اصبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہبت فقال اهل البیت لا اصبع ذہبت سبیل اللہ ما

پان کرنا ہی یہ جذب صحابہ کہ زخمی جب یہی حضرت کی ااص کی جب کا یہ ماجرا تھا کہ پھر ایک انکلی ہر لگا تھا ہوا انگشت سی جسم دم روا تو فرمائی لگی حضرت یہ موزون کہ انی انگشت باخبر نہ رسد پیری و روحی انجوید

۴۰ عن الراعی بن حارث قال قال له رجل فذہبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا عمارۃ فقال لا واللہ واولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کر یکی قتل تم کو گون گون گن  
 ہتھیں مارنے کی ایسی ضرب دے کہ  
 بڑی تم پر ایسی ماریں مار  
 کہ اوس شدت میں ہوتا ہو  
 کہ یہ شعار تو حضرت کے ال  
 میان ملک یعنی پڑھ رہا ہی  
 کیا ارشاد حضرت نے جو کہ  
 کہ کفار و کسب ابد موقوف  
 کہ کفار و کسب ابد موقوف

اح عن جابر بن سمرة قال  
 زیادہ تیرسی لگتا ہی ہے  
 جالسنت النبى صلى الله عليه  
 عليه وآله اكرتم من مائة مرة  
 اشياء من امرنا حيا هدية و هو ساكت  
 و ما تبسم معهم

بیان کرنا ہی جابر جھفت  
 کہ میں سو بار سی زیادہ بکرت  
 وہاں اصحا ک یہ حال دیکھا  
 کیا کرتی تھے وہ شعار جو  
 مضامین بیان جاہلیت  
 ہوا کرتی تھی شعرو عین صنعت  
 کبھی خاموش رہتی تھی ایسی ہی  
 اح عن ابی هريرة  
 کبھی کرتی تین سو سات اونکی  
 وسلم قال اشعرنا به تكلمت بها العرب كلها كبسيدة كل شئ ما احل الله باكل

کہا ہی جو ہر مرد مقتدر  
 کہ فرمایا بنی مصطفیٰ نے  
 بیان ہی یہ لکھ خوش باگ  
 الاكل شئ ما احل الله باكل  
 اح عن ابی هريرة قال كنت  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستندته مائة مرة  
 من قول امية بن ابی الصلت  
 كلما استندته بيتا قال لي النبي صلى الله عليه وآله  
 هبة حتى استندته مائة يعني بيتا فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان كاد كسيرا

شعر جو خوش زبان کا یہ بیان  
 کہ میں یوں کیا تھا راہ کو طی  
 پس پشت بنی ہمارا وہاں تھا  
 استقریب بیان کرتا تھا اظہار  
 عرض جب کی جت تھان  
 تو فرماتی تھی حضرت اور نبی ہاں  
 اسی رت تیر ہی کرتا تھا شعار  
 برائی خاطر سبز دار عالم  
 رہتی تھی ایک سو شعار یہ ہم







ہر شے میں کئی کئی قسم کے سیراز و جہی ہرگز ارادہ نہ کیا  
 کہوں کیا اوسکی غنائ کا عالم  
 کہوں جو کا اوسکی حال کیا  
 کہوں جو کا اوسکی حال کیا  
 قالَتِ التَّارِيخُ رَفِيعُ الْعَاجِظِمْ الزَّيْطُ طَوِيلُ الْبَحْرِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ الشَّادِ  
 نوین عجزت فی ہر قسمہ سبایا  
 کہ میرا زو جہی ایوان والا  
 بلند و مرتفع اوسکا ستون  
 محل اوسکا برہمنست ایستون  
 بہہ بخت و پر کا عالم اوسکی ہایان  
 کہ کسٹر کا انبار گر ان  
 وہ قد آور جوان خوش لقا  
 نہایت اوسکا انبار تولا  
 عمارت اوسنی ہی ایسی اوتا  
 کہ ہی لوگوں کے وہاں انگر

قَالَتْ اَلْهَاشِرَةُ زَوْجِي اَلَيْكَ مَا لَكَ خَيْرٌ مِنْ طَرِكٍ لَكَ اَيْلُ كَثِيرٌ  
 الْمُبَارِكُ قَلِيلَاتُ الْمَسَاجِدِ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ اَلْمَرْءِ يَقِيْنُ اَنْتَ مَعَهُ  
 وہاں بیون کی باری جلیہ  
 لکی خاوند کی کرنی برائے  
 کہ کیا اچھا میری مال کا دم  
 وہ مالک مالک خیر و کرم  
 بیان کیا کیجی اوٹھو کی کثرت  
 کہ کہنا ہی ہ باحد نہایت  
 کچھ ایسی کثرت جنس شریب  
 کہ صحر اور خجل اوٹھو پر  
 اونہیں درکار ہی کسی  
 کہ ہی بس تنک میدان چراگا  
 یہ ہی معمول اوس عالم کا  
 کہ جس شکام ہی مہمان آنا  
 تو اوس مہمان خاطر وہ خوش  
 وہیں مذبح کرتا ہی شریک  
 غرض اوٹھو کا یہ عالم ہوا  
 کہ جب انکو شتر بان پانگتا ہی  
 تو وہ چوب شہان کی نسلی  
 سمجھتی ہیں اپنی دلیں بہہ  
 کہ آئی ہی کہ فی مہمان سافر  
 کہ نکی زوج ہکوا اوسکی خاطر

قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرُ زَوْجِي اَبُو زَرْجٍ وَمَا اَبُو زَرْجٍ اَنَاسٌ مِنْ جُلَى اَذِيٍّ وَمَلَأَتْ  
 شِعْمُ عَصْدِي وَنَحْنُ فِيهِ اَلْأَنْفُسُ وَجَدْنِي فِي اَهْلِ عَيْنَةٍ بِشَقِّ فُجْعَلِي فِي اَهْلِ  
 وَاطْبِطُ وَدَائِسُ مَقِ عَيْنُهُ اَقُولُ فَلَا اَقْبُ وَارْقُدْ فَاصْبَحْ وَاصْبَحْ فَاصْبَحْ  
 اَبِي زَرْجٍ مَا اَمَّ اَبِي زَرْجٍ عُلُوُّ مَا رَدَّ اَحْ وَبَيْنَهُمَا فَاسْحَ اَبْنِ اَبِي زَرْجٍ فَمَا اَبْنِ اَبِي زَرْجٍ مَضَعُ  
 كَسَلِ شَطْبَةٍ وَاشْبَعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرِ فَلَيْتَ اَبِي زَرْجٍ فَمَا بَيْتُ زَرْجٍ طَوْنُ اَبِي زَرْجٍ وَطَوْنُ



اُمّها و ملاّ کسانها و غیظ جاورها بخانها و زرع فمّا احبّ الی نزع که بنت لیتنا اینها و شفقت میرزا  
 نفیقنا و لا غلابیننا تعیننا قال خرج ابو نزع و له و صاغی و خلقه امره معها و لدا لهما المهرین بلصا  
 فرجت حصرا برمانین و طلقنی و منها فیکت العبد رجلا میرا کشت و او احد حنیفا و ارام و عاقل  
 من کل النعمین و قال کلام نزع ی و اهلك فلو جمعت کل شیء اعطایته ما بلغ نصف لیتنا  
 قالت عائشه رضی الله عنها فقال یارسول الله صلی الله علیه و آله کنت لایکافی فی نزع  
 کہا اوس گیاروین نے آخر کا کہ بوزرع وہ منعم مرد زردا عراوہ شوہر زینت فراتھا  
 مرضی فانو کوزیروی ہر تھا دیا اس طرح کا آرام مجکو کہ آئی فرہی پردو نو بازو  
 رکھا اوسنی مجھی شحال شادان رہی آرام و رحمت سی ہر جان بیان میں کیا کروں اپنی کجا  
 ہوں تسی کہیں و النعمین کہ تھی وہ لوگ ازبس بی عیبت گذر کرتی تھی باتلی و عیبت  
 مجھی ہاں سی بیہ اپنی گریہاں عروج نشہ دولت دیکھا یا یہاں حاصل ہوئی بیہ سوزا  
 شئی بانگ شتر آواز تارک سبھی خیل چشم دیکھا مہینا بہت غلہ کا یہاں انبار یا یا  
 ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل رہی باقی نکوچی حسرت دل سحر تک بی بلال و بی کدورت  
 بعین شیش کرتی استیحت مجھی جسوقت ہوتی تھا آت و آب سرد پیکر ہوتی سیرا  
 ابی نزع کی وہ جو ایک مان وہ کیسی مان بیک خاندان میسر تھا اوسی ہا مان دولت  
 تمامی خانہ و ایوان بوجہ ابی نزع کا کیا اچھا وہ بیٹیا نہایت نازین زیبا مصفا  
 وہ اوکی خوابگاہ بی کدورت غلاف تیغ ہی کو یا بصورت وہاں نہ نازنین آرام کرتا  
 مصفا تیغ کی صورت میں تھا خورش درکار ہو جسوقت اسکو تو بزرغالہ کا بس لیے این بازو  
 ابی نزع کی بیٹی مہ حسن تھے مگر مان بابے فرمان گزینے وہ تھی فرہ عجیب انداز کی  
 کہ جسکا رشک مہا یہ کودتا ابی نزع کی لونڈی کلہن این از دار و بی عین تھے  
 کہوں کیا اس سی الی آستانہ ابو نزع گیا ہیروں خانہ جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا  
 جہاں کہی تھی و غن اور سکا ہو اوارد وہاں جسوقت کر تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر



وہ اس طرح کی کرتی تھی اوسم کہ اسی پروردگار رب عالم خدا ہی شریعی مجاہد چلی  
قامت کی ترززل سے امان

ح عن حذیفة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوتى إلى قبر أسيد قال له هو يا أسيد  
أموت وأحيا وإذا استبقي قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أمنا وألينا الشؤرا

حذیفة سی موسیٰ موسیٰ ریوا کہ تہی یہ سوز عالم کی سا کہ جب شریف لاتی موسیٰ  
تو لاتی یہ دعا اپنی زبان کہ تیرا نام لی کر یا سلبے بسوی موت میں تو باہرین  
حیات و زندگانی بار ویکر مجھی ہی نام سی تیری سید غرض وہ جسک بھی پہنچا تھی  
تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھ کہہی شکر خداوند تعالیٰ کہ جس نے بعد میں کی جلا یا  
بہن کو اسکی جانب التجا وہی بس مالک روز جزا

ح عن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقام  
إلى وائيه كل ليلة جمع فبنيته ففقت فيها وقرأ فيهما قل هو الله أحد وقل أعوذ ب  
رب الفلق وقل أعوذ برب الناس ثم يصم بهما ما استطاع من جوده  
سدا بهما رأسه ووجهه وما قبل من جسده يصم ذلك ثلاث فترات

ہو بات کلام عائشہ سی کہ سخت جسک بھی بستریا تو بس دو نوک دست کر  
لا کر آپ کر لیتی تھی باہم وہ پڑھ کر قل هو اللہ احد کو چھراگی کی ہی پڑھتی سو تین دو  
جو پڑھ جیتی تو انکو پوجو کر اے پس اپنی ہاتھ لاتی سو سی کف دست مبارک لیکن سر سے  
لا تھی تھی نامی ووش ویر جو تھا اکی کا اندام مبارک بشل سینہ و رخسار و مارک  
پہرانی ہاتھ تھی ساری میں سوالی لی ہر عضو میں پر مگر ایسا ہر معمول حضرت  
تو کرتی اس عمل کو تین نوبت

ح عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا نام  
فأفاته بلاك فاذنه بالصلاة فقام وصلى وقرأ موضاؤي الحديث فبنيته

کہا جیسا کہ یہی ہے ایسا	دیکھتے ہیں آپ کا یہ حال دیکھا	کہ تیری ہر طرف خوب احسان ہے
رسول مصطفیٰ دریا رحمت	صد آتی کلو سی پاک سی	کلو سی صاحب لاک سی
کہ تہا یہ ابکی سو نیکی انداز	کلی سے نیندیں آتی تھی	پہرگی ویاں بال اجنبیا
اذان دے خاد م خیر الورا	اوشی حضرت موسیٰ آدم	نماز اوشہ کر چہی خلاص جا
اگر جو آپ کی سنی اوشی تھے	وضو لیکن نظریا یا نبی	کہ یہ بہر بھی خاصہ خیر الورا
وضو و مکانہ تھا سو سی جاتا	رویت ہی یہ طول حال کی	مگر آئی یہاں اجمال کی

ح عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا دَاوَأَنَا فِيكُمْ مِمَّنْ لَا كُفَى لَهُ وَلَا مَوَدِي

بیان کرتا ہی یہ احوال بہت	کہ ہی مجکو اس سے حال بہت	کہ جب تسم رسل محبوب وہا
قدم لاتی بسوی جائہ خوب	بوتو باطر نہ پاس و حد بارے	کیا کرتی تھے یوں نیشاں
کہ وہ خلاق شایان شہادت	کہ جس کی کہانی مینی کو دیا ہے	وہی شکل کشا ہی کلون کا
وہی دنیا ہی سو نیکی لئی جا	ہمارے اسطی ممکن دیا ہے	ہیں آرام و رحمت سی کہا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسے	کہ ہی جاسی سکونت کو ترستے	بہت ایسی ہی دنیا میں ہیں
کہ وہ حیران پریشان رہتے رہتے	غرض یہ ہی ہم پر رحمت	کیا کرتا ہی کیا انعام و رحمت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَعْرَضَ عَنِ الْبَيْتِ أَصْبَحَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ إِذَا أَعْرَضَ قَبْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ أَعْرَضَ رَأْسَهُ عَلَى الْكِفَّةِ

بیان کرتا ہی ایسا بوقادہ	کہ تہا یہ اب کا غم و ازا	کہ جو نہ کام شب کرتی تھی
اوتو تھا اسطرح کی آرام سی کام	تہمیل تا تہ سید کی اوشا	تلی وہ کینشی سید کی رکھتی
اگر یہ ایسا گراونہیں ہوتا تھا	کہ کرتی نوم حضرت آخر شب	تو سو تو اسطرح خیر شہر تھی
کہ رکھتی وہ تہمیل زیر سرستے	ولیکن ساعد دست مکرم	کہ نہی کرتی رسول ابداد

# بَابُ مَا جَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احسن المعيرة بر سنبه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتفضت فاهه  
له الشكفت هذا وقد غفر الله لك فاقدم صرخ ذنباك ما تخرق قال فلا اكود عندك

کسی طاقت او نہائی سختیان راہ عبادت کے رسول اللہ کا جو حوصلہ سختی اور تہمتا سے

نماز صطفائی کے حقیقت ہوئی قول بخیرہ سی وایت کہ تہی ایسی نماز اشرف الناس  
کہ دونوں پاؤں کر آئی تھی آس بہ ہنگام قیام ایسے شقت اوٹھائی تھی کہ سوجی باہی خست  
کہا لوگوں کی حضرت مصطفیٰ کہ میں کہیں آپ بہتت اوٹھتا قصور اول و آخر تمہارے  
خدا کی پاک نبی بخشی ہیں سار کیا حضرت نبی لوگوں کو یہ ظہار او کیونکر نہ کبھی شکر غفار

وہ نعم جیسی یہ نعمت عطا کی عرابہ سود بن بریہ اوسکی شکر میں محنت ادا کی  
قال سالت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان  
ينام اول الليل يوقيقهم فاذا كان من البسحر او ترنماني وراسته فان كانت له حاجة التفر  
يا له واداسمع اذ كان في شكان كان جيبا افاض عليه من الماء ولا توضع اخرج الى الصلوة

روایت اسود وادی سی آئی کہ اوسنی عائشہ سی التجا کی کہ حضرت کی نماز شب سی جگو  
نفس اور شہر و خا جسہ دو اونہوں نبی یہہ کیا اظہار مطلب کہ سورتی تھی حضرت او شب  
مگر پھر خواب سی اوٹتی تھی سو دم رات کی تھی جسد رات کچھ کم نماز و تراویسی ہنگام پڑہ کے  
تھی اپنی بستر طہریہ آتے اگر حاجت اونہیں ہوتی تھی تو ہوتی اہل خانہ سی سو افق  
پھر اسکی بعد جب سنتی اذان کو تو کرتی غسل با انداز نیکو نہوتی تھی اگر کچھ غسل کی بات  
نکرتی غسل اوس ہنگام و اوقات وضو ہی کر کی وہ باہر کو آتے ادا کرتی نماز صبح کو تھی

عن ابن عباس انه اخبره انه بات عند ميمونة وهي خالته قال فاصطخب في  
عزها لوسادتها واطمخ رسول الله صلى الله عليه وسلم في طويها فانام رسول الله صلى

علیہ وسلم حتی انصف البلیل وقبلہ بقلیل او بعد بقلیل فاستیظف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فجعل یسبح النور من وحمہ ثم قال العشر الا بان الحواریون من سور قال عمر بن الخطاب ثم قام لاشق  
 علیہم فتوضا ینہا فاحسر الوضوء ثم قام یصلی قال عبد اللہ بن عباس فقامت الی  
 جبینہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی ثم اخذ اذنی الیمنی فغسلها فصلا  
 رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال معن سبت  
 مرأتی ابو نضر اصطحب فرجاء المؤمنون فقام فصلی رکعتین خیفین ثم خرج فصلی

بیان جاس گیتیابی رادی	یہ اپنی حال سی ادنی خبر کی	کہ میمونہ میری نالہ حسیقی
کہ تین روزہ والا نبی کے	رہیں ایک شب جو انکی کہنا	تو یہ احوال ومان اور بات گدرا
کہ جب آرام کا ہسنگام آیا	بھی عرض سادہ پر سولا یا	کیا حضرت نبی سونہی کا ارا دا
توسوئی آپ پر نولوی و سادہ	یہاں تک استراحت اپنی کی	کہ پوری ہو گئی بس رات ادھی
و یا اوسدم قریب نصف شب تھی	و یا کچھ دہل گئی تھی نصف شبھی	عرض جاگی شہ لولاک اوسد
ملا تا تون کو پر رومی مکر م	اتر یہ خواب کا باقی رہا تھا	اوسی رومی مبارک سی اوتھا
یہ اسکی بعد با احسان نیگو	لگی رہی تھی وہ ان وس آئینا	

ان فی خلی السموات والارض فاخذوا البلیل والنہار لا یات الا ولی الہ کتاب الی اخرہ

برائی پر ہی سی جب حاصل فرما	تو آئی مشک کی جانب کو حضرت	لینا مشک مطلق سی کچھ ایک آ
کیا اوس سی وضو با حسن آداب	نماز شب لگی پر ہی پہراؤ تھ کر	تکڑا مین بی ہوا انکی برابر
بہی دست چسپین کچھ کہتا	توسید اٹا تھ میری سہ رکھا	وہ میری کان دہنی کو لڑک
بھی سید ہی طرف فی الحال لڑ	ہوئی پہر آپ مصروف عبادت	اوا کرتی رہی دو دو ہی کعت
دوکانہ وہ چہ بار بار طرح پڑ کر	لگی پہر تو رہی پر ہی برابر	پہر اسکی بعد سوئی الکی حضرت
یہاں تک اپنی کی استراحت	تھ ہنگام سخن نزدیک پہونچا	سوزن بھی اوان دینی کو دیا
ارٹھی سنا اوان فی الحال تہ	اوا کی جلد اوتھنی ہی دور کعت	نزدی ہی پڑ چکی جب دود کا

ہوئی یہ جانب مسجد روانہ دان نہر کی محبوب اتہی لگی رہنی نماز صبح گاہ  
 ۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً  
 کیا عباس کی بیٹی نے نہر کو کہہ دیا یہ نہر کچھ معمول اور ستورہ شب کو سو کی جب اتہی تھی  
 ٹہکا کرتی تھی دو تیرا ہی رکعت

۴۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ  
 خَرَلَكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ الْبُحَارِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً

بیان کی عائشہ نے یہ روایت کہ تھی حضرت نبی کی یہ عادت کہ سو جاتی اگر وہ ہو کی بیاب  
 دیا کہوں میں ہوتا غلبہ خواب تو پڑتی تھی تہجد کو نہ لوٹن شب کردن کو ادا کرتی یہ مطلب  
 دوبارہ کہیں رہتی تھی دن تہجد کو ادا کرتی تھی دن کو

۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْتِرِ صَلَاتِهِ بِرُكْعَتَيْنِ  
 بیان ابو ہریرہ سے کہ یہ ارشاد ختم مسلمان ہی کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو  
 تو جس بہ بات پہ لازم ہی ہو کہ اول تو پڑھی اونہہ کر دو رکعت ادا کر لی تا سبانی وسعت  
 کہ ہی یعنی یہ آداب تہجد کھلی فاتح باب تہجد

۴۷ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَالِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 قُوتُ سِتْرٍ عَشْرَةٌ وَفَسْطَاطُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَصَلَّى  
 حَوْلَتَيْنِ حَوْلَتَيْنِ حَوْلَتَيْنِ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ التَّيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهُمَا  
 دُونَ التَّيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ التَّيْنِ قَبْلَهُمَا أَوْ تَرَفَاكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً

بیان اب زید راوی بیان ہی وہ اپنی حال کو کرنا عیان ہی کہ یہ ٹہرا بھی منظر جب م  
 کہ دیکھوں میں نماز فجر عالم تو میں نے عتبہ سے در عشر بشوق دل نبایا کچھ نہر  
 ویاخیمہ جانب مصطفیٰ کا سرشتاق کا کچھ نبایا غرض پڑہنی لگی جسوقت تھرتھرت  
 نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت کہ پہلی پڑہنی دو رکعت بزد طوالت پر نظر پڑ اپنی کے

کہ تھی حسین طوالت پر طوالت سوم بارہ پڑا پہر جو دو کا تا  
 تو وہ اوس دوسری سی غصہ تھا چارم بار با تجدد نہایت بیوٹی مشغول پہر دو رکعت  
 تو اوس میں کی کمی بار سوم جناب سہ رویتا و دین غرض جب پنجویں نہایت کیا تا  
 چارم سی بندو سی تھا گرا چشتی نہایت پہر اسکی بعد کی تھی وہ ان سب سی با سالی چشتی  
 نماز ترکو آئیں پڑا تھا غرض اوس سات کا یہ ہوا جراتا ہوا ثابت بھی ہیں گنا جب  
 پڑین حضرت فی ترہ رکعتیں سب

۱۰۴  
 عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ  
 كَانَتْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيدَ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ عِشْرَةَ كِتَابًا وَلَا يَصِلُ إِلَى رُبْعِهِ  
 عَنْ جِئْنِي وَطَوَّلَ تَوَصُّلًا إِلَى رُبْعِهِ سَأَلَ عَنْ جِئْنِي وَطَوَّلَ تَوَصُّلًا إِلَى رُبْعِهِ  
 عَائِشَةُ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَوَرَّقَ قَالَ يَا عَائِشَةُ انْجِئْنِي نَامًا وَكَأَنَّمَا قُلْتُ

ابی سلمہ بنی یوچا عائشہ سی کہ یہہ حوالہ مان مجھ کو بتا دیا کہ روزو کی عیدنی میں چھپ  
 نماز شب پڑا کرتی تھی کیونکہ جناب زوجہ سرار دین نے لئی میشی کی رکعتی تھی عادت  
 لہا سی سائل نماز شب چھپت پڑا کرتی تھی وہ گیارہ ہی رکعت ہو اگر اتار روزوں کا مینا  
 ویا اسکی سوا ہوتا مینا رسول اللہ جس حسن او بے تو اون گیارہ کی تھی اسی حقیقت  
 لہ اول چار رکعت تھی جو پڑھتے پڑھتے چھپتے پڑھتے چھپتے پڑھتے چھپتے  
 لہ تہین کیسی حسن طوالت پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے  
 لہا جاتا نہیں بت پوچھہ صلا کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے  
 نماز وتر ہی جس سی عبارت غرض ہیں کہ یہ بات اوسی میرا دل جواب میں بھی جاگتا ہی  
 کہا اسی عائشہ یہہ ہوا جراتا ہوا ثابت بھی ہیں گنا جب پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے پڑھتے  
 ولکن میری دل کو آگاہی ہے



ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَذْوَةَ عَشْرَةٍ  
رَكَعَاتٍ يُرْمِيَنَّ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا قَرَأَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت  
یہ تھی کہ وہ گیارہ رکعت تو اڑھن گیارہ کی تھی پھر ایک رکعت وتر کی تھی  
فراغت آپ حبیبی ہی ہو تو ایسی ایسی کر وٹ کو سونپتے

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ السُّبْعَ

بیان جناب عائشہ کا بیان ہے خلاف قول سابق بیگانہ کہ تہی ختم رسالت کی یہ عادت  
بڑھا کرتی تہجد نوی رکعت

ح عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا

فِي الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذَا الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ الْكَبِيرِ يَا عِظَمُ قَالَ تَوَرَّأَ الْبَقَرَةُ ثُمَّ رَفَعَ فَكَانَ  
تُحْمَرُ قَائِمًا وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ كَانَ قَائِمًا مَخْمُومًا  
رُكُوعًا وَكَانَ يَقُولُ رَبِّيَ الْحَمْدُ لَوْ فِي الْحَمْدِ ثُمَّ مَجْدُ وَكَانَ يَخْبُوهُ خَوْفٌ فَيَقْبَلُهُ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ  
الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ كَانَ مَا بَيْنَ السُّجْدَتَيْنِ أَمِنْ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ  
أَعِظُ رَبِّيَ عَظِيمًا حَتَّى قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَالْإِنشَاءَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَاكِدَةَ أَوْ الْأَنْعَامَ

حذیفہ بن یشی تھی جو کسی نماز شب رسول اللہ کی ست تہوہ کرتا ہی ظاہر صورت حال  
کہ ایسی آپ کی میں گہیاں کہا جب آپ فی اللہ اکبر تو اسکو بھی لگی پڑنے برابر

ذَا الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبِيرِ يَا عِظَمُ وَالْعَظَمَةُ

بڑھا ہر آپ فی اللہ اکبر کہ بفر کو ابتدا سی تا جہشہ سنو حال کو مع مصطفیٰ  
سبارہ حسین یہہ تسبیح کی تھی

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

یہاں کی بعد جب سر کو اٹھاتا ہاں از رکوع قومہ کیا تھا بوقت قومہ شایان اسدا

۱۰۶  
زبان پاک تھی اس طرح گویا

لَوْنِي الْحَمْدُ لَوْ كُنِي الْحَمْدُ

پہر اسکی بعد جو سجدہ میں آئے رہی وہ دیر تک سر کو ہٹکا  
بیان کرتی رہی عظمت خدا  
ستائش کی جناب کبریائی

سُبْحَانَ بَنِي الْاَكْا عَلَا سُبْحَانَ بَنِي الْاَكْا عَلَا

عرض سجدہ ہی جب ہو کر اٹھیا کیا وہ ان ہیے توقف سجدہ کا  
ٹپڑا با بین سجدہ دن اس دعا کو

کہ بار بختش دی ہر شے تیرے

وَرَبِّ اعْفُفْ رَبِّ اعْفُفْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین چار رکعت میں بقراول ٹپڑی پہر ال عمران

سار کی بعد تھی وہ مائدہ خوان باوئی نماز چار رکعت ربی اس طرح سی مشغول حضرت

ولیکن سورہ انعام کا نام لیا راوی فی ہر دفع ابہام کہ او سکون سکین بیان پیدا ہوتا تھا

رَجَائِ مَائِدَةِ انعام لا یا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا مِنْ اللَّيْلِ

بیان کی عائشہ نے یہ حقیقت کہ نبی کریم شب نایان حجت رہی مشغول تین یا د خدا

عبادت کی جناب کبریائی کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار یہ آیت است ہر ٹپڑی تھی

اِنْ تَعْبُدُوهُمْ فَاَتَعْبُدُوْكُمْ وَاِنْ تَعْبُدُوْهُمْ فَاَنْتَ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَمَى قَائِمًا حَتَّى

وَمِمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ قِيلَ لَهُ وَمَا هُمُ الْمُتَعَبِّدُونَ قَالَ هُمُ الَّذِينَ اتَّبَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ عبد اللہ ہی مروی ہے حقیقت انبی اور انسانی جان کہ میں جو بکشت حضرت نبی کا

بہنکام تیرے متذکرے تھا بیان تک آپ کی تھی کہ آئی تھی مری جمیں براہ

گیا لوگوں نے یہ احوال سنکر کہ تو اپنی برائی کو بیان کر گھا او سنی کہ تھا یہ خطرہ بد

کہ جب محبوب فی حضرت محمد ہوئی بصرف مشغول عبادت رہی محو قیام باطلوالت  
تو اسدم بری زمین بہشتی کہ اب بس سنجے اونسی جدا بنی کو چھوڑ کر میں بہشتی جاؤں  
نہ تکلیف جماعت اب اوٹھاؤں

۱۳ ع عائشہؓ اَللّٰہُ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کان یُصَلِّی جالساً فیما وہو جالس  
فاذا بقی من رکعتہ قد ما یكون ثلثین او اربعین ایہ قام فقام وهو قائم  
تورکع وسجد ثم صنع فی الرکعة الثانیة مثل ذلک

ابا ہی عائشہ فی اور یہ حال کہ تھا حضرت نبی کا یہ حال وہ پڑھتی تھی نماز اس طرح پڑھ  
اداکر تھی قراءت بیٹھ کر بیٹھ کر پڑھتی تھیں جہدم آتیں ویاباتی رہا کرتی تھیں جاس  
کڑی ہو کر پڑا کرتی تھی حضرت اور ان ایذا تو نکوتا اتام رکعت رکوع وسجدہ کر لیتی تھی جہدم  
تو پڑھتی دوسری رکعت بھی اہم وہ اوہیں بیٹھ کر کیا کرتی تھی کیا تار رکعت اول میں بیٹھ

۱۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَوَّلِهَا فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي طَوِيلًا قَائِمًا وَكَلِيدًا  
طَوِيلًا قَاعِدًا فَادْفَرَّ وَهُوَ قَائِمٌ رُكْعًا وَسَجْدًا وَهُوَ جَالِسٌ رُكْعًا وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ

یہ عبد اللہ ہی اوی خبر کا جناب عائشہ سی اونسی چہا کہ شاہ دین تسم حوض کوثر  
نوافل کو ادا کرتی تھی کیونکہ کہی سنول فی سائل ہی بیت کہ تھی انونکو یون افتا وادفات  
اوسین تھے بیشتر یہاں حاصل کڑی ہو کر پڑا کرتی نوافل قراءت سی فراغت جبکہ ہاتھ  
رکوع میں پشت بالا کو جھکا جو ہو جاتھی سجد میں قرا تو ہوتی بس کڑی انور حضرت  
کہی طزد کر اونکا چلن تھا نوافل میں کڑی ہو جاتی تھا قراہت بھی پڑھتی پڑھ کر ہی  
رکوع وسجدہ بھی کرتی تھی

۱۵ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سَجْدَةً قَاعِدًا وَيُفَرِّقُ بِلِلسِهِ وَبِزَوْرَتِهِ حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلِهَا

یہ حصہ دو بخیر الشہرین بیان کرتی روایت معین  
 کہ پڑھتی ہو کر نفس قرأت  
 بتعین ترتیل و خارج ادا کرتی قرأت کی مہارج  
 تو ہو جاتی عیان اوس میں جو اوس میں  
 کہ یعنی تہی سنی کی یہ ہو جاوے

اكثر صلواته وهي جالسه بيان كى عائشة في حقيقت  
 نوافل مثليه كرتي تهي الكثر

اح عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل  
 الظهور وركعتين بعد ما وركعتين بعد المغرب يعني  
 کہا نافع سی یہ ابن عمر نے کہ میں نے ساتھ ختم المصلین کے  
 پڑھی تھی انہر کی پہلے دور  
 پڑھی پھر انہر سی پہلے دور پس مغرب دو رکعت مصطفیٰ نے  
 پڑھی تھی کہ میں آخر الورا نے

ما فرض به لي هي عشاكي اح عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين حين يطلع الفجر ويأدب المنادي قال ابو داود  
 هو اخصه من هذا كور منقول كرتي باہر آپ کے دستور معمول کہ ہنگام شہور صبح حضرت  
 بزودی تھی یا کرتی دور سوزن تھا اذان جب وقت دیا یہاں سوزن کام شیوہ آجاتا

برج عن عاصم بن حمزة يقول سألنا علياً رضي الله عنه عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشجر قال فقال انكم لا تطيقون ذلك قال قلنا من اطاق منا  
 ذلك صلى فقال كان اذا كانت الشمس من ههنا كهيئة ما من ههنا عند العصر  
 ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا كهيئة ما من ههنا عند الظهر صلى اربعاً  
 قبل الظهر اربعاً وبعد ركعتين وقبل العصر اربعاً يفصل بين كل ركعتين بالتسليم  
 على الملائكة المقربين والتائبين ومن تبعهم من المؤمنين والمؤمنات

یہ غاصم نام ہی خمرہ کا بیٹا  
 مجھی تباہی شاہ وراثت  
 کہا اوس سے جناب بوجہ حسن  
 ادا جو کر کسی فعل سے کو  
 کہ کر ہم میں ہی ملامت سیکو  
 کہ جس منکام میں سورج نکلی  
 بڑا کرتی تھی ورنے آدم  
 وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے  
 غرض یہ کہ پڑھتی پارت  
 علاوہ اس پڑھتی چارت  
 تھی فہرہ عصر پڑھتی رقعین  
 جناب مصطفیٰ کر کر کی دود  
 فرشتی جو مقرب ہیں خدا  
 علی مرتضیٰ ہی اوسنی بوجھا  
 کہ وہ نہیں ہر ادا ہی نوافل  
 علی مرتضیٰ خیر بشکونے  
 کہا غاصم فی یہ سب چھبہ بجا  
 بجا دوسری ہر افعال ہی کو  
 بلند ہوتا ہی شوق شوق اتنا  
 جناب سرور سرور عالم  
 کہ وقت ظہر مغرب سے رہی دو  
 نماز چاشت ہی جس سے چارت  
 نماز ظہر پڑھ لیتی جس منکام  
 جناب شاہ دین سلطان ابھار  
 دو گانہ پڑھ کی جو تسلیم حال  
 سلام دو سیر ہی حضرت بیچتی  
 رہی اس داخل تسلیم حضرت

# باب ص لوق الضحی

ح عن معاذ قال قلت لعلی اکا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصل الضحیٰ قال نعم اربع رکعات واما  
 انما چاشت کی احکام کو باب نوافل  
 آموزہ فی یہ بوجہ اعاشہ نماز چاشت بھی حضرت پیچتی بیان کی عاشہ فی حقیقت  
 بڑا کرتی تھی حضرت چارت وہ پڑھ لیتی تھی اس سے پہلے خدا کا جس قدر ہوتا ارادہ  
 ح عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل الضحیٰ ست رکعات  
 اس سے اس طرح آتی ہوتا  
 چہرہ بعثت چاشت پڑھتی تھی

سَحَابٍ عَنْ مَرْهَاتٍ فَأَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ  
فَاغْتَسَلَ بِسَبْعَةِ تَمَائِي كَمَا تَرَاهُ صِلَةَ صَلَاتِهِ وَقَدْ لَحِقَتْ مِنْهَا غَيْرُهُ كَانَ بَدَنُ الرَّسُولِ كَمَا

زبان اتم بانی کایان است و در اسس احوال کو کرمی عیان کرد و رستم که آب  
مری که خیر سی شریف و این از خفای بن کو دبو با پڑا پڑا رسته رکعت کو او بیجا

کرم و وجب که کی طبعه **ح** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بَزُوْدِي هُوَ كَيْ يَبْهَلِي خَمْرًا

قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى كَذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبَةٍ  
يُتَابَنُ كَرَاهِي عِبَادَتِهِ كَمِثْلِي عَائِشَةُ هِيَ كَمَا تَبَيَّنَ كَمَا تَبَيَّنَ هِيَ نَازِحَاتِ حَضْرَتِ

کهنه اوسنی نهی افکی به عا مگر جب وہ سفر سی پھر کی آ بوقت چاشت بهی تشریف  
تو پر لیتی بهی بان اوس **ح** عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَازِحَاتِ هِيَ حَضْرَتِ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَدْعُو خَلْقَهُ

کہا ہی بوسعید با خبر نے کہ تھی حضرت نماز چاشت پر کہ بانداز دوام و طرز و انم  
کہا کرتی تھی اس عادت پر قائم کیا کرتی تھی ہم اسپین گفتار چھوڑ نیکی کہی سکودہ نہا  
پہر اسکی بعد مخدوم و عالم بھان تک او سکودہ کرتی تھے کہ ہم کرتی تھی یہ اسپین چا  
کہ اب او سکودہ نیکی وہ تھا

**ح** عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ  
رَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَدْعُو هَذَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ الرُّكَعَاتِ عِنْدَ وَالِ الشَّمْسِ قَالَ

أَنْ بَوَّالِ السَّمَاءِ تَفْعَلُ عِنْدَ وَالِ الشَّمْسِ فَلَمْ يَجِبْ حَتَّى يُصَلِّ الظُّهْرَ فَجَبَّ أَنْ يُصَلِّ عِنْدَ فِي  
أَنَّكَ السَّامِعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ فِي كَلْبٍ وَأَنْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيهِمْ كَسَلٌ فَأَمِلَ قَالَ لَا

ابو ایوب انصاری کی تقریر بعینہ اب یہاں ہوتی ہی تحریر کہ ہنگام زوال شمس حضرت  
پڑا کرتی ہمیشہ چار رکعت کیا یہ عرض مینی منقطع طافے کجب و بلای ہی سورج سحر  
پڑا کرتی ہیں حضرت کعبین ہمیشہ و اما اس وقت ہر بار کہا حضرت فی ہی ہیہ وقت

ہو کرتی ہیں یہی فلک است نہیں جنگیہ نماز ظہر پڑھتے کہانی ہستی میں ہر روزی فلک کی  
 چھین ہر بات ہی اوسوقت سے کہ میرا کوئی فعل حسن و خوب بسوخی آسمان جاوے زمین سے  
 ملی دیکھ رہ عالمین سے ابی ایوب انصاری فی سبیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات چوچہ  
 کہ پڑھتی آپ ہیں جو چار رکعت پڑھا کرتی ہیں ان سب میں قرا کیا ارشاد حضرت فی ہر سکر  
 کہ ان سب میں قرا ہی قرا ہوا پھر ایسی اسکا ہی سائل کہ ہی انہیں یہاں تسلیم فاصل  
 کہا حضرت فی ہر سب میں قرا **ح** عن علی کرم اللہ وجہہ

اللہ کان یضیئ قبل الظہر اربعاً و ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ہا عند الذل و الخوار  
 علی مرتضیٰ کی تھی ہر عادت کہ قبل ظہر پڑھتی چار رکعت کہا کرتی تھی وہ اس بات کو  
 کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی کہ میں جب طح ہوں اسوقت پڑھا اسی صورت میں معمول اون کا  
 کہ باطل و ورانہ چار رکعت پڑھا کرتی تھی قبل ظہر حضرت

**ح** عن عبد اللہ بن سعد قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوة فی  
 بیتہ و الصلوة فی المسجد قال قلت لہ ما اقرب بیتہ من المسجد فلا ت  
 اصلی فی بیتی احب الی من ان اصل فی المسجد لا ان تلوث صلوة مکتوبہ

یہ عبد اللہ بن سعد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا کہ میں یہ کام آدمی نما فل  
 رہوں کہ میں کہ ہوں مسجد میں داخل کہا حضرت فی تو یہ نہ کہتا کہ میرا کہ تو مسجد سی لگاتے  
 ولیکن مجھ کو ہی محبوب ہر بات تو اقل کہ پڑھا کیجی جس اوج تو پڑھتی اسکو ہی کہ میں کہ  
 نماز فرض پر جب میں جا

**باب فاجام فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

**ح** عن عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشة عاصیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان یصوم فقلت کان یصوم حتی نقول قد صام و یطرح حتی نقول فلا یطرق فقلت

وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كاملاً صَائِدًا قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا صَائِمًا

کہ جو کچھ روئے آپ کا صوم نوافل میں تفصیل و بیان بیان مذہبی و سکونیتا  
مناب غایت سی یہ خبر ہے بیان روزہ غیر شریعتی کہ اکثر بیشتر صوم نوافل  
کہا کرتے تھے وہ باخبر دل رکھا کرتی تھی روزہ بیان کہ ہوتی تھی ہمیں اس بات کی شک  
کہ وہ روزہ پورہ ہی کہیں نہ نکوب کہیں کہا میں سپن پہر اسکی بعد جو کرتی تھی افطار  
تو روزہ نہی تھا اوکو سو رکا یہاں تک کہ کسی روزہ جو چاہا کہ ہجو یہ ہو کر تا کا کان تھا  
کہ اب صوم نوافل کا کہیں نام نہ لیونگی جناب نیک و رحام نہ لیونگی جناب نیک و رحام  
کہ انہی جب سے وہ سو ہی رہیہ حضرت نے کہا یہ ہم برابر مہینی ہر تک روزہ مقرر

ولیکن روزہ ماہ مبارک رَحَّ عَنْ النَّسْرِ زَمَانًا کہ مہینی ہر تک کہتی تھی  
سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى  
تَرَى أَنَّ لَازِمًا يَفْطِرُ مِنْهُ وَيَفْطِرُ حَتَّى تَرَى أَنَّهُ لَا يَرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا  
وَكُنْتُ لَا أَشْتَاؤُنَ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهُ مُصَلِّيًا وَكَأَنَّهُ لَا يَرِيدُ

کیا رسول اللہ نے انس کو کہ حال روزہ حضرت بنا تو انس بولا یہ تھا او کا قرینہ  
کہ ہوتا تھا کوئی ایسا نہیں کہ بسین صوم کہتی ہاں تک تھا کہ ولین ہم کیا کرتی بیشک تھی  
کہ اب روزہ پھوڑنکی کہیں نہ ہرگز صوم کا وہ نام سیتے یہاں تک چھوڑتی صوم نوافل  
کہ ہرگز آپ ہوونگی نہ صائم نہ حضرت ہونگی بہر روزہ کی غام کہ وہ راتوں کو رہتی کہ بیدار  
ہو ا حال غار شب بھی مسطور تو ہا نا آب کو طاعات میں بہر اسکی بعد جو کرتا گذارا  
اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں تو او کو رات بہر تو باہی باہا غرض عادت جناب مصطفیٰ  
کہیں آرام وہ دینی نہیں کو یہاں تک کہتے ہیں



عن مسروق قال سألت أبا عبد الله عليه السلام يقولون من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له لم يمت حتى يرى مقعده في الجنة

بیان ہی ام سلسلہ کے زبان کا کہ میں تو کبھی دیکھا نہ اس کہ بہیم متصل و دو معنی  
 رکھا ہو صوم ہی حضرت نے مگر شجبان کو رمضان ہی ملا کہ رکھا کرتی تھی روزہ برابر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرِ الرَّجَبِ  
يَوْمَهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ لَا قَلْبَ لَكُمْ كَانَ يَصُومُ كُلَّهُ

جناب عائشہ کنتی ہیں آپ کو ایسا اندیکھا کہ وہ روزہ کھا کرتی ہوں اکثر  
 کسی ایام میں بھیسم برابر مکر شعبان میں ختم رسالت رکھا کرتی تھی روزوں کو کثرت

عَنْ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عَمْرَةٍ كُلِّ شَهْرٍ  
يَقُولُ زَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَوْلُ مَا كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ كَعْبِدَ لَهَا نَهَاكَ خَضِرُ

ریاضت یوں خدا کی راہ میں  
کیم سی تاسوم با جان آگاہ  
بروز جمعہ فرخنده ایست  
یہ عادت انکی ہر راہ میں

عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو هَذِهِ الْأَشْيَاءَ فِي الْحَمِيسِ

جواب عائشہ سی ہی وایت بیان کرتی ہیں وہ احوال حضرت کہ روزِ چہنبرہ ذاتِ طہسبہ اسے صورتِ روزہ سے کہی کہ رکعات تہجد و نماز و افطار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْرُضُ الْأَعْمَالُ بِثَمَنٍ  
الْأَشْتَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأَحْسَبُ أَنَّ تَعْرُضُ عَلِيٌّ وَأَنَا صَائِمٌ

کلام بوجہ ہر یہ سی عیان ہے کہ ختم المرسلین کا یہ بیان ہے کہ ہوتا ہی عیان جو پیر کا دن  
تو اوس زمین سبھی اعمال کن خداوند جهان کی پاس لاوین حضور کبریا میں سب کماوین  
روشن بنید سب مقرر کرے (اعلا) حاضر شدہ دار

بدرجہ حبیبہ سے ہر  
پسند آتا ہی ان ذروں بہت  
تو ہی اپنی تین محبوب یہ ہا

لین اعمال حاضر پیش اور  
یہ ہی مقصود صوم و ذرہ  
کہ جاوی صوم ہی اعمال

غرض میری تین ذرہ کار کھنا  
کہ جب اعمال جاوین پیش بار  
کہ جاوی صوم ہی اعمال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ الشَّهْرِ السَّبْتِ  
وَالْأَحَدِ وَالْأَشْيَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْأَخِيرِ ثَلَاثًا وَالْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَالْأَخِيرِ ثَلَاثًا

سویہ قول حضرت عائشہ کا کہ ام المومنین کہتی ہیں اویسا کہ ہوتا تھا کہ نبی ایسا ہوتا  
کہ جبیں آپ کا تہا یہ قریبا کہ درود نہ سی ہوتی احضرت  
سینہ ہوتا اور سیرکی روز  
کبھی حضرت کہہ کرتی تھی روز

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ الشَّهْرِ إِلَّا ثَلَاثًا

بیان عائشہ یہ دوسرا ہی کیا کہ گویا ما جرایس کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت  
کہہ کرتی تھی باعین حیات کسی ایام میں اس میں زیادہ نہ کہتی تھی رسول اللہ روزہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ  
أَيَّامًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ يَهْ كَان يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يَبْأَلِي مِنْ أَيِّهِ صَاعِدَ

معاذہ عائشہ کی پاس آئی لگی کہنی بہ ام مومنان ہی کہ یعنی تین روزہ ہر مہینہ  
کہہ بھی تھی پہلا حضرت نبی کھا اوسنی کہ ان ایسا ہوتا رسول اللہ فی یون ہی کیا ہے

معاذہ بہ لگی کہنی دوبار کہ کبھی حال بہہ بھی آشکارا وہ کرتی ابتدا کس روزی  
کہہ کرتی تھی کن روزہ میں شروع ماہ سی یا اوسط ماہ دیا آخر میں کرتی صوم کی چاد

کہہ اوسنی وہ اس دستور پر بحال روزہ واری بی خاطر تھی نہ مطلب کہہ او نہیں تخصیص تھا  
کہہ روزہ عرض جس روزہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَائِشَةُ يَوْمًا يَصُومُ فِي الْيَوْمِ الْخَامِسِ وَكَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فَلَمَّا قِيلَ مَا لَيْسَ صَامَةً وَأَمْرٌ بِصَامَةٍ فَلَمَّا

اندریں رمضان وکان رمضان هو الفريضة وترك عائشة رداء من صامه ومن شاء تركه  
ہوئی مروی روایت عائشہ سنار اوسی فی حضرت عائشہ کہ روزہ ہی جو عاشور کی وکان

پسند آیا قریشی قوم کو تھا غرض یہ بھی کہ وقت بلیت قریشی لو کہ زکاتی تھی بکثرت

رسول اللہ کا جب وقت آیا تو حضرت فی ہی اس روزہ کو گئی کہ کسی جیب سوئی ہو نہ وہاں ہی آپ فی رکہا یہ روزہ کیا اصحاب کو بھی اس ہی بات کہ یہ روزہ رکھا کیجیے بدستور مگر جب روزہ ماہ مبارک ہوا کسی کی اوپر فریاد نہ تھا تو روزہ روز عاشور کا چھوڑتا مگر اب حکم یہاں وار دہی آیا کہ یہی بہ صوم جسکی دلیل اس نہیں بخوف جو اس روزہ کا ہے

۱۲ عن عائشة قال سألت عائشة رضى الله عنها أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخص من لا يأكل من شئنا قالت كان عكاشة وداود بن الحصين ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يترك من طعام

یونایت کلام علیہ سے کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ کہ کوئی روز مخصوص عبادت کیا کرتی تھی ختم رسالت کہی رسول فی سائل سی بہت کہ تھی وہ اس طریق پر کہ کسی کیا کرتی تھی طاعات و عبادتیں کئی اوقات ساری پہلایم میں ہی کسی میں نہ تھا کہ اونکی طرح ہو مشغول عبادت

۱۳ عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي امرأة من هذه فقلت فلانة لا تأكل من شئنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم من لا تأكل من شئنا فوالله لا أعلم الله حتى تأواوا كان أحب ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہی یہ حضرت عائشہ کہ میری یہاں رسول اللہ کوئی عورت جو بیٹی تھی میری توفرائی لگی یوں اشراف انما کہ ہی یہ کون کچھ اسکا بیان کہ افضل حال کو اسکی عیان کہ نہیں سوتی ہی یہ نہ بھارت نہیں کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہی ہے کہ ان تکم کر طاعت عبادت کیا ارشاد حضرت فی یہ سنکر کہ پاؤ آپ میں طاعت کی طاعت سنو یہ بات تم راہ صفائے نہیں لانا طالت رب عبادت کہ یہاں تا کسی بھی طاعت خدا کہ ان باری کچھ خاطر میں آو بیان کی عایشہ فی یہی حالت کہ شخصی جنت کو اس طاعت ہی لفت

اس وقت میں حامل اوس ملک  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے صاحبزادے کو اس وقت تک نہیں دیکھا کہ وہ اس قدر خوش ہو گیا ہو جتنا میں نے اس کو دیکھا ہے۔  
 ابی صالح نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اس قدر خوش ہو گیا ہو جتنا میں نے اس کو دیکھا ہے۔  
 کہ جو محبوب تھا محبوب کو جناب ام سلمہ عائشہ سے  
 ابی صالح سے یہ بات یہ ہے خوش آتا تھانی کو کام آیا ہمیشہ حبیبہ یونان رہتا  
 بطور کہ چھوٹا سا عمل ہو  
 لیکن دائم کرتا ہوا اوس کو  
 یقول کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے فاسقہ کہ تم تو خدا تم قائم ہو  
 فقیمت معہ قبل فاستفتح البقرة فلا یزایا رحمہ اللہ وقف فسأل ولا یموت  
 عذاب لا وقف فتعزى ثم رجع فمکت اکتا بقدر قیامہ ویقول وی بوعیہ سبحانہ  
 الجہنم والملكوت والکبریا والعظمة ثم سجدا رکوعہ ویقول سبحانہ  
 ذی الجبر والملكوت والکبریا والعظمة ثم قرأ ال عمران ثم سجد سجدۃ سجدۃ  
 بیان کہ عرف فی حقیقت کہ میں تھا ایک شب ہمراہ حضرت  
 کیا سوال کو اول وضو فراغت وہ ہوئی جب کر لی  
 کہڑی بس گئی عین تکمیل لگی پڑھنی نماز اوس دم شہ دین  
 جناب صاحب لولا کی ست نماز احمدی کا حال ظاہر  
 کہ فارغ آئے انجیدی ہو کیا آغاز پیر سورہ بقرہ کو  
 کہ آتی تھی جان رحمت کے آیت شہر جاتی تھی وسجا پڑھتی پڑھتی  
 کوئی سی اگر آتی تھی آیت عذاب خفکی بھی حقیقت  
 پناہ حق تعالیٰ ملے گئے تھی رکوع سید و سلطان ابراہیم  
 غرض اوس دم حکما کی نسبت رہی حضرت بابر الفاظ گویا

سبحان ذی الجبر والملكوت والکبریا والعظمة

پہر اسکی بعد جب سجدہ میں آئے رہی وہ دیر تک سر کو جھکا کرے تو اسدم ہی حضور رب باری  
 زبان پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ الْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ  
 اوٹھی سجدہ میں سے فارغ ہو کر پڑھی پھر دوسری کھینچ کر پڑھی ہاں ال عمران کے قرائت  
 پڑھی پھر تیسری امین سورہ چارم جس کی ہر کلمہ آدھا تو اوٹھیں اور یہی سورت آدا

# بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَزْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَهَيَّ تَغْتَرِّقُ قِرَاءَةً مَفْسُورَةً حَرَّوْفًا  
 قرأت میں رسول اللہ کے حافظ ابو عبیدہ | تبصریح بیان کیا کیا حدیثیں اب سنا تا ہے

جناب ام سلمہ نے کہا یہی کہ یوں قرآن حضرت نبی پڑھای قرأت کا یہ انداز کی باجراتا  
 کہ ایک ایک حرف آہیں سی

ح عَنْ قَدَاحَةَ قَالَتْ لَيْسَ بِنِزَالِكَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

قَدَاحَةُ ابْنِ الْأَنْسِ الْأَيْ بُو حَبَابٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
 او اس طرح کرتی تھی قرأت انس بولا کہ تھی اسطور کی پڑھا کرتی تھی حضرت مدکی

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْطَعُ قُرْآنَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 تَرْفِيقٌ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَرْفِقُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَا لَكَ يَقْرَأُ الدِّينَ

جناب ام سلمہ سی روایت ہوئی دارد باحوال قرأت بیان کرتی ہیں یہ حال خوش  
 کہ قرآن یوں پڑھا کرتی تھیں یہ دیکھا اوکا انداز قرأت پڑھا کرتی جدا ایک ایک آیت

ح عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَكُنْ سِرًّا لِقَوْلِهِمْ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ مَا أَسْرَدُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ الَّذِي

کما میں نے حضرت عائشہ سے کہا اب سے تیریں گاہ کیجے کہ پڑھتی آپ تھی کیسی قرأت

یہاں بیان قرأت میں رسول اللہ کے حافظ ابو عبیدہ کی تبصریح بیان کیا کیا حدیثیں اب سنا تا ہے

بلندی یا کستی کی قرات کہی جس عافیت فی انفسیات کہ پڑھتی آپ ہی ہر طور کی  
کہی پڑھتی میں واسطہ کرتی کہی آواز کو نہ ہمار کرتی غرض طرز بلندی اور پستی  
قبول خاطر خیر الہی ہے کہ اسائل فی حدیث کہی کہ امروہ میں کجائش کی کیا  
ح عن اڑھانی قالت کنت اسمع قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل انا علی عذر

یہاں راوی ہوی ہیں اہم بیان کرتی ہیں ہاشیرین زبان کہ مینی اچھا پڑھنا مستطاب  
قرأت سی جو قرآن کو پڑھا بوقت شب جو کرتی ہوتا تو میں سنتی تھی اپنی کہ قرأت

ح عن عائشہ بنی قریظہ قال سمعت عبد اللہ بن مسعود یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
علی النبی نبی الفتح ونبی القدر انما خلقناک فتحا مبینا لیخفی عنک اللہ ما نقدر من نیک ما ذاکر  
قال فخر فی جمع قال قال عائشہ بنی قریظہ انما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک لک الصلوۃ

بیان قرۃ کی شہی نی کیا ہی کہ عبد اللہ سی مینی شہنا بیان کرتا ہی جب عبد اللہ  
کہ مینی سرور عالم کو دیکھا کہ نہی شہی ہوسی بالاسی ناقد رسول اللہ روز فتح کہ  
وہ اوسد مریہ ہی شہی باجوڑ عجب بچہ ہی یہ آیات قرآن

انما خلقناک فتحا مبینا لیخفی عنک اللہ ما نقدر من نیک ما ذاکر الی اخرہ  
پڑھتی جاتی تھی اوس کجا اوقا نہایت خوش و اتر صبح کی کھا راوی فی جو پڑھتی آواز  
تو میں ویسی قرات پڑھا ویکر ہی بیان اس باجوڑ کہ مجھ کو کہیں لینگی لوگ اگر

ح عن قتادہ قال ما بعث اللہ نبیا الا احسن الوجہ حسن الصوت  
وکان نبیک احسن الوجہ حسن الصوت کان لا یجمع

قتادہ سی ہوسی مروی شہنا بیان کرتا ہی خلاق رستا کہ جو پیغمبر دنیا میں آیا  
خوش آوازی وہ اپنی سلا بجز صورت و صوت دل آرا ہوسی پیغمبر دنیا میں پیدا  
تمہاری ہی ہی خیر البشر کو ہوسی حاصل تمامی خوبی رو ملی او کو خوش آوازی دو  
نہ پڑھتی ہر طرح وہ قرات ہر روز فتح جو تر صبح کی تھے تو وہ ناقد کی او پر عارضی

اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَّقِي اللَّهَ وَيُحِبُّهُ إِلَّا يَجْعَلْهُ اللَّهُ فِي قُرْبَى قُرْبَى كَقُرْبَى الْقُرْبَى

ابو عباس کی بی بی یہ بات کہ پڑھتی آپ ہی بطور کی تھی سن کر قی قرابت کو وہ شہس کی

## بَابُ مَا جَاءَ فِي بُكَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَّقِي اللَّهَ وَيُحِبُّهُ إِلَّا يَجْعَلْهُ اللَّهُ فِي قُرْبَى قُرْبَى كَقُرْبَى الْقُرْبَى

یہ بات بکائی شان محراب ہی یہ کاشا کہ رونا ایک ہم عاصیہ کو بخشو تا سب

کیا جاتا ہی وہ احوال تھیں کہ راوی جب کبھی ہرگز نہ تھیں کھا اور سنی سند میری حقیقت کہ کدہ سی ایک دن ایسی حقیقت کہ میں حضرت نبی کی پاس آیا تو وہاں مشغول طاعت اور کپا نماز اور مسوقتہ جو پڑھتی ہی تھیں تو تھیں ہی چوتھ رت سے میری صدا آتی تھی شکل و یکے حوش

اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَّقِي اللَّهَ وَيُحِبُّهُ إِلَّا يَجْعَلْهُ اللَّهُ فِي قُرْبَى قُرْبَى كَقُرْبَى الْقُرْبَى

کھا اسود کی وانا پر نے کہ چھسی یوں کھا میری پر نے کہ تو آیات وحی اسمائے بیان کر سانی میری رہا کیا معروض ہیں شہین حضرت کہ میری واسطی کب ہی ہوتا کلام حق ہوا ہی تمہی نازل قرأت کی حقیقت تھو حاصل پڑہوں میں آپ کی گئی قرأت چھسی نہیں ایسی نیت کیا ارشاد پھر خیر الوری نے رسول اللہ ختم انیا نے کہ میں آیات قرآنی کا سنا رہا بی غیر سی ہوں دوست کہنا جو سچا ایک مین مدعا کہ وہیں پڑھنی لگا سورہ ن غرض جب پڑھتی پڑھتی چلت زبان پر آگئی میری یہ بات وجہ سنا بک علی ہوا شہو





تیس اوس وقت میں لائے

امان چاہو خدا کی یاد کی

ح عن ابن عباس رضى الله عنهما قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنة له  
تقضى فاحضها فوضعا بين يديه فماتت وهي بين يديه وصاححت أم أيمن فقال لعن  
التي صلى الله عليه وسلم اتبكين عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت  
الست اراك تبكى قال بلى لست ابكى انما هي حزنا لوفدك خير على كل حال  
ان نفسه تخرج من بين جنبيه وهو يحكمه الله تعالى

پیر عباس کا راضی خبر	یہاں کرتا ہی یہ احوال تھا	کہ تھی حضرت نبی کی ایک دختر
بہر خود ضعف سے لاغر	مرض سے وہ گرفتار تھی	قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی
جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر	بغل میں لے لیا اوسکو اوتھا کر	پیر اسکی بعد جو خاطر میں آیا
نبی نے سائے اپنی لٹایا	غرض اوس دختر حضرت کے حلت	ہوئی پیش خباں جنت
وہاں جام امین نے دیکھا	لکی رونی کہ وارد ادریغا	کہا تب آپ نے اوس نکست
کہ نوروتی جو بھی رنج و محن	رسول اللہ کی نزدیک تجھکو	نہیں لازم کر سی نوہ گری تو
کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت	تمہیں بھی کیستی ہون وقت	کہا حضرت نے رقت مجھکو ہی
یہ رونا عین حمت کا سبب	کہ بی ہومن کو حاصل خبر کی	بہر صورت تمام حال کی
بوقت مرگ جب پہلو سوسے	نہایت بیکسی سے جان نکلی	تو اوس دم ہی نہیں کرتا وہ
اداکر تابی حمد و شکر تارے		

ح عن عائشة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي او قال عيناك نهدقان

کہی ہی عائشہ نے حقیقت	کہ خیر المرسلین ختم نبوت	بوقت رحلت عثمان بن مظعون
ہوئی غلین نہایت اور محزون	وہ عثمان جو پیر مظعون کا تھا	قضائی ایزدی سی جب اتھا
رسول اللہ نے اوس وقت اکر		دیا بوسہ رخ عثمان کے اوپر



١٢٣  
 نِيَابَاتٌ فَلَمَّا أَجِيزُوا قَالَ مَا تَشْعُرُونَ يَا لَيْلَى قَالَتْ قُلْنَا هُوَ وَاشْكُ إِلَّا أَنَا لَمْ  
 نَشْعُرْ بَارِعَ نِيَابَاتٍ قُلْنَا هُوَ وَطَأْطَأَ لَكَ وَهِيَ كَالْإِذَى فِيهِ مُنْعِنَةٌ وَطَأْطَأَ لَكَ  
 كَلَامُ جَعْفَرٍ حَاقِقٌ زَمَانٌ كَرِيمٌ

کلام جعفر صادق زبان  
کسی فی عائشہ سی جاکی پوجی  
کہا سائل سی ام مہمان  
بہر تھا ایفہ فرامی سر  
کہ ام المومنین حضرت بنی کا  
کہ قسم ثبات تھا حضرت کا  
وقت شب بنائیک فرجام  
کہ وہ سویا کرین آرام کی  
غرض جب چارہ کر کے بچا یا  
بچا یا فرش کیسا آنکھ پر اب  
کہ اولین مری آئی تھی بہت  
سنا کہ چارہ شب کو چھپا یا  
بچا یا کہ اسی دہری کی  
تہجد سی بھی روکائی اس

باب ما جاء في توأمة رسول الله صلى الله عليه وآله

عن محمد بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
لا تظلموني في ما طرقت النصارى عيسى بن مريم إنما أنا عبد الله فاقبلوا عبادي

ان سطر کجی کی طرف و واضح کو  
در میان خاصه بین عاجزی سرگشته گانی

کہا خطاب کی جیٹی عمر میں کہ جیسی یوں کہنا خیر بشری کہ میری اسطیٰ ہنگام تو میرے  
نہ اس درجہ کو واپس راہ خفیف کہ جیسی عیسیٰ مریم کی بات نصاریٰ نے کہا ہی بی نہایت  
یہاں تک اونکی درجہ کو بڑھایا کہ آخر کدیا بیٹا خدا کا محمد بندہ درگاہ رب ہی  
خدا کی بندگی میں روز و شب کہونہ مجھی تم اوس خدا کا کہ جیسی مجھ کو عیسیٰ بنایا

ح عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ اجْلِسِي فِي أَيِّ طَرِيقٍ الْمَدِينَةُ شَدَّتْ أَجْلِسِي إِلَيْكَ

انس اوس ہی بیان کرتا ہی کیا رسول اللہ کی خلق حسن کا کہ انی کوئی عورت نہیں  
ملی کہنی کہ اسی ختم رسالت مجھی لاتی ہو اہی اب کوئی کام وہ یعنی آپ سی ہو گیا انجام  
کہا حضرت فی اوس رسالت مدینہ میں جہاں جا ہی بیٹھا جا بڑی خاطر سی میں بیٹھا بیٹھا

ح عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ كَتَبَ بَعْضُ حُجَّاجَتِ نُسُكًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْفِيهِمْ فِي الْجَنَازَةِ وَيُرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ  
دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ فَخَطُّوا مِمَّنْ يَحْبِلُ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ

انس اوس ہی بیان کرتا ہی مالک کا بیٹا بیان کرتا ہی عادات نبی کا کہ کرتی تھی مرضوں کی عیادت  
جناروں کے بھی جاتی سائن حضرت سمانی نہیں یہ طرز نکساری مہر کی پشت پر کرتی سوار  
اگر کوئی غلام بی بضاعت رسول اللہ کی کرتا تھا دعوہ تودہ اقبال کر لیتی تھی اوسکا  
کہ عاجز پرور سے مدد مانگا ہوئی قوم قریطہ سی لڑائی تو اوس دن یہ اونکی طرف سے  
حمار برق پکر زیر ان تھا خیال زم قوم کا فران تھا کہوں کیا بات اونکی سادگی  
زمانہ لیف خرما ہاتھ میں تھے بجائی میں جو بالان کساتھا تودہ بھی لیف خرما کا بناتا تھا

ح عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو إِلَى خَيْرِ الشَّعِيرِ  
أَوْ هَالَةِ الشَّخْنَةِ فَيُجِيبُ لَقَدْ كَانَتْ دِرْعٌ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ قِيْسٍ فَمَا وَجَدَهَا إِلَّا خَرَّتْ  
أَنَّ هِيَ أَوْ جَرَّتْ بَيَانِ بَيَانِ خَلْمِ خَلْمِ مَرَّسِلَانِ بَيَانِ بَيَانِ خَلْمِ خَلْمِ مَرَّسِلَانِ

کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کیا  
 اگر ہوتی وہ دعوت اس طرح کے  
 بعین مرحمت تشریف لائے  
 زہد و علم نام جو کو کمانی  
 کہ تھی وہ جو زرہ حضرت ہی  
 یہودی سی فرض کچھ لی تھا  
 رہی لاتی یہاں تک اور پھر  
 کہ ہوتی جوئی روئی اور چہلی  
 بیان یہہ اور بھی کرتا ہی راہ  
 زہد کو پاس اسکی رکھ دیا تھا  
 ختمی وہ زرہ وقت حلت

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُحْلٍ رِثٍ وَعَلَيْهِ قُطِيفَةٌ  
 لَأَسْوَى أَرْبَعَةٍ دَرَاهِمٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لِرِيَاءٍ فِيهِ وَلَا سَمْعَةً

ہوا معلوم ہے قول انس  
 کہ روز حج رسول اللہ آئے  
 چار کہنہ اشتر کساتا  
 وہ چادر آپ جو اور بھی تھی  
 تھیہہ جو چادر شاہ امم  
 بہا میں چار درہم سی کم ہی  
 نہ تھی اور بھی وہ چادر شاہ ارار  
 پری تھی اونٹ پر چادر پاک  
 غرض اس دم جناب مصطفائی  
 سواری کا یہہ اونکی ماجر اتھا  
 تو یہہ ہوتا تھا ثابت و کہنی  
 بیان بعضوں کی بھی تھی  
 کہ پیشی جیسے تھی بیان لولاک  
 دعا اس طرح کی خیر الوریانی

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لِرِيَاءٍ فِيهِ وَلَا سَمْعَةً

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقْبِعُوا مَوَالِمًا يَعْلمُونَ مِنْ كَرَاهَتِهِ

انس کتابی ابیسی حقیقت  
 کہ تھی یاران حضرت کی نہہ جا  
 نہ کہتی تھی کسیکو دست اصحاب  
 بخروا محب رب و تاب  
 فدا تھی آپ پر جان و جی سی  
 مگر باہر تھی اونکی خوشی سی  
 غرض یہہ ہی کہ بائیں جب وا  
 نہ اوتھی تھی فی تعظیم حضرت  
 ادا تھی سی وہ پہچانتی تھی  
 کہ ناخوش آپ نہیں ادا تھی

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هُنَيْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ صَاحِبًا  
 عَنْ حَلِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَرُ مِنْ أَصْغَرِهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْجَانٍ تَلَا لَوْ وَجْهَهُ تَلَا لَوْ الْقُرْآنَ لِكَلِّ الْبَدَنِ قَالَتْ

الحديث بطوله قال الحسن فكيفما أحسن زمانا أحدثته فوجدته قد سبقني إليه فسأله  
 عما سأله عنه ووجدته قد سأل أباه عن مدخله وعن شجره وسكبه فلم يبلغ شيئا  
 قال الحسن فسألتني عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان إذا أتى إلى  
 منزله جرت دحوه ثلثة أخراج من الله عز وجل وجرت لهيل وجرت لنفسه فجرت منه  
 وبين الناس ذريات الخاصة على العامة وكذا خرج عنهم شيئا وكان سيرة جرة أهله  
 أيتار أهله الفضل بالشيء وقته على قدر فضله في الذين منهم ذوو الحاجة ومنهم ذوو النجاة  
 ومنهم ذوو المعونة في شئهم وليتجملهم فما أضلحهم وأكتمهم من مسائلهم عنه أخبار  
 بالذي ينبغي لهم ويقول يبلغ الشاهد منك الغائب البعوث حاجة من لا يستطيع إلا  
 فإنه من بلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع إلا عنها ثبت الله قد ميه يوم القيمة ولا  
 يذكر عند الله ذلك ولا يقبل من آخر غيره يدخلون روادا ولا يقرعون إلا عن رواد  
 ويخرجون أهله يعني على الخبر قال فسألت عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج لسانه إذا فضا بعينه ويولفهم ولا يفرهم  
 ويكرم كرميل قوم ويؤتيه عليهم ويحد الناس ويخبر من منهم من غير أن يظن  
 على أحد منهم بشيء ولا خلقه ويتفقد أصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويخبر  
 الحسن ويعقوب ويعق القبيح وبهويه معتدل الأمر غير مختلف لا تغفل مخافة  
 أن يغفلوا ويأكل الكل حال عند عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزة الدين يكون من الناس  
 خيارهم أفضلهم عند الله وأعلمهم عند الله وأفضلهم عند الله وأفضلهم عند الله  
 قال فسألت عن مجلسه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس ولا سأل  
 عنه وإذا أتته إلى قوم جلس حيث ينبغي به المجلس ويأمر بذلك يعطي كل جلساءه نصيب  
 من مجلسه إذا أكرم عليه حاله وأوصاه حاجة صابرة حتى يكون هو المستقر وسألته  
 عن الأسماء التي سمعها من الأنبياء وسمعت من الأنبياء وسمعت من الأنبياء وسمعت من الأنبياء

وَصَدْرُهُمَا لَمْ يَزِدْ فِيهِمَا أَكْصَاوَاتُ وَكَانَ تَوْنٌ فِيهِمَا كَمَوْءٍ وَكَانَ لِيْ قَلْبَانِ مُتَعَارِلَيْنِ يَفْضَلُ كَوْنُهُمَا  
بِالْمَقْصُودِ مَوَاضِعِينَ يُوَفِّرُ فِيهِمَا الْكِبَرُ وَيُوَفِّرُ فِيهِمَا الصَّغِيرُ وَيُوَفِّرُ فِيهِمَا الْحَاجَةُ وَيَحْضُرُ فِيهِمَا الْغَيْرُ

روایت ہی انام متقی سے	حسن بن علی سیطابی سے	لے میں نے ہندسی کی کتاب دیکھی
لے وہ علاج ختم لے سیدین تھا	لے حضرت مصطفیٰ کی صفت اور صفات	بیان کجی ہماری سیاحتیں
جی اس بات کی یعنی ہی چات	سناوی مجھ کو کچھ تو نعمت حضرت	لے انا اوسنی کہ نہیں مجھ سے عالم
بزرگ نامور محمود واکرم	لے یہ تھا پھر کہ او کی نو حاصل	لے ہر جیسی فروغ ہاہ کمال
لطو لانی حسن سی اس خبر کو	لے انا تھا ہند کی باطن زینکو	حسن کہتی میں یہ اجاڑ میں
چپائی تھی حسین اپنی اخی سی	پس مدت غرض میں نی ایہ اجا	حسین بن علی سی کی چھٹا
تو پایا اس طرح کا میں نی احوال	لے ہند ابن ابی ہلہ سی یہ حال	راوندی میری جیسی ہی کی
سنا ہی تھا جو پوچھا بشوق ہی سی	حقیقت اور ہی میں نی یہ پیا	لے میری باپ سی ہی میرا بہا
سیسی باتوں کا سائل ہو چکا	اوس سب حال حاصل ہو چکا	لے تھی کس طرح سی وہ کہ میں آ
وہ کس انداز سی باہر تھی جاتی	سی شکل و شمائل مصطفیٰ	پدرنی میری ہائی کو بتائی
لے اشیہ سی میں نی کہ ہائی	تھا مجھ کو وہ حال مصطفیٰ	لے جو کچھ باپ سی اونی سنا ہی
سنوں میں ہی بہلاؤ حال کیا کر	لے اشیہ قی ان لے براؤ	ہوئی تھی یہ حقیقت اس طرح
ہوا تھا باپ سی میں اپنی سائل	لے لے میں جیسی ہی تھی نخل	تو اوسن جا کیا کرتی تھی حضرت
دوان تھی آپ کی کیا رسم دعا	لے میری پدرنی جیسی ایا	لے یہ معمول تھا حضرت سی کا
وہ کرتی تین حصہ اپنی اوقات	کہ تھی جو کردہ میں اخلاق کی	غرض اوس حصہ اول میں حضرت
عذائی پاک کرتی عبادت	دوم حصہ کی اندر جسا واد	اوا کرتی حقوق مابل حسا
باخود جو حصہ تیسرا تھا	مقرر تھا برای ذات والا	لے اوس تیسری حصہ کی اوقات
ہوئی تھی تقسیم اس طرح کی	لے تھی وہ جو نہایت خاص شاہن	حضور پاک میں اگر باخلاص
شرف ہو کی فیض احمدی سی	عوام لانی سس کو تعلیم کرنی	خواص و عام سی حضرت نی

فیض طاہر و باطن نہ ہو گا  
تو او سین اہل فضل و علم اکثر  
رسول اللہ خرمالی تھی انعام  
کوئی و حاجتون کا تھا طلبگا  
زروی کمر مت مشغول رہتے  
تسی نی انکی جوابات پوچی  
تو چو اشخاص آتی ہیں منہ پوچی  
تو محفل سی کمر جو لوگ ہیں وہ  
تو لادوی عجبے تاک واپسی جات  
سنو بیان اور ہی تحقیق کی بات  
کہ سلطان تک نہ تو او سنگا گدرا  
یہا و سکا مرتبہ نزد خدا ہی  
رکھی ثابت قدم حاجت ساکا  
عرض جو حاجتون کا مبتلا تھا  
تمامی طالبان علم و فضل  
تکلی و مان سی اہل سعادت  
تو اپنی باپ سی پھر پوچھ پوچھا  
کیا میری پدرنی تب بیٹہ کور  
تکلم کی گہی تھی نہ نصحت  
نہ ہی یہ بات حضرت کو گوارا  
باکرام رسول اللہ تھی خاص

رسول اللہ کی تھی یہی سیرت  
بازن شاہ وین آتی و مان پوچھ  
پوچھ مان آتی تھی جو اشخاص است  
کھینکی و سٹپی حاجات بسیا  
ہو کر تھی تھی جو صلاح کی بات  
بتاتی بات او سکی فائدہ کے  
او نہیں لازم پوچھ کچھ سکی جائن  
رہی مجبورہ ہو کر کی معذرت  
تو ہی لازم بیان جو شخص اوین  
کہ گز ہو وی کوئی حاجت کی سات  
تو اوین بندہ کی حاجت کوئی لاکر  
تو وہ ثابت قدم روز جزا  
نہ تو او ذکر کچھ نزدیک حضرت  
قبول خاطر خیرہ الورا تھا  
نہ تو تھی جدا محبوب سی  
تو ہو تی ناوی راہ ہدایت  
کہ جب آتی تھی حضرت کے پاس  
کہ نہا یہ آپ کا معمول و دستور  
کیا کرتی تھی وہ یارون کو ناہم  
کہ انہیں صورت نصرت ہو سدا  
شریف قوم جو پہنوتی شہا  
شریف قوم کو کرتی تھی واپس  
بازن غایات تو اسلے



سبھی کو نکو تھی حضرت در ا  
 نگہبان و این پاسبان تھے  
 نقیہ آپ کا اصحاب پر تھا  
 کہ ہی کس طرح یعنی حال و احوال  
 کلام حسن و بہتر کو حضرت  
 نہ توئی ملکیت اس کی بات  
 طریق وسط و امر میانہ  
 امور اختلافی سی رہی دور  
 اگر ڈرتا او نہیں اس کا تہا  
 نہ اپنی ملین لاوین یہ نہ تہا  
 غرض سب حاجت جس کام کا تہا  
 حد تک قدم باہر نہ دہرتے  
 کہ جو لوگو نکو کرتی تھی نصیحت  
 کہ جو لوگوں سے ہو مصروف  
 کہا بہر بن حسن ابن علی  
 کہ اس فکر سی بھی جھگڑو  
 کیا کرتی تھی وہ ابد کا نام  
 جہان پا جگہ بان پتہ جا  
 کیا کرتی تھی امت کو بھی شا  
 جہان پا جگہ بان پتہ جا  
 سونہ اور بھی عجائز کی بات

عذاب کبریا قبر خدا سے  
 نہ توئی وہ کیسی بی مروت  
 بہت لطف و کرم احباب پتہ  
 اگر سنتی کسی سے خیر کی بات  
 تباہید سخن دے تھی قوت  
 کلام زشت کی ختم رسالت  
 ڈر کہ تھی تھے پسند جاودا  
 نہ توئی تھی کبھی امت سی غافل  
 کہ یہ غافل نہو جاوین مبادا  
 رسول اللہ پر تھی تہہ حال  
 وہاں پتہ تھا موجود و مہیا  
 بہ نزدیک شفیع ر و مجرہ  
 نہ کہ تھی تھے امور دین سی غفلت  
 مواسات و کرم سی پیش آو  
 کہ میں نے پہر یہ پوچھا تھا پیر  
 جواب ایسا پدر سی میں نے پایا  
 باخار و باخام و با تمام  
 صفا آخرین وہ لیتی تھی آرام  
 کہ یعنی تم رکھو اس مانگو یا  
 جسی مجلس میں حضرت کی کہ تہا  
 او نہیں تہا یہ کرم شخص کی

وہ اپنی ذات پاک با صفا کے  
 بحسن خلق فرماتی تھی شفقت  
 کیا کرتی سبھو کی پسند حال  
 تو آتی پیش وہ تحریک کے سات  
 ہو کر تھی سپر و زشت حجاب  
 کیا کرتی تھی سستی و حشاشہ  
 مخالف تہا نہ او کا طور و  
 لگا رہتا بہت اس کی طرف دل  
 امور دین سے یعنی بغفلت  
 امور لادینی سے فارغ البال  
 نہ وہ تقصیر امور دین میں کرتے  
 وہی اشخاص تھے بہتر سراسر  
 بزرگ و نامور و شخص نہاواں  
 بطل رحمت و امداد لاوے  
 کہ تہا کیا مجال حضرت کا دور  
 کہ بزم پاک کا دستور یہ تہا  
 اگر حضرت کسی محفل میں ملے  
 نشست صدر محفل شی تہا کام  
 کسی کی تم اگر محفل میں آو  
 نصیب اپنی سی ہو تا بہرہ و تہا  
 کہ کرتا ہر شہر ایسا گمان تہا

کہ چہ پر خاص ہی اکرام اور کا  
 جناب سرور دنیا و دین کا  
 کہ لیکر آپ کو ہم سزاہ جانا  
 کہ وہ اہل غرض اہل تناسخ  
 سخاوت الہی تھی آپ اوسکو  
 یہ حسن خلقیہ صافی پائیا  
 کہ جو بیچ جیسے سبب پائیا  
 کہوں کیا جانتے خیر الودہ تھے  
 بلکہ آواز دہان کر ہی نہ کرتا  
 عوام و مشن سی نہ ہار نہ خار  
 کوئی تقصیر کرتا تھا خط  
 برابر ہی سبھی ہاں پیش حضرت  
 وہ خاص امت خیر الامم تھی  
 کہ اگر آج بزرگ و پیر صورت  
 وہ کرتی رحم و شفقت اوسکی آواز  
 اگر ہوتا وہاں وار و مسافر  
 کہ اگر تھی تھی اوسکی اہل خاطر

عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس ہی رہبر راہ ہدایت  
 جناب مصطفیٰ عالی ہم  
 تو میں اوسکی سچ کر دیا اجا  
 کہ لانی کی لانی مجھ کو ملا دی  
 بیان کرتا ہی اب ایسی ہی  
 کہ ہدیہ گر کوئی وی لاکی محکو  
 یہ پیہ پیہ وین یعنی ازراہ مرت  
 تو وہ دعوت بھی کر لوکا آجا  
 کہ فرمایا نہ بیج کرم سے  
 وہ ہدیہ منجھہ کر پائی بڑو  
 دیا وہ پایہ بزرگو پکاوسے  
 چلا جاؤ گا یعنی سوسے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ يَكُنْ يَحْمِلُ الْقِدْرَ  
 یہ حدیث کا بیان جابر  
 بیان کرتا ہے یہہ احوال ظاہر  
 کہ میری یہاں رسول اللہ  
 یہہ تھا حضرت بنی کا طور سا  
 کہ آتی ہی تجھف یا پاوہ  
 نہ ترکی اسب اوکلی زیر رہتا  
 سوار میری ہستی ہوتا تھا

عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 بیان کرتا ہے یوسف طال پنا  
 کہ حضرت نے کہا تھا نام میرا  
 کہنا پاک میں مجھ کو جبار  
 پیرا دوست والا میری ستر  
 غرض یہہ ہی کہ ایسی مشورت  
 کیا کرتی تھی جو لوگوں نے حضرت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا كَتَبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنَ الْفَجْرِ  
 علیہ و آلہ و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
 یا خذ الذبائح و کان حبیب اللہ قال  
 نأبیت فسبعت أنسايقول فما صنع لي طعاما فذكر علي أن يصنع فيه ذبائح لا يصنع

انس کہتا ہے تھا وہ مروڑ  
 کہ کی تھی جسنی دعوت مصطفیٰ  
 بنزدیکت جالب سنزدین  
 رکھا لا کر شیدا و سنی تبکین  
 شریذ اسطرح سب اوسنی کہتا تھا  
 کہ اوسپر کچھ درد ہی جہنم یا  
 کہ دوسرے بکے تھی حضرت کو غیبت  
 تو کرتی نوش جان جس کو کی حضرت  
 انس کہتا ہے اسب اپنا فانا  
 پکاتا ہی مری کھر جو کہ کہانا  
 اگر ممکن ہی آمیزش کہو کی  
 تو اوسچین وال و تیا ہر کائین  
 مری اسبات پر یعنی نظری  
 کہ حضرت کو کہو و مرعوب ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ يَجْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ  
 کسی مشتاق حال مصطفیٰ نے  
 کہا تھا یہہ جناب عائشہ سے  
 کہ کہہ میں آپ اتنی تھی جو اپنا  
 راکرتی تھی وہاں کس شغل کی  
 کہا صدیقہ صادق زبان نے  
 کہ اوسائل کہوں کیا حال تھے  
 جناب مصطفیٰ کی ایسی شہتے  
 عبادات بشرط پرستے  
 چنا کرتی تھی جامہ شیشی پوش

نان ز آیه یونانی نجات یابان  
 ده اکثر شیرین کانی کهنه می  
 غرض بر کام کو انجام دیتے  
 بیان جو واقف حال خبر سے  
 رہ تحقیق کو کرنا ہی یونانی  
 کہ پوشاک بن حضرت میں صلا  
 پیش سجدے نہ ہی پیدا ہویدا  
 ولیکن عادت محبوب بارے  
 کہ نہی عین نیاز و خاکسارے  
 تو فرط عجزی سلطان سراج  
 لباس اہلبیت و ثوب ازواج  
 بدست پاک لک صاف کرتے  
 گزند خار و رسیب پیش  
 ہر گز نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

## باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم

ح عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ قَالَتْ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا  
 لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا أَتَيْتُمْ  
 كُنْتُ بِجَارَةٍ فَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بُعِثَ إِلَى أَفْكَتَ بَنِيهِ لَهُ فَكُنَّا إِذَا  
 ذُكِرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذُكِرْنَا الْآخِرَةُ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا  
 ذُكِرْنَا الطَّعَامُ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلْ هَذَا أَتَيْتُكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب مستطاب پیشوا سی مسلمان کا باب | بیان عظمت اشتقاق حسن خلق آیت  
 اہل ہائی یہ کی بے نی ایسا کہ فرماتا تھا مجھی باب میرا  
 کہ وی ہکو خبر حال ہی سے کہی میں نے یہ بات اوسم کی  
 کہ میں ہمایہ خیر بشر میں رہا کرتا تھا یعنی ایسی کہ میں  
 تو بتواتی مجھی سردار عالم نکلتا کرتا تھا میں آیات قرآن  
 کہوں کیا حسن خلق مصطفیٰ کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمجھا  
 تو کرتی آپ بھی ایسا ہی چاہا اگر ہم ذکر کرتی آخرت سی  
 اگر کہانی کا کرتی ہی بان ہم یہی مذکور کرتی وہ بھی ہم  
 ہمارے بات تھی ضرورتاً نہایت لطف عین حجت  
 کیجئے شخص صری میں ہیں  
 ہذا مکتو سنائون کون سی  
 ہوا کرتا نزول و حی جسم  
 رسول اللہ فرمائی جو ہی  
 اگر ہم لوگ کرتی ذکر دنیا  
 تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتی  
 اسی صورت غرض ہر حال  
 ہمارے ساتھی مشغول رہتے

عن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بوجهه وحديثه على  
أشجار النخيل فكان يقبل منهم ذلك فكان يقبل منهم وحديثه على أشجار النخيل  
بارسوك الله أناخير وأبو بكر فقال أبو بكر فقلت يا رسول الله أناخير أم عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله أناخير  
فقال عثمان فلما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت فقلت يا رسول الله أناخير

بیان کرتا ہی ایا عمرو بن عاص کہ تہا یہ آپ کا انداز جس میں  
عزیز تالیف تھی اونکی ہی منظوم  
کہ مجھ کو یہ گمان رہتا تھا اکثر کہ ہونین قوم کی لوگوں سے بہتر  
کہ میں ایک دن حضرت سے پوچھا بناؤ اے مجھے یعنی تحقیق  
کہا مجھے جیسا شاؤدین کی کہ ہاں بوکری بہتر ہے  
کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمری کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا  
کہا بار سوم پیراؤنسی میں نی کہ میں بہتر ہوں یا عثمان جیسے  
تری درجہ سنی او مسائل ہر کہ عمرو بن عاص کہنا ہی کہ جسد  
یقین آیا مجھے یا جسد حق ایمان ہوا پر قول سی اپنی پشیمان کہ یعنی کس لی پوچھی تھی یہ بات  
ناؤنسی پوچھتا اسی کا ش بہت

عن انس بن مالك قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فمما قال لي قط  
وما قال لشيء صنعت ولا صنعت ولا شئ لم تركه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
أحسن الناس خلقاً لا يستخرف قط ولا يحرق قط ولا شئ كان لا ين من كفت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
عليه وسلم ولا شئ صنعت مسكا قط ولا عطر كان أطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم  
انس کہنا ہی میں نے توں تک رہا ہوں خدمت حضرت میں تک  
مجھے اُنک نہیں فرمایا جلا وہاں جس چیز کو میں نہ بنا یا  
جو مجھے نہ ہو تا تھا کوئی کام نہ لیتی اسے اس کا وہ کام کہوں کیا حسن خلق ہوں میں

سناری احمدی شایانِ بحین  
ملائم جو بیلی تھی شی کے

کہ نسبت بھلا کہ جس نبی ہو  
نہ بعد از شک و یان کہ ہی

و حسن خلق میں کہا ہی حسین  
خز و دیامین و نسیمی نسا  
پسینی کا یہ تھا حضرت کا علم

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

کہ نیکر اولین و آخرین تھے  
کف دست جناب مصطفیٰ کو  
کہ بوسہ عطر تھی اوس سے بہت کم

نہ بوسنی کا کھانا بہت ہی

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه كان عند رجل به اتر صفح قال كان  
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يكاد يبيح له أحد بشي يكرهه فلما أوّل للقوم قلم ليح هذا

افس کہتا ہی ایسا ماجرا تھا کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا  
 تو حضرت فی بہار و سکا حال دیکھا کہ وہ آیا ہی جو کچھ آپس کہہ  
 تھا قاضا تہا یہ خلق احمدی کا کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا  
 فکر فی او سکو مشرندہ اوں وقت غرض جیسا دیکھا وہ شخص  
 کہانی کو گو اگر تم میں سی کوئی بیان کرتا یہ بہار احوال نکوئے  
 ہو اجسد مہملین نام والا ہوا جسند مہملین نام والا  
 ارشاد رو کیا ہی کچھ او سکی آؤ کہنتی او سکی آکی عیب کی بات  
 کیا ارشاد حضرت فی زبان تو یہ جواب یہاں فی اوں کیا

عن عائشة أنها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاضلاً

وَلَا خَابَ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا فِي السُّبُحِ وَالسَّيْرِ السَّيْمَةِ وَاللَّيْلِ لَعْنُ وَيَسِيرُ  
 خَابِ عَائِشَةَ يَا نَضِيفِ بِيَانِ كَرِيمِينَ بِهَرِ حُضْرَتِي كَرِيمِ كَرِيمِ بَصْرَتِ حَمِيدَتِي  
 كَلَامُ خَشْيَتِي صَافِي بَرِي كَهْدُونِ كِيَا مِينَ كَلَفِ نِي حَيَا وَهْ بَكُونِي كِي كَرْتِي هِي مُخْتَصَا  
 اَكْرَبَ زَارِ مِينَ تَحْشِيرِ لَا تَلْ بَلَنْدِ آوازِ دِهَانِ كَبْ تَهِي آوَهَا بَدِي كُوئی جَوَانِ کِي سَاتِ کَرْتَا  
 نَزِیْتِ تَهِي بَدِي کِي سَاتِ لَا وَهْ کِیَا هِي عَقُو خَشْشِ مَرِ عِلْمِ سِرِ اُپَرِ مَتِ دَعِیْنِ کَرِ مِ تَهْ

ج عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِيَدِهِ شَيْئًا وَلَا أَنْ يُجَاهِدَنِي سَبِيلَ اللَّهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا أَمْرًا  
كَلَامَ عَائِشَةَ وَدَوْرِهِ مِنْ أَقْبَابِ صَاحِبِ بَوَاحِجٍ كَمَا كَتَبْتُ فِي تَفْصِيلِ الْأَيْكَلِ خَو

نار اپنی مائتھوں کی سیگو اگر مارا تو مارا امر رب سے بہ ہنگام غنائین غضب سی  
کسی خادم کو خدمت سی نما کسی عورت کو عبرت پر نما

عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم متغيراً من محبة أحد قط ما لو بينه وبين حريم الله تعالى شيء فإذا انتدب من حريم الله تعالى شيء كان من أشد لهم في ذلك غضباً وما خير بين أمرين إلا أخار أيسرهما ما لم يكن أحدهما

روایت عائشہ سی ہمسری  
کہ لیتی ہوں کسی سی آپ لا  
مگر جب نہ کوئی فحش راہ بخو  
کیا کرنی بقیعت امر رب کی  
تو یہ ہتھی آپ کی فرخندہ عاؤ  
سناہ و جرم سی خالی کر ہو

عن عائشة قالت استبأذن رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا عنده فقال بشئ من العشيّة وأخو العشيّة فاذن له قال إن له القول فإخرج قلت يا رسول الله قلت ثم كنت أقول فقال يا عائشة إن من شر الناس من ترك الناس وفيه

برزد یک خلیفہ سرورین  
 جناب عائشہ بی بی ہو پختی نہیں  
 کہ دروازہ پر کوئی شخص آئے  
 طلب کار اجازت تجھانی سے  
 کہا حضرت فی پہ کیا مروید  
 بی بی کی چ یعنی ستم  
 پھر اسکی بعد فرمائی اجازت  
 ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت  
 مخاطب ہوئی اور سر شاہ بہا  
 لگی کہ فی جنس خلق گفتار  
 وہافسی خب کیا وہ مروید  
 کہا حضرت بی بی عائشہ بی  
 کہ تجھ پہ مروید جبک یہاں آیا  
 عرض تمنی کہا جو کچھ کہا تھا  
 جو یہہ آیا تو حضرت شیخین علی  
 ملائم گفتگو خلی حسن ہے  
 کہا حضرت فی ہاں ای عائشہ  
 انجوبی یا اور ہاں ایسی اسکو  
 کہ وہ یامین وہ شخص بد مرین  
 ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے  
 سبھی لوگوں ہی ہی وہ شخص

کہ جسکو بیور دین پر جو سمجھ کر کلام فحش ہو جس کے زبان پر کریں سیراوس ہی لوگ اکثر  
 ۹ عن النبی قال الخیرین علی سالت ابي عرب بنیة رسول الله صلى الله عليه وسلم فی  
 جلسائه فقال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم الشیر المطلق لیس بجانب لیسن  
 ولا غلیظ ولا خفاف ولا خائش ولا حیائیة ولا مستح بیغافل عما لا یشئہ لا یوسس  
 ولا یخشیہ قد رکت نفسه من ثلاث الی و لا یکر و لا یعینہ و رکت الناس من ثلاث  
 کان لا یدم لحد ولا یعبیہ ولا یطلب عورتہ ولا یسکلم و لا ینسار جانوا بہ و اذا تکلم  
 اطرقت جلساؤه کما تماعلی و منهم الظن فاذ اسکت تکلموا لا یبتازعون عندہ  
 بالحديث و من یکلم عندہ انصتوا له حتی ینفخ علیہم عند حدیث اولہم یضحکون  
 یضحک منہ و یحجب فما یسجدون منہ و ینظر للغریب علی الجفوة فی منطقہ و سالتہ  
 ان کان اصحابہ یستحیونہم و یقولوا اذا راہتم طالبا حلیۃ یطلبہا فان رآہ و لا یقبل  
 الشاء الا من یحیی و لا یقطع علی احد حدیثہ حتی یجوز فیقطعہ بہی و قیام

روایت کے شہید کہیلانی حسین ابن علی مرتضائی کہ میں سیرت خیر البشر سے  
 کیا تھا یہ سوال یہی پوری کہ یعنی جو کوئی مجلس میں آتا بنی کا حال و سکہ سا کہتا ہے  
 کہا جی علی مرتضیٰ نے ندیم محفل خیر البشر سے کہ تہی باز مر و اجاب حضرت  
 کشادہ برو ملائم و نہایت درشت و نہشت خود حضرت بنین بحسن خلق خرم المسلمین تہی  
 لکرتی تہی بلنڈا و انحضرت نہ تہی جس چیز کی جانب کو رغبت  
 کیا کرتی تہی و سہی انشت طبعیت تہی سخاوت یہ یہ توں کہ ہوتا تھا نہ اوسنی کوئی مایوس  
 وہاں جن چیز کا آتا تھا سائل ہوتی نا امید می او کو حاصل ریا و کبر و لا یعنی سخن سے  
 سہا کرتی تہی ایسی چلن سے لکرتی تہی مذمت عیب گوئی کل ہر کر کسیک عیب جوئی  
 سخن جو کچھ زبان سی تھا نکلتا بامیر ثواب آخرت تھا کلام پاک فرماتی تہی جدم  
 تو ہوتا نہ ہنشینو نکاہیہ عالم کہ گویا جانور بن او کی سر پر ہلاتی ہی ہنہن جو علقا سر



یہ اونکا حال تھا وقت سہت	لہہ ہوجاتی غریق بحر حیرت	مگر خاموش ہوتی آپ جسم
تو باتیں سب کیا کرتی تھی باہم	ولیکن نہ مرہ صاحب زہار	مگر تھی سامنی حضرت کی تکرار
نوبی جواب نہی کچھ عرض کرتا	تو اوس ننگام کا دستور یہ تھا	لہہ جب تک وہ بیان نہ کرتا تھا حال
تو وحی تنہی الی ساکت دل	عرض نہ کرو کلان کا تھا جو نہ کر	بعین لطف دہان ہوتا تھا منظر
رسول اللہ تنہی تھی نہ فرحت	ہنساکرتی تھی جب صاحب حضرت	اگر کوئی عجائب حال ہوتا
تعب جانسی اصحاب جکا	تو حضرت بھی تعجب جانتی تھی	عجائب چیز وہ پہچانتی تھی
اگر تا دہان ایسا مسافر	لہہ گرا وہ کلام رشت ظاہر	غریب اہل حاجت بی محابا
بجھتا ز درشتی پیش آتا	تو اوسجا صبر فرماتی تھی حضرت	لہہ میں معذوری یعنی اہل حاجت
مگر اصحاب حضرت اوس مکانسی	مسافر کی تنہی باہر کو لاسے	بحسن خلق عادت آپ کی تھی
کیا کرتی نبی ارشاد دینہا	لہہ تم گردیکہ پاؤ اہل حاجت	لہہ حاجت روائی پر اعانت
اگر وہا کوئی مرد مسلمان	رسول اللہ کا اوسجا شاخون	تو وہ حمد مسلمان میں حضرت
ہوا کرتی بہر صورت اجابت	جو کوئی شخص اوسنی بات کرتا	کلام اوسکا مگر تھی قطع اصدا
اگر وہ بات ہوتی دور حق سی	تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتی	بہ نہی افرنگ قطع کرتے

و یا حکم قیام امر حق سے

۱۱۱ عن جابر بن عبد اللہ یقول لما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا فقال یہی تقریر جابر کی زبان لہہ جو سائل نے اونس پر کیا لب والابہ حرف لائے آیا

۱۱۲ عن ابن عباس قال دیا اوس پر جو بار و می زبان کا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچودا الناس بالخیار و کان اچود ما یكون فی شہر رمضان حتی یفسد فیما ینہ خیر فی بعض علیہ القرآن فاذا لقیہ حبس بل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچود ما یخیر فی

ہو امرویی بقول ابن عباس کہ تھی حتم رسالت اچودا لانا یہ نیکی بہترین مردمان سے اچود فضل فیاض جہان تھی ہمیشہ تھی با بذا ل سخاوت مگر ماہ مبارک میں بکثرت

وہ و مومہ بن آغاز و انجام کیا کرتی نہایت خیر و انعام اسی ایام میں جبریل اُتی  
 کلام اللہ کو حضرت سہیلی غرض جہوت باخیر و کرامات نبی جبریل سی کرتی ملاقات  
 تو اون روزوں عطا جو دستا رسول اللہ کرتی ملی نہایت بشکل آمد با و بھاری  
 فیوض احمدی ہوتی تھی جاہ

۱۲ عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُرُ شَيْئًا لِنَفْسِهِ  
 مگر کتا ہی احوال تو کل نہ تھایہ آپ کا حال تو کل خیال جمع تھانہ تکرانہ  
 راوی نبی و لانی سی سہیل رسول اللہ کو ملی چہینہ صلا نکستی تھی برائے روزگار

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ  
 أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِي سَيِّئٌ وَلَكِنْ اتَّبِعْ عَلِيَّ فَإِذَا جَاءَ  
 فَضَمَّهُ فَقَالَ نَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أُعْطِيْتَهُ فَمَا كُنْتُ لَكَ اللَّهُ مَا كُنْتُ لَكَ تَقْدِيرُ عَلَيْهِ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَصْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَتَقُوتُ وَلَا تَخْشَى  
 دَعَاكَ فَقَالَ لَا تَقْتَسِمُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ وَجْهَهُ فَقَالَ نَحْمَدُكَ

اُہا حضرت عمر فی حال ایسا نہ حضرت پاس کوئی شخص آیا لیا یوں عرض اوس بحر عطا  
 نہ کچھ دلو ائی عین سخاسی لیا سائل سی حضرت فی ظہیر نہیں اسوقت کوئی چیز حاضر  
 ولیکن ہی تجھی جو کچھ تمنا قرض اوس چیز کو تو مول لی آ روا اسوقت تو کرتی غرض کو  
 گرونگامین اداتیر ہی قرض کو عمر فی تب کیا حضرت سی معزز نہ تم کسوا سلی ہوتی ہو مقربین  
 اوٹھاتی آپ کیون ہین زیر بار نہیں جس چیز قدرت تمہار نہیں تکلیف دیا رب غرت  
 نہ تم ایسی کرو جو دستا و سخاوت سنا جب پنی گھنا عمنہ کا تو ایسی بات کو کر وہ جانا  
 وہاں حاضر تھا کوئی شخص نصا لگا کہنی کہ اسی سلطان برا دئی جاؤ کئی جاؤ سخاوت  
 چھوڑو یا نبی بخشش کے عاتو نبھی خوف خطرہ غلشی کا نہ رب عرش ہی مالک تمہارا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ انا جو چھی پھلائی لگا اوس نصار تھی نہ میں ناموزون اس کا



انہر سی کسی سائل نے پوچھا کہ ان کسب حجامت ہی کیسا  
 کہ سن اوس سائل حال حجامت جناب سرور دنیا و دین کی  
 اوسی حضرت نے ازراہ عنایت دیاد و صاع بہر خلد باجرت  
 نہ تو لیتا جو ہی محصول اسے تو اوس معمول سی اب کم لیا کہ  
 پہر کسی بعد فرمائی لگی یوں نہ ہی چھی و والیتی رہو خون  
 انہر بولابا طہار حقیقت ابونکبہ نی تہی چینی لگا لی  
 سفارش اوسکی مالک سی کہ یہ اس ملک پر احسان کیا کہ  
 حجامت کر کی خون لینا بجا ہے  
 تمہاری واسطی اچھی دو ہے

ح عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ وَأَمْرِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ  
 ہوا منقول حیدر کی زبان سے کہ تہی حضرت نے جب چینی لگا تو مجھ کو حکم فرمایا اوس ہنگام  
 نہ وی حجام کو اب حق حجام سنی جب بات یہ حضرت نبی تو میں نے اجرت حجام دی د  
 ح عَلِيٌّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي الْأَخْضَعِيُّ  
 وَبَيْنَ الْكَافَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَكَوْكَانَ حَرَامًا لَوْ يُعْطَى

یہ عبد اللہ ابن عم حضرت بیان کرتی ہیں یوں حال حجامت نہ ہی جب اپنی چینی لگائی  
 لیا تھا خون فاسد و جگہ سی رک کر دن کا حضرت نے لیا خون میانہ شانہ سی ہی لیا خون  
 ہوئی جب نے لینی سی فرات عطا حجام کو کی اوسکی اجرت اگر ہو تا حرام و نثار کا  
 مذمتی اب ہر کہ مر در حجام

ح عَنْ ابْنِ عُمَرَ سَيِّدِ زَكَرِيَّا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحُجَّهِهُ وَسَالَهُ كَيْفَ خَرَجَ لِحَجَّامٍ فَلَا تَأْخُذُكَ  
 کیا ابن عمر سی ذکر اسکا کہ ایک حجام حضرت نے بلایا حجامت کر چکا جسوقت حجام  
 تو حضرت نے یہ فرمایا اوس ہنگام نہ تیری واسطی از روی معمول متحرک سقد زہر ہی محصول  
 لیا اوسنی کہ چھسی میرا نولا خراج تین صاع ہی روز لیتا لہا حجام سی حضرت نے ان تو  
 دیا اگر آج سی و صاع اوسکو پہر اسکی بعد از روی عنایت عطا کی پاس سنی ہی اجرت  
 ح عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْجِمُ فِي الْأَخْضَعِيِّ

وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَمِلُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَتَسْعَ عَشْرَةَ وَاحِدًا وَعِشْرِينَ  
 اس کہتا ہے یہ خضر کی عادت کہ کرتی دو نو شانہ میں جاتا  
 جاب مصطفیٰ محبوب کے کیا کرتی شفیع روح شہد  
 وہ ستر وین یا اویسویں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اس پر اور کہتا ہے حقیقت کہ تہی درحالت احرام خضر  
 کہ پشت پاسی پھونک لیا تھا کل ہی اوس جگہ کا نام مشہور  
 کہ اس منزل میں جب خضر پہنچا وہاں کالین سنا تا بنون  
 ہونے لگی تھی آپ مصروف مسجدا

## بَابُ جَاءَ اسْمَاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا أَبُو طَعْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
 اسْمَاءَ أُمِّ مُحَمَّدٍ وَأُمِّ أَحْمَدَ وَأُمِّ الْكَافِرِ وَالْكَاشِرِ الَّذِي  
 يُخْشَى النَّاسَ عَلَى قَدَمَيْهِ أُمُّ الْعَاقِبِ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

درود و رحمت و صلوات پڑھنا اس کے کہ اسما ہی بارک کا شمار و وصف آتا ہے

خیر ابن طعم نے کہا ہے زبان پاک سی جو کچھ سنا کہ کتنی تہی متیم حوض کوثر  
 کہ میری اسطی بن نام اکثر محمد نام میرا اور محمد کہ ہیں میری لمی اوصاف  
 ہوا موسوم من با اسم حاجی کہ یعنی کھڑکی تھی جو سیا تودہ ظلمت سبھی ہی ہی  
 انشا فی حق تعالیٰ فی جہان مرا جو نام ہی حاشہ مقرر اوٹھین کی لوگ سبھی ہی  
 مرا یہ نام عاقب اس کی کہ اب دور رسالت ہو چکا مری پچھی نبی کو ملی نہیں

بہت مضرب ہاں ملا سکتی ہے  
 أَخْبَرَنَا أَبُو طَعْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

وَاِنَّا اَحْمَدُ وَالنَّاسِ الرَّحْمَةِ وَبَنِي النَّوْبَةِ وَالْمَلِكِ وَالْقَفِي وَالْمَلِكِ وَالْقَفِي وَالْمَلِكِ وَالْقَفِي

حدیث ابن کثیر ایہ بات کہ حضرت سی ہونی میری ملاقات نہنگامی کہ در او مدین

چلو جاتے ہو وہ شاو مدینہ کیا یہ آپ فی مجلس ہوسن سکا

نہی رحمت کو نہی، ہوں بن میں بنی توبہ تطہیر، ہوں بن میں کہ بہ توبہ مرعی است

سیدوزکا حشر روز جزا ہوں

د کفار برون ہی کر تا ہوں اور  
 بوقت جنگ بالمشافہ  
 اور شہا تا ہوں بہت سختی و شہادت

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا

باب ماجاء في بيان قبول الله تعالى التوبة

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ بِمَاءٍ يُسَمَّى مَاءَ الْبَرْقِ

یاد عیش خمر الزینلیں اب کا فی مسکن  
موسم عیش فنا کا یہ خاطر ہے پیشانی

شهاب عالمیہ کتب خانہ لاہور

[illegible]

ایسی کھنکس کہ کہا ایکاتی کہ جسکو واسطہ پیش خداقی ہر عیش و سرور است گمانی

مجلس اول

عن أبي طلحة قال شكرونا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

من بطرنا عن جرحه فممن زعموا ان الله صا

مطالعات و کتابخانه

شکر بندہ کو ایک اکبر

میں نے یہی سوچا تھا کہ میں نے

وہیں اپنا کام کر رہا تھا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا تَحْمِلُ فِيهَا وَلَا يَلْقَانِي أَحَدًا فَأَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ لَعَنِي سُبُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرَنِي وَجْهَهُ وَالنَّسْلُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْبُحْيُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقُوا إِلَى أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ الْيَمَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الْقُوَّةِ وَالشَّجَرَةِ لَسَانًا وَلَمْ يَكُنْ لِي أَخِي فَلَمْ يَجِدْهُ فَقَالُوا لِمَ أَتَيْتَهُ إِنْ ضَاحِكًا فَقَالَتْ أَنْطَلِقْ يَسْتَعْدِبْ لَنَا الْمَاءَ فَلْيَبْتَوِ أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَرْعِيهَا فَوَضَعَهَا فَوَجَّعَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْدِرُ بِأَيْدِيهِ وَأَمِيرُهُ ثُمَّ أَنْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِّ يَنْقُضُ بَسْطَ لُحْمٍ نِيسَاكًا ثُمَّ أَنْطَلَقَ إِلَى خَلْفَةِ جَاءَ بِهِ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا شَقِيتَ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْتَنِي أَرَدْتُ أَنْ تَحْتَارُوا وَتُخَيَّرُوا مِنْ رُطْبِهِ وَبُسْرَةٍ فَأَكُلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ التَّعْبِ الَّذِي لَسْتُ لِي عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطْبٌ طَيِّبٌ مَاءٌ بَارِدٌ فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَضَعَهُمْ جَعَلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْجَن لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَجَّرَ لُحْمُ عَنَّا فَأَوْجَدَ يَا أَبَا هَيْثَمٍ فَأَكَلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّا نَأْسِي فَأَيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَأْسَيْنَ لَيْسَ مَعَهُمَا نَالَتْ فَأَنَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا قَالَ يَا أَيُّ النَّبِيِّ أَحَدُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مِنْ خَدِّ هَذَا فَإِنْ رَأَيْتَهُ يَصِلُ وَأَسْوَصُ بِهِ سَعْرًا فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى أَمْرَانِهِ فَأَخْبَرَهُمَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمْرَانُهُ مَا أَنْتَ بِأَلْفٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ نَعْتِقَهُ قَالَ فَهَوَّ عَيْنَتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً لَهُ وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْمُرُهُ خَيْرًا وَمَنْ يُوْقِ بَطَانَةَ السُّوءِ فَقَالَ

کہانی بے ہریدہ فی یہ احوال  
 نہ تھا وہ وقت ایک مقرر  
 غرض پیر وہ جب تشریف لے  
 کہ اس دم کیوں ہوا انہما را  
 مجھی منظور تھا تسلیم کرنا  
 کہ وہاں آتا ہوا حضرت عمر کا  
 عمر بولی مجھی ای فخر عالم  
 گی باہم اپنی ہی کشمکش کی کہ کو  
 وہ غلام کبریوں کا اوسکی بیان  
 نہ تھا خاد مرید کو اوسکی کہیں  
 کہی یہ بات اوسکی اہلیہ سے  
 کہ وہ پانی کی لینے کو گیا ہی  
 وہ لایا اس طرح سی مشک پر  
 تو یوں کہنی کا خیر شہر سے  
 غرض انرا تعظیم و مدارا  
 بسوئی باغ وہ فرخندہ اختر  
 گیا پھر وہ بسوئی نخل خرم  
 خصوصاً فخر و زخرا میں  
 مناسب تھا تجھی اس طرح لایا  
 میری خاطر میں ایسی بات  
 امارتی اسطی میں توڑ لایا  
 کہ ہمیں اسطی فرخندہ احوال  
 کہوں کیا میں کہ اوسکی احوال  
 تو اوسکی ساسنی ہو کر آئی  
 کہا اوسکی میں اب گیا ہوں  
 فقیرا اسو اسطی حاضر ہوا تھا  
 عمر سی ہی کسی حضرت فی ہدایت  
 تہا سی پس لایا ہو کہ اسدم  
 اپنی شہم وہ مرد بہرہ ورتہا  
 کہ عین بالدار یکا نشان تھا  
 سخن کو تا وہاں اگر جو دیکھا  
 کہان خاوندی تیرا آبادی  
 نگذری تھی انہیں کہہ دیراں  
 کہ اوسکی بوجہ تہا سخت پتیا  
 فدا ہوں آپ پر سی ہی ابابہ  
 بلایا اوسنی اونکی انہ سی ہا  
 و خلدان میں جو وقت آیا  
 وہاں سی خوشہ تر لکی آیا  
 کیا ارشاد حضرت نے اوسکی کام  
 کہ کر لیتا جد اپنے سنی چکا  
 کہ یہ خرمائی میں جو خوشہ تر  
 کہ ہو جسطح کا مرغوب خرم  
 کل آئے چاک ایک کہ سی باہر  
 کہوئی اوسنی نہ کر سکتا تھا جات  
 کہا ہو کر سی حضرت فی ایسا  
 کہ روئی اطر و اقدس کو دیکھو  
 پیرا سکی بعد کہ عرصہ گذرا  
 کہ تم آئی ہو اب کہ کام کی  
 غرض یہ کہ شکوہ چکی تو  
 بخوبی حساب باغ و شجر تھا  
 اگر جو وہ غنی تھا مال و زمین  
 اپنی شہم کو اوسکی کہ نہ پایا  
 کہا اوسنی کہ ایسا ما جرات  
 کہ آیا اٹھنا نہ شک لیکر  
 رکھی جب مشکا اوسنی میں  
 رہی قسمت کہ یعنی سی ہا آب  
 چلا پھر بعد اسکی اونکو لیکر  
 پھونا و اسطی کے پھنایا  
 رکھا اونکو حضور مصطفین  
 کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام  
 کہا اوسنی کہ محبوب الہی  
 کہہ کہ پختہ ہوئی پھر میں  
 تو ان خوشون سے چن چن لایا



مذاق دل سی کیفیت او ٹھاوین عرض کہانی او نہون فی خوشہ پایوہ آب شیرین او کی او پر  
 پسند آئی جو یہ نعمت نہایت تو فرمانی لگی او سوقت حضرت کہ میں کہا تا قسم ہوں او سر  
 یہ قدرت میں جسکی جان بھی کہ تمہنی آج یہ نعمت جو کہا ہے غریبی اسکی کیفیت او ٹھا  
 سوال او سکار و حشر ہوگا یہاں جو کہہ فرمائی او ٹھا یا یہ سارہ سردی بھی کہتی بھی  
 یہ پانی خوش ہو تم جسکی یہ شیرین اور پاکیزہ جو ہر ایک کہ آئی آج کہانی میں تمہارے  
 غرض وہ چین کے قسمی حشر کی سبھی اس نعمت الوان کو گن ابو ہیشتم ہوا وہاں سے وانا  
 کہنا اسکی لئے کو ای کہا کہنا او سوقت حضرت یہ ارشاد کر کہنا سچا ہے اسکی بات کو یاد  
 نہ ہرگز نہج او س بڑی کو کچھ غریبی کہ میں جو بکری دہ کی کیا پس نہج نہ خالہ کو لکھ  
 نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نہ بجا کر سامنی حضرت کی لایا او نہون کی اسکی خاطر وہ بھی  
 ابو ہیشتم یہ ہر شے پوچھا کہ خدام بھی سرگرم کوئی ہنگام کہا او سنی نہیں کوئی پستار  
 کہا حضرت اب ہنا خبردار کہ تو جسوقت یہ احوال سن لے کہ آئی میری یہاں قیدی کہیں  
 تو او س بکرم میری پاس آنا تجھی میں ایک خادم بخش دے گا پھر اسکی بعد ہوتا روز گزری  
 کہ وہ بڑے جانب ہی آئے نہ او کی سات بردہ تیرا تھا ابو ہیشتم یہ چرچا سنکی آیا  
 کہا حضرت نی یہ ارشاد اولو کہ ان دین سے لجا ایک کو تو ابو ہیشتم کی یہ عرض او س سے  
 کہ جو بہتر ہوا نہیں سے وہ نہج پسند خاطر والا جو آویہ ابو ہیشتم او سیکو لکی جاویہ  
 کہا پھر آپ نی او س بخوبی کہ مجھی اب جو تو نی مشورے میں موتن جو مجھ کو سمجھا  
 تو میں کہتا ہوں اس دلو لیا کہ جس دہ کا دیکھا میں نہج کہ بڑتا ہا نماز رب متعال  
 لیکن تجھی کرتا ہوں نصیحت کہ رہنا اسپہ مصروف رعایت ابو ہیشتم یہ اپنی کہہ کو آیا  
 یہ سارا حال ابی بی کو سنایا ابو ہیشتم سی بولی او سکی عورت کہ جو کہ یہ ابی کی بھی نصیحت  
 نہیں مکن بجالاوی او سی تو یہ بہتر ہی کہ اگر آزاد اسکو کیا فی الفور تو ہیشتم نی آزاد  
 وہ بردہ تو کیا حضرت یہ ارشاد کہ یہاں حق نی جی ایسا نہیجا خلیفہ بھی کو ہی یہاں نہ آیا

کہ جسکی واسطی وہ صاحب باز  
 برائی مشورت ہو ورنہ دمسار  
 تو اون دین سی ہی پہر ایک کمال  
 سکھانا ہی اوسنی نکی کی افعال  
 وہ بیگا و سر جو صاحب باز  
 بتا ہی اوسنی اطوار ناساز  
 غرض جس شخص کو اوسکی حد  
 بچایا اوسشیر ناسرا یہ  
 رہا محفوظ و بندہ جہانین  
 برسی کا ہونسی اپنے وکی انین  
 رسول اللہ کا مقصود ارشاد  
 ولاتاہی یہان ہنسنا کو یہ  
 کہ تھی وہ جو ابو ہرثم کنی لی  
 وہ تھی اوسکی شیراہ نیکی  
 کہی کیا بات لی لی فی میان  
 کہہ دو کر ویا آزاد اوس

عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاصٍ قَالَ رَأَيْتُ لِرَجُلٍ أَهْرَاقَ دُمًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 وَأَنَا لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَفَعِي بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَدْ لَبِثْتُ أَغْرَفِي الْعَصَابَةِ  
 أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحَبْلَةَ حَتَّى إِذَا جُنَا  
 لِنَصْنَعُ كَانَصْنَعُ الشَّاهِدَ وَالْبَعِيرَ وَاصْبَحْتُ بَنِي إِسْرَافِيلَ فِي الدِّينِ لَقَدْ خَسْتُ إِذَا وَضَعْتُ يَدِي

ابی وقاص کا بیاجہی سعد  
 بیان کرتا ہی بہر احوال درود  
 کہ میں اسلام میں ایسا  
 کیا اول خدا کی راہ میں خون  
 غرامین جسنی اول تیر پہنکا  
 وہ تیر انداز پہلی سب ہی پہن  
 بیان کرتا ہوں میں اس وقت  
 کہ جب تھوڑی سی صحابہ جوش  
 بجم شاہ دین کرتی غرا ہی  
 کہ غریب ترین ایسی مبتلا تھی  
 ہمیں کہا نا سیر تہا نہ کچھ وہاں  
 مگر کہا تھی رہی برگ و بنیان  
 وہ یا جملہ ہمیں کہانی کو ملتا  
 کہ وہ سیوہ و رخت خار کا ہا  
 یہاں تک پات پتی کی خیر  
 کہ ہم سب کی یہ حالت ہو گئی تھی  
 کہ وقت وقع حاجات ضرور  
 بشکل شک و یاس شکستہ  
 ہوا کرتا تھا بس فضلہ اجابت  
 رہی اسطرح علی لائق صحبت  
 باخواب یہ کیسا نا جرا ہی  
 بھی قوم سے کہتی بڑا ہی  
 کہی جو میں راہ دین میں افلا  
 گئی برباد کیا میری وہ افلا

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو وَشُعْبَةَ ابْنِ الرِّقَاءِ قَالَا لَعَنَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ بَنُ عَزْوَانَ  
 أَطْلُقُ أَنْتَ مَنْ مَعَكَ حَتَّى إِذَا لَقِيتُ فِي أَصْحَى أَرْضِ الْعَرَبِ أَدْنَى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ  
 قَالُوا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْمَرْيَدِ وَجَدْنَا هَذَا النَّكَارَ فَقَالُوا مَا هَذَا هَذِهِ الْبَصَرُ

فسار و حتی اذا بلغ احوال الحیر الضعیف فقالوا ههنا امر ففعلوا فذكر الحديث بطوله  
قال قتال عتبة بن عروة ان لقد رايتني ورايتي كسابع سبعة مع رسول الله صلى الله عليه  
مالنا طاعة ورق الشجر حتى نقرحت اشدا فانا لنتقت بردة نفسم ابني وبن سعة  
فما منا من اولئك السبعة احد الا وهو مبرم من له مصاد و شجر بون له امر بعدنا

شکس خاله بن عمیر	ہوی گویا بہر برساوی	کہ عتبہ وہ جو تہا غروان کا مینا
عمر فی اوس کو نائب کر کے بھیجا	کھی پنجام رخصت اس کی بات	کہ جاہل ہون کو لیکے تو سات
کئی سرعت چلی جاو وہاں تک	عرب کی حد کشو ہی جہاں تک	عجم کی شہر حبیب نزدیک پاؤ
وہاں سے کئی تم آگے نجاؤ	غرض عتبہ ہوا وہاں سے روانہ	لئی وہ سات سارا کارخانہ
کیا نہ بڑے تکاب لوگوں کی تنگ	نظر آیا وہ نہیں ایک تو دیکھند	بہم کہنی لگی یہ چیزیں کیا
کوئی اونہن سے بولا یہ بہر بصر	پھر لگی کہ چلی وہاں سے ہی برہر	ہوی وارو غرض چہو سیس پل
وہاں کرنی لگی اسپسین نہ کر	ہوئی شجہ ہم سے نہ لگی ماسور	ادھونہن کی کی غرض اوسجا آقا
وہاں کا حال کہتا ہی طوطا	کیا راوی فی بیان تہوڑا اترام	کہ تہا اوسکی تین اس بات سے کام
کہ عتبہ فی دکان اکل حقیقت	بیان اسطر حکلی اپنی حقیقت	کہ تہا کیسا وہ عسرت کارمانہ
بہت تنگی وقت کا زمانہ	کہ میں جیوقت بہراہ بنی تھا	کہوں کیا اس طرح کا حال لکھا
بہراہ بنی ہم آدمی سات	بہر اس طرح سے کرتی تھی اوتھا	کوئی کہا نہ وہاں اپنی لڑتھا
میں تھاکر پونہ کا کھانا	یہاں تک کہ ہنی کہا فی برک شیا	کہ باہین ہر کس تہر رٹاں کا
یہاں ہر مین پانی ایک چادر	کیا تقسیم اوس چادر کو لیکر	رکھی پھر مین کہہ وہ سعد کو
شریک اوسین ہوی ہم لوگ تھیں	یہہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت	کہ اون روز وین تھی عسرت
پھر لایا جو کشا ایش کا زمانہ	تو دیکھا اسطر حکا کا رخا	کہ تھی جو اوسجکہ وہ سات شیا
تو ان ساتوین اب ایک ایک تھی	امیر شہر ہی صاحب خدمت	بساماں امارت تخت سے
انہی بن اور جو اشخاص با تھے	ہماری بعد دیکھو کی کہ وہ بھر	ریاست مین امیر شہر ہوئے



کہ ان کو تم سے کاسہ کی مانند غرض جب کہ چلا کر پہنچا تو وہ یار ہی پہنچا دیا  
 سوال اس کیا ہم نے اور اس کا کہ مجھ ہی رو لاتی کو کسی بات لہا اوسنی کسی اس کی غرض  
 کہ دیکھی گئی سیرت ارجا لہم ولیکن اپنی تا وقت حلیت اوٹھائی آہ کیا خفی صورت  
 لہائی نان جو ہی سیرت لہا اونہون کی اپنی اہل بیت سا کان اٹکانین چکو کہی ہی  
 کہ دنیا میں جو یہ ملت لہا بہلا سیر لہی ہی کون کام چھی ہی کون بہلا کل  
**باب ماجاء فی سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**  
 ح عن ابن عباس قال مکث لکنی صلی اللہ علیہ وسلم بمكة ثلاث عشرة لیلۃ وبالمدینۃ

سین عمر کی تعداد محبوب لہی کی باضداد روایت اب بیان راوی بتاتا  
 اب عباس کی بیٹی کی بیہال چھی مکہ میں حضرت سیرت سال غرض تیرہ برس تک اہل اور  
 نزول ہی تھا کہ کی اندر لہی فردوس کو جب اس جہا تیرہ سال کی حضرت ہی تھی  
**ج عن جبر عن معاویۃ انہ سمعہ یخطب قال مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن ثلاث وستین سنۃ واما ابن ثلاث وستین**  
 جز راوی احوال حضرت بیان کرتا ہی ایسا حال حضرت لہو سفیان کی بیٹی سی شاہی  
 وقت خطبہ اوستی کہا ہی کہ جب نیاسی فرمائی تھی تیرہ سال کی تھی عمر حضرت  
 تیرہ سال کی بوکر تھی تیرہ سال کی عمر تھی تیرہ سال کا میں اب ہوا ہوں  
 اسید موت یعنی کر رہا ہوں

**ح عن عائشۃ ان لکنی صلی اللہ علیہ وسلم مات وهو ابن ثلاث وستین سنۃ**  
 روایت ہی یہ حضرت عائشہ لہا کہ جس دن آپ نیاسی سید ہی تیرہ سال کی عمر ہی تھی  
 کہ جس شام میں حلت ہوئی  
**ح عن ابن عباس یقول توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن ثلث وستین سنۃ**  
 اب عباس کی دایا سیر لہا لہ تھی حضرت ہی پندرہ سال کی

عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ جَاءَ بِمَنْجَرٍ مِنْ مَنَاجِرِ النَّاسِ يَسْتَفِيتُ بِهِ نَفْسَهُ يَسْتَفِيتُ بِهَا نَفْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# باب مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْرَجَ نَظْرُهُ نَظْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ الْبِصْرَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَخَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرْدَةٌ مُصْطَفَى النَّاسِ خَلَفَ إِلَى كَرِيهِ فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ لِيُشْفَوْا وَأَبُو بَكْرٍ وَرُوَيْلٌ كُنِيَ السَّخَفُ وَتُرِي مِنْ خَيْرِ ذَلِكَ لَيْلِي

قیامت سی نہیں کم ہفت سال سرور عالم | کہ جس کا یاد کرنا آج تک بھگورولا مانے

جہان کا باغ نارنج خزان ہی	ار جڑا ہضمیہ و گلستان ہی	جناب سرور عالم کی رحلت
قیامت ہی قیامت ہی قیامت	رسول اللہ کو مانع نہوتے	سر اپنا پت کر ہم جان کہیوتی
لہیں کیا بندگی بچپار کی ہی	نقطہ رونی ہی کی رحمت ملی ہی	محبوب کی ماتم میں رو لو
شرہ میں اشک کی سوتی پرو لو	اگر کچھ الفت خیمہ الموابی	مقام گیر ہی رونی کی جا ہی
اشن فی یہ خبر کیسی سنائی	لہ فوج غم کی کی ہمپر چہ نہ	نظر میں چہا کیا سلمان غم
شرہ پر گیا دامان الم کا	انہ کرتا ہی یہ تقریر غم	لہیں فی کی نظر حضرت پادشاہ
لہ جسم در کا پردہ اوٹھ گیا تھا	جو اکثر سامنی لٹکا ہوا تھا	ولیکن آخری میری نظر تھے
بسوی عارض خبر البشر تھی	کہ اتنا آہ میں در کی مقابل	بنی کی روی اطہر کی تقابل
لہوں کیا مصحف خسا کا حال	بشکل صفحہ مصحف ہوا حال	عجب اک نور روی پاک پر تھا
ہدایت کا نمونہ سہل ہر جہ	رقم کرتا ہی راوی اور یہ بات	کہ اکثر لوگ تھی بو بکر کے ساتھ
سمجھ کر لوگوں کو سہل خیل صحابہ	ہوا تھا جمع ہر خیل صحابہ	لیا پھر سب کو حضرت فی اشاہ
آہ جانی خویش تم ثابت ہی رہا	پراسکی بعد ہی بو بکر صدیق	امامت ادنی کرتی تھی تحقیق
ایسا گی کیا کون ہی ہی قوت	لہ جب نزدیک آیات حلت	مقابلہ در کی اوس سن وہ کو چاہو

از حکو بیشتر او شود یا نه

۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مَسْنَدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُلَّتِ  
أَوْقَالَتُ إِلَى حَجْرِي فَلَمَّا بَطَسْتُ لِيَسْبُلَ فِيهِ تَوَالٍ فَمَاتَ

جناب عائشه با جان منگیز بیان کرتی بین یہ حال شدین کہ جب ہنگام حلت سر پہ آیا  
سیری سینہ کا تانکبہ لگایا دیا اسوقت کا یہ ماجرا تھا کہ تیری گود کا تانکبہ کیا تھا  
سنگا کشت پھر خیر الوری فراغت بول سی کی مصطفیٰ پر اسکی بعد چھوڑا اس جان کو  
لے لگشت گلزار حسان کو

۲۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِ  
بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْعِنِي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سُكْرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشه کہتی ہیں یہاں نہایت حسرت و اندوہ کی حالت  
بحال قرب حلت مصطفیٰ کو دیر آتا پاس اوکی کا سہ آب کہ دیکھا میں نے غصہ اسکی  
تو اوسن پانی سی کر کی تھ کوزہ پراتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
غرض اب وقت ہی تیری دکا بدو کر منکرات موت پر تو پہر اسکی بعد کہتی تھی خدا یا  
وہ حضرت تھی فرمانی اوس وقت بجای منکرات موت سکرات  
بیان راوی جو درود لفظ لایا

۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ مِنْ أَوْسَى ثَكَّ بِهَا كَلَامًا غَبِيظًا أَحَدًا هَوِّنَ  
مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ سِنْدَةٍ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشه باویدہ ہم بیان کرتی ہیں یہ احوال پر ہم یہ میں نے موت کی شدت جو  
تو مجھ کو شک پرہا سپر آیا کہ عسکادم باسانی ہونگا  
تو ہر جونی کی جان پری

۲۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا فُيْضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَمْعُ مَوْتِي دَفَنِي فَقَالَ بُوَيْكَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِمَّا نَسِيتُهُ

قَالَ يَا فَضْلُ اللَّهِ بِنَا الْإِسْلَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي حُجِّتَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ أَذْفَنُ فِي مَوْضِعٍ  
 حجاب عائشہ فی آنہ پیسہم اوہما فی دل یکایا صریحہ شخصیت کا جب احوال کیا  
 بعینہ درو کیا کیا حال کیا وہ کہتی ہیں کہ محبوب الہی ہوا تو دوس کو جس وقت آ  
 رہی تو کہار بہ خود و کلان میں لکھی دمن او کو کس کا میں لہا ہو کر پیرو جو اس سی  
 سنا ہی میں نصرت کی زبان ہی لہ جو کوئی ہی یہاں ہی گیا تو اس جانی کا ایسا تاجر  
 بوقت انتقال دار محبت وہاں سے کس ہی کہتا ہے کہ لہ جنسین جاپتا ہی دمن ہونا  
 قیامت تک بعین عیش و غرض یہ ہی خباب نکلتے جاں کر ہی میں کس کا کام  
 دمن پر جا ہی دمن سنا دمن حرم رسالت کو سنا

عَنْ أَنَسٍ عَمَّا سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَرَأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا عَجَبَ سِ كِ مِثْلِي يَا سَيِّدَتِي عَائِشَةُ نِي يَهِي بِهِ جَاءَ لَه جَسَدَنِ أَيْ فَرَا نِي حَلَّتْ  
 دمن ہو کر ہی با عین الفت لہا ہو سہ حسین مصطفیٰ کا جسین افحنا را لہا کا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ  
 وفائہ فَوَضَعَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَهُ يَدَيْهِ عَلَى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَالنَّبِيَّاءُ وَاصْفِيَا

عجب پرورد قول عائشہ ہی ار پو جو تو جیتا مرثہ ہی لہ جب حلت ہوئی حضرت کی  
 تو اس دم آئی وہاں پر صدق میان چشم حضرت کہتے ہیں کو کہنی ساعدا یہ او کی ہاتھ دو نو  
 لہا پر و انبیا و اصفیا لہا پر بعد اسکی جو خلیلہا برای سید سر وار اقلین  
 کسی صدیق فی طرح کی بین

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ يَلْبَسْ أَصْنَاءَ مَنَاهَا كُلِّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْمَأَتْهَا  
 کل شیء و ما قصنا الدباء عن الذرافنا ففی ذفہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انکرا فلو سنا

لہا روئی کس فی آپ جس دین میں ہوئی ہی روزِ نشہ عجاب زوہ رست فراتھا



مدینہ منورہ میں تھا بیان کیا کہ نبیؐ کی حالت کہ جس دن آپؐ فرمائے وحی  
شبِ نعم کا اندیشہ نہ ہوگا تھا مگر جب مدینہ سو گیا تھا اور ایسی تیر کی کا تھا یہ عالم  
دلون پر جاگئی تھی غفلتِ نعم ابھی ہم بدفن شاہِ دلولاک ابھی چٹنی پانی ہاتھ نہ دیا  
لہٰذا میں بغیر ہی آگئی تھی دلون پر تیر کی سی جاگئی تھی

۹ عن عائشۃ قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحد تین  
یہ قول عائشہ ہی کیا جکر سورہ

۱۰ عن جعفر بن محمد عن ابيه قال فیض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحد تین  
مکن ذلک ایو وکیلہ الثلثا یوم الثلثا ودفن من اللیل قال سفیان و قال غیرہ یسمع صوت المساکین  
امام باقرؑ و مدینہ میں

بیان کرتی ہیں تفصیل کے ساتھ  
توقف دفن میں اوس دن ہوا تھا  
لیکن چار شنبہ کی جو شب تھی  
اُنی سفیان فی بیان طرح کی ہا  
صد آواز گئی ہوا وری کی  
لہٰذا یعنی بعد وہاں ہوئی تھی طیار  
برای خواجہ کاہ شاہ ابراہار  
رسول اللہ کی حالت کا اح  
لہٰذا وہ دن تو مقرر پیر کا تھا  
لہٰذا جس دن آپؐ دنیا کو چھوڑا  
شنبہ کی ہی شب وقفہ کا تھا  
نہر قدیم کہ شکل کی دن ہے  
تو اوش شب میں ہوئی تھی حضرت  
جناب شافع روز قیامت  
لہٰذا جس دن شنبہ کی پہلی رات  
تو اوس دم کان میں آئی لگی تھی  
لہٰذا یعنی بعد وہاں ہوئی تھی طیار  
برای خواجہ کاہ شاہ ابراہار

۱۱ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یوم الاحد تین ودفن یوم الثلاثاء

۱۲ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یوم الاحد تین ودفن یوم الثلاثاء

۱۳ عن سالم بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یوم الاحد تین ودفن یوم الثلاثاء

يصل بالناس فقال عاتقته ان لي رجلا سيف اذا قام ذاب المقام بين الناس  
فلما مرت غيرة قال تراعي عليه فاق فقال مروا بالافلحون ومن مروا بالابكر فليصل  
بالناس فان رجلا وجب وصاحبان يوسف قال فامر بالافلحون وامر ابو بكر فليصل  
بالناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة فقال انظر واني من انك  
تجاءت بريرة ورجل اخر فاقا عليه فلما راه ابو بكر ذهب ليلتكس واومأ اليه ان  
يبت مسكنا حتى قضا ابو بكر صلاته فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص فقال  
عمر بن الخطاب لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقض الا خبرته ليس في هذا  
قال وكان الناس اعيان لم يكن فيهم نبي قبله فامسك الناس فقالوا يا سابع انطلق  
الى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فادعه فانيت ابا بكر وهو في المسجد  
فانيت ابا بكر فشا فمكراي قال لي اقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ان  
عمر يقول لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقض الا خبرته ليس في هذا  
فقال لي انطلق فاطلعت معه فجاء هو والناس وقد دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وسلم فقال يا ايها الناس افرحوني فاجزاه فجاء حتى اكب عليه ومسه فقال انك ميت ثم  
ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاق رسول الله صلى الله عليه وسلم فاق لهم فميتون ان  
قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاق رسول الله صلى الله عليه وسلم فاق لهم فميتون  
وكيف قال يدخل قوم فيكونون ويدعون ويصلون ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكونون  
ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا يا صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاق لهم قالوا ان قال في مكان الذي يقض الله فيه روحه  
فان الله لم يقض روحه في مكان طيب فقاموا فقاموا فقاموا فقاموا فقاموا فقاموا  
ايه واجمع اليه اخرجوا يمشون فقالوا انطلق بنا الى اخواننا من الانصار  
يدخلهم معنا في هذا الامر فقال لا انصار من الانصار ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب

مَنْ لَمْ يَمُتْ هَذَا الشَّيْءُ ثَانِي لَيْسَ فِي الذِّكْرِ اِذْ يَقُولُ السَّاحِبُ لَا خَيْرَ اِنْ  
 اللَّهُ مَعَنَا مَرَّ مَرَّةً مَا قَالَتْ مَرَّ مَرَّةً بِكَ يَا بَعْدَ وَيَا بَعْدَ النَّاسِ حَسْبُ حَسْبُهُ حَسْبُهُ

ہوا منقول سالم کی زبان سے  
 نبی حضرت نبی کا درو چھابی  
 ہوئی بیہوش کچھ اسوقت حضرت  
 افاقہ جبکہ بیہوشی سی پائی  
 نبی اب وقت نماز آیا ہی سہی  
 جواب دے کو درو حضرت فی ہنگر  
 نماز اگر ابو بکر پڑھا دے  
 ٹری بو بکر لوگوں کی امانت  
 ہوئی پھر اوکو لاحق بیہوشی سی  
 پہلی جب آپ او حالت سی  
 کیا ارشاد یہاں ہی بتکار  
 سنا جب عابثہ فی حکم اونکا  
 دو ہو گا جب کہرا ہر امانت  
 مذکور کا عرض بان نکو حضرت  
 کیا یہ حکم کرتی اور کو آپ  
 ہوئی لاحق بحال پاک حضرت  
 لوکی پھر آپ فی ویسی ہی تھا  
 یعنی جا کو بو بکر آوے  
 بسوئی عائشہ کی اشارا  
 کیا ارشاد یہ ہے آشکارا  
 شال صاحبات یوسفی ہو  
 یعنی ل میں ہی بات مجھو  
 عرض ہو چا مومن کو جو ارشاد  
 اذان اوسنی کی با جان ناشاد  
 پہر اسکی بعد ایسا ماجرا تھا  
 یہ پاس امر حضرت کی امانت  
 تو فرمایا کہ دیکھو اوسن بشر کو  
 نہ تکیہ آج میری واسطی ہو  
 بریرہ وہاں ہوئی فی القور جائز  
 وہیں پھر دوسرا ہی شخص آیا  
 ہوئی اسطور سی باہر برآمد  
 جناب شاہ دین حضرت محمد  
 لیا بس آپ فی او نکو ارشاد  
 ارادو یہ کیا پیچی کو پھرئی  
 نماز اپنی کو پیچا یا با تمام  
 عرض صدیق گلین فی اوسن گام  
 نبی اب وقت نماز آیا ہی سہی  
 جواب دے کو درو حضرت فی ہنگر  
 نماز اگر ابو بکر پڑھا دے  
 ٹری بو بکر لوگوں کی امانت  
 ہوئی پھر اوکو لاحق بیہوشی سی  
 پہلی جب آپ او حالت سی  
 کیا ارشاد یہاں ہی بتکار  
 سنا جب عابثہ فی حکم اونکا  
 دو ہو گا جب کہرا ہر امانت  
 مذکور کا عرض بان نکو حضرت  
 کیا یہ حکم کرتی اور کو آپ  
 ہوئی لاحق بحال پاک حضرت  
 لوکی پھر آپ فی ویسی ہی تھا  
 یعنی جا کو بو بکر آوے  
 بسوئی عائشہ کی اشارا  
 کیا ارشاد یہ ہے آشکارا  
 شال صاحبات یوسفی ہو  
 یعنی ل میں ہی بات مجھو  
 عرض ہو چا مومن کو جو ارشاد  
 اذان اوسنی کی با جان ناشاد  
 پہر اسکی بعد ایسا ماجرا تھا  
 یہ پاس امر حضرت کی امانت  
 تو فرمایا کہ دیکھو اوسن بشر کو  
 نہ تکیہ آج میری واسطی ہو  
 بریرہ وہاں ہوئی فی القور جائز  
 وہیں پھر دوسرا ہی شخص آیا  
 ہوئی اسطور سی باہر برآمد  
 جناب شاہ دین حضرت محمد  
 لیا بس آپ فی او نکو ارشاد  
 ارادو یہ کیا پیچی کو پھرئی  
 نماز اپنی کو پیچا یا با تمام  
 عرض صدیق گلین فی اوسن گام

ہونی رحمت جناب مستطین کے کہ تھی وہ آپ پر کس درجہ شیدا  
 یہ انکو جوش شائستہ تھا کہ سو کندھائی پاک کمانی  
 کہ کی حدت نبی فی اس جہان تومیں کہینچی ہوئی ہون آج تلوار  
 وہاں تھی اور چاشخاص حاضر ہوئی تھی شربہ حیران مضطر  
 نیکہا تہانہ آیا تھا وہاں پیر تو وہ اس اسطی فوت نہی سی  
 کہ اسالم سی پیر لوگون نی سی کہ تو یار نبی کو جا بلا لا  
 گہ میں آیا بن نہ دیار حضرت تو وہ بکر جو یار سبے تھی  
 لیا میں پاس ادنی زاو گران نہایت مضطرب حیران پریشان  
 کہا حضرت سوئی جنت لگی گئی تھیں کہ اسما جہا ہی  
 کہ گروئی کر گیا یہ حکایت کہ دنیا سی ہوئی حضرت کی رحلت  
 کرد کا قتل اور کوار کی تات اوٹھی صدیق شکر حال نا گاہ  
 وہاں فی تو یہہ احوال دیکھا هجوم وار و حام مردمان تھا  
 ذرا فی کا مجکور استہ دو ملا رستہ تو وہ دیا پر پیسہ  
 بعین بقیراری کر پڑا وہاں پریشان حال حیران چشم گراں  
 لیا بوسہ حسین نازنین کا سنبھل کر پیر پئی تسکین است  
 کہ تھی وہ آپ پر کس درجہ شیدا  
 کہ گروئی کر گیا یہ حکایت  
 کرد کا قتل اور کوار کی تات  
 وہاں فی تو یہہ احوال دیکھا  
 ذرا فی کا مجکور استہ دو  
 بعین بقیراری کر پڑا وہاں  
 لیا بوسہ حسین نازنین کا

إِنَّكَ مَبِيتٌ وَأَنْتُمْ مَكِينٌ

تھا لوگون فی تب او یا حضرت ہوئی کیا آپکی تحقیق حالت  
 سدا ری آپ جنات عدن کو یہ شکر صاف سب لوگون جا  
 یقین اس بات کا جب انکو آیا تو یہہ صدیق سی احوال پوچھا  
 پڑین پس آپ پر نا دیدہ نم تھا صدیق فی لوگون سی پڑو  
 کہا لوگون فی کیفیت تباد پڑین کس طرح سی اسکا پتا د  
 تھا صدیق فی لوگون سی سن لو  
 کہ جنت کو ہوئی حضرت روانا  
 تھم یعنی نماز میت اہم  
 نماز میت ختم رسل کو  
 کیا صدیق فی اون سبکا ویشا

لہاں طرز و طریقہ کو کرکھو یا د  
 شروع و ابتدا تک میرے ہو  
 تو یا یہ کو کل آدمی وہ است  
 لہاں صدیق ہی یوں یاد دیکر  
 لڑین کی دفن دین کی پیشگو  
 لہاں صدیق نی وجو مکان ہی  
 نکالا ہی جہان پاکیزہ تن ہی  
 غرض ہو کر کا یہ جو بیان تھا  
 ہوئی مشغول غسل شاہ ابرار  
 لکھا ہی شایع غسل نبی  
 قسم ہی تھا بکا غسل دخل  
 آسا نہ اور صبح ہی وہاں پر  
 لہاں بکرنی لگا کچھ اور مذکور  
 لہاں صدیق سی بہتری بہت  
 لڑین اپنا شریک مصلحت میں  
 غرض انصار سی جب مشورت  
 مکرّم میں تمہارا ہو حلیف  
 لہاں کسی لئی یہ بات حاصل  
 لہاں ہمراہ ہی وہ دوسرا ہی  
 فضیلت دوسری یہہ برائی  
 لہاں موت میں نہا تو غم  
 لہاں سب میں سی اس کا تہمید  
 پڑھین پرورد و درود با صفت کو  
 غرض پھر دوسری جو لوگ اپن  
 لہاں ہوگی دفن ہی حضرت پیہر  
 لہاں لوگوں نی ان یہہ ہی بتا  
 لہاں جانی فوت ختم مرسلان ہی  
 بخوبی ہی دعا طیب و پاک  
 بصدق دل یقین کو کیا  
 غرض مصروف غسل معطف ہی  
 داتا غسل عباس علی نے  
 لہاں یہہ دونوں فرزند ان عباس  
 معاون ہی بغسل ذات پھر  
 لہاں تھی وجہ ہاجر لوک حیران  
 چلو انصار کی یہاں تم اس وقت  
 لہاں ہو قائم مکرّم حلافت  
 تو اون لوگوں نی ایسی مصلحت  
 جواب ادھو یا حضرت عمری  
 لہاں ہو اس نے مصلحت میں ہاں  
 لئی تھی مابین حضرت جس وقت  
 لہاں اسکو املا سخن کیا ہی  
 فضیلت میری ہی یہہ ہویدا  
 ناز اس طرح وہ پرکھی جاوے  
 وعاسی جب کہ ہو جاوے غمت  
 اسی صورت سی وہ ہی ہی دین  
 لہاں بوکر نی خیر لہاں کو  
 لڑین کی کس مکان میں دفن ہو  
 خدائی روح اظہر کو بدن سی  
 وہیں ہو گا مزار شاہ لولاک  
 ہوئی موقوف جب تکرار و کفار  
 چچا حضرت کی اور بیٹی چچا کی  
 ہوا تھا فضل نعلانی میں شام  
 قرابت میں تمہریا شرف انار  
 یہاں اجمال تھا راوی کو منتظر  
 ہوئی آسین گرم مشورت و ہا  
 لہاں انصار کو ہم مشورت میں  
 سبھی شامس آوین زیر رحمت  
 لہاں ہم میں سی ہمارا ہوا حلیف  
 نبی کی یا خاص باخبر نے  
 خدائی اس طرح کسکو کہا سی  
 بجز ہو کر ہما کب دوسرا ست  
 لہاں تا غار میں ای بار ہوا  
 لہاں بوکر سی حضرت نی ادجا

لہ یعنی ہم کما ہرگز اس وقت      لہ بس اندر ہم دونوں ہی سات      ہوئی جب اسکی ثابت یہیت  
 تو ہی صدیق شایان خلافت      عمری پرتوات اپنا بڑا      لہ صدیق بیعت کولا یا  
 ہوئی صدیق سی تقدیم بیعت      پھر اسکی بعد ہی تعمیم بیعت      لہ جاشخاص تہی حاضر ہوا  
 بہی اصل ہوئی بیعت کی اند      لہ کی صدیق اور سب سچیت      باخلاص دل حسن عقیدت

عَنْ النَّسَبِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُصَيْنَ كَرِبَ الْمَوَدَّةِ  
 مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَأَكْرَبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِبَ عَلَيَّ أَيْدِي بَعْدَ  
 يُؤْمَنُ أَنْ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَيْدِيكَ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدٌ الْوَقَاةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

انس کتابی یہی باویدہ غم      لہ یعنی شدت و سختی کا عالم      رسول اندر دروا دریا  
 بیان کیا کبھی کدرا سو گدرا      جناب فاطمہ بنت شہ دین      نہایت مضطرب مخزون گلین  
 یہ کہتی تھیں کہ کیا بی کی محنت      ہوئی لاحق بجان پاک حضرت      یہ سنگار بنسی ہوئی شا پھر حراج  
 لہ ہی سختی جو تیری باپ پر آج      پھر اسکی بعد یہ شدت نہو کی      یہ کرب و سختی و سخت ہو کی  
 وہی لاحق تری بابا بنی کو      نہیں جس چیز سی چار و کیو      قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہی  
 لہ جیسے موت کا صدر نہ بین ہی

عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَانَ لَهُ فُطْرَانٌ  
 مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ قُمْ بِكَانَ لَهُ فُطْرٌ مِنْ أُمَّتِكَ فَاجْعَلْ  
 مِنْكَ لَهُ فُطْرًا فَقَالَتْ قُمْ بِكَانَ لَهُ فُطْرٌ مِنْ أُمَّتِكَ فَاجْعَلْ مِنْكَ لَهُ فُطْرًا لَاسْتِي لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ

لہا فرزند ابی عباس کی حال      لہ حضرت سی سائین یہی احوال      زبان اطہر واقع ہن ہی کی  
 باہن گفتا یعنی ورفشان تہی      لہ امت میں ہی یہی جس کی      لہی ہون و فطرا لگی پیری  
 خدا ماور پر زکوا و نکی جست      لہ کا او کی باعث سی غایت      لہا تب عائشہ نی یہی کہی  
 لہ جسکا ایک ہی چہ ہوا مو      فطرا لگی ہی ہو دیکھا کیون      لہا حضرت فی اتونیع الی

وہ بچہ ایک جسکا گر گیا تھی غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہی جناب عائشہؓ کی پرہیز پر چھا  
 کہ جو امتی ایسا تھا را لہ جسنی ایک نبیؐ فرزند کا غم نہ کیا ہو بدلا سے دار عالم  
 اسکا حال کیا ہو گا وہاں وسیلہ کو سہا ہی روز محشر لہا حضرتؓ کی میں اسکا فرط ہوا  
 دل امت سیری غم سی ہوا خون اوٹھا لی میری فرقت کی نصیب لہا نہ ہی دھیری ایسی نصیب

جہاں میں شور محشر گھر بگڑی عین حال قیامت حلت خیر البشر ہی

ملک جن بشرین را روانان زمین و آسمان ہی نوحہ گری رسول اللہؐ کا نظرون سنی چنبا  
 لکڑی چھوڑا داغ جگری وفات سید کون و کان ہی مہر شہیدہ عین دروس ہی  
 اندھیرا کیون نہوسا رہی چنبا پردہ میں وہ شک تو ہی نہیں کراسنی وہ شک گلشن  
 رگ گل چشم ترین شتر ہی کسی رو ہی طہر کا قصہ رہن تورات دن آٹھون پہری  
 لہا نہ یک صدہ فرقت اوٹھا لہہ را جذبہ آہ جدی تر تباہی نے قت میں کافی  
 لہہ را جذبہ آہ جدی لہہ را جذبہ آہ جدی لہہ را جذبہ آہ جدی

# بَابُ مَا جَاءَ فِي مِثَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ كَيْفَ صَحَّحَهُ قَالَ تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى  
 سَلَامٍ كَمَا سَلَّحَهُ وَأَبْعَلْتُهُ وَرَضَا لِحَالِهَا صَدَقَ

رسول اللہ کی میت عین تک نہ تھی مجھون کو یہ یہ صاحب و ماسخی شہرانا

بیان کرتا ہی عمرو ایسا ہوا نہا لہ حضرتؓ کی لچبہ سبب را کڑو تھی جوانکی پاس چنبا  
 لہ ہوتی تھی بوقت جنگ کا ویا بغیر کہ شگام سوار سے لہ جاتا تھا بعین را ہوا کے  
 ویا لکھ وہ جو ضرر و عہد نہیں لہ وہ صدقہ حکم شاہ دین ہی

۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي تَبْرَضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ  
 مَنْ يَرْتَكُ فَقَالَ أَهْلِي وَكَدَيْ فَقَالَتْ مَا لِي بِكَ أَرَيْتُ أَبِي فَقَالَ بَوَيْكَ سَمِعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغُرَّتْ وَائْتَنِي أَعْمَلُ مِنْ كَانَ سَبْعَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بیان بوبرہ سے تحقیق	کہ امین فاطمہ زوکیہ صدیق	لہا اوس نائب خیر اور اسی
جناب فاطمہ خیر انسانی	لہ ہود و ناسی جب جانا تمہارا	بہد ترکہ کا وارث کون ہوگا
لہا صدیق نبی نبی سی	مری فرزند ورنہ وارث بدیج	لہا یہ بات سبکی فاطمہ نبی
جناب نور چشم مصطفیٰ نبی	لہ امی صدیق ہی استیجا کیا	لہ لون ترکہ نہ میں اپنی پدر کا
لہا صدیق نبی خیر انسانی	لہ میں یون سنابھی مصطفیٰ سی	لہ ہمس جو رہی باقی کوئی سی
تو ہر گز حق وارث وہ نہیں ہی	و دہی یعنی فقط صدقہ و خیرا	نہیں ہی اس میں کچھ شک کی ہے
ولیکن میں جن ہوں نائب نبی کا	خبر گیران رہو گا اوس کسی کا	لہ وہ کرتی تھی جسکی شکست
کہ رنگا اوسکی میں تیار داری	و یا کرتی تھی جسکو نفقہ و نان	لہ رنگا میں ہی حاضر کا ساما

سَحْنُ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَعْلًا جَاءَ إِلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ  
 مِنْهُمْ بِالصَّاحِبِ أَنْتَ كَذَّابٌ أَنْتَ كَذَّابٌ قَالَ عَمْرُو بْنُ لَطْفَةٍ وَالْأَمِيرُ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ دُرَيْدٍ كَمَ بِاللَّهِ أَسْمَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَالٍ نَبِيِّ صَدَقَةٍ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنَّا لَا نَغُرَّتْ وَفِي الْخَدِثِ

بیان راوی پدر ہی مختصر کا	لہ اس قصہ کو ہی مذکور کرتا	لہ یعنی ایک دن عباس وحید
ہوئی حاضر عمر کی پاس اگر	ہوا تھا اس کی وٹان ونگا نا	لہ قصہ تھا بہت سی حیا کا
بہم و نہیں کچھ ایسی گفتگو تھی	لہ اتنی بخش خاطر کی ہوتی	جوا لی مرضی بہراہ عباس
تو اوس جنگا م میں حضرت عمر	زیر طلحہ وسعد عبد رحمان	یہہ چاروں جنتی اصحاب تھے انہ
عمر نبی اسی التجا کی	لہ ہی تگوت اسم نبی خدا کی	لہ تمہی یہ سنابھی مصطفیٰ سی
لہ رہتا ہی جو ترکہ انہی سی	وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہی	وہ ترکہ وارثون کو ناروا ہی
نکو اوس مال سی جو کچھ کھدا	میری ازواج کو جائز ہی تگوت	و یا جو کچھ کہ حق عا ملان ہی



روا اس نال سی دنیا و ثان ہی : باری مال میں نہیں وراثت کری کوئی نہ ہرگز بعد حلت  
غرض بیان ہی جو راوی تروا بیان کرتا ہی وہ ایسی حقیقت : نہ ہی مذکور کچھ الگی کو قصہ  
ملی تقریر بیان لیکن زیادہ

حج عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا فهو صدقة  
زبان عائشہ سی ہی بیہ کور : کہ حضرت کہا تھا ہی دستور : کہ ہمسی جو کہ رجائا ہی ترکہ  
نسبہ او سکودہ ہی و صدقہ

حج عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقسم وریثی دنیا راولا  
درہم اما ترکہ بعت بعد نفقة نساءئی ومؤونۃ عاملی فهو صدقة  
بیان ہی بوسریہ متقی کا : کہا کرتا تھا و حنا و نہ ہی کا : کہ فرماتی ہی یون سر و عالم  
کہ مجھسی جو رہی دنیا و دہم : مری وارثا و سی مال وراثت : نہ تھا وین کرین ہرگز نہ قسمت  
کہ نفقہ مری ازواج کو وین : حقوق اپنی مری علی ہی لینی : جو ان خرچون سی بجا و نی یا و  
بہر صورت وہ ہی خیرات و صدقہ

حج عن مالک بن اوس بن الحداد قال دخلت علی عمر رضی اللہ عنہ  
فدخل علیہ عبد الرحمن بن عوف وطلحة وسعد فجاء علی و العباس یبحثان  
فقال لہم عمر انشدکم بالذی یأدبہ تقوم السماء والارض تعلقان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا فهو صدقة فقالوا اللہم نعم و فی الحدیث قصۃ

یہ ہی جو مالک بن اوس سے : روایت اوسنی بیان ایسی ہی : کہ میں آیا عمر کی پاس جہدم  
تو سعد و عبد الرحمن طلحہ با ہم : وہیں حضرت عمر کی پاس آئی : علی عباس ہی تشریف لائی  
کہ اوسن نگام عباس علی میں : ہم مکرار ہی مال : نبی میں  
عمر اس بات کو لائی زبان : کہ سن او طلحہ سعد و عبد حنان : قسم او سکی و لانا ہوں میں یہاں  
کہ جسکی حکم سی قائم سما ہی : زمین ہی امر سی او سکی بجا ہی : کہ تم نیو مگو ہی یہ بات معلوم

کہ کہتی تھی رسول پاک معصوم  
 کہ ہم چوڑی ہوئی جاتی چوڑی  
 دینا بیٹوں کی نام ایرو پاک  
 کہ جس کی حکم میں سی دورا پاک  
 رسول اللہ ہی یہ سی کہا  
 خدیثوں کی کتابوں میں  
 وہ چند قدم ہی مکر و رشہ نہیں ہی  
 کہ یعنی تو عمر کتا بجا  
 طوالت سی ہوا مرقوم دستخط

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا وَلَا مَنَازِلَةً وَلَا مَغِيرَةً قَالَ وَاسْتَشَفَّ فِي الْعَبِيدِ الْأَمَةِ

زبان عاشق سی ہی یہ اخبار  
 لے چوڑا آب فی درہم نہ وینار  
 لئی ایسی مہر و پیش مو لا  
 ہمارا دینی فی حضرت عاشق سی  
 لے حضرت فی بوقت ترک دنیا  
 خدام و جوہر کی ملک ہی کہو

باب مَا جَاءَ فِي وَبَيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَاءِ  
فَقَدْ رَأَى فِي الْوَسْطِ طَائِفًا لَا يَجْتَمِعُونَ

مدد کرنا ہی جسکی طالع بیدارزی کافی

بیانِ ربوبیت حضرت نبی ہی  
 یہ حالت طالبِ یار کی ہی  
 تہہ تہا ممکن کیا کہاں بطار  
 ولیکن بخت ایسا نہ گیا ہی  
 لہون کیا آہ نایوسی کی سیلت  
 لئی یہ عمر یوں برباد یہ بات  
 اوس بروی مقوسس کو نہ کیا  
 یہ جوبی طالع ناساز کی تھی  
 تسلی ہی کوئی کرنا نہیں ہی  
 عجب کیا ہی اگر تجھ کو ہی شاد  
 پس اباسی کافی کم کردہ قصود  
 لہ یون حضرت فی فرمایا ہی شاد  
 ہوا جانا ہی نغمہ سی دو پار  
 ہی دیدار شکل ہو گیا ہی  
 کہ اونکی رو ہی اقدس کو نہ کیا  
 ندیکہا رو ہی اظہر خواب میں ہی  
 خدائی معطی دو باب و جواد  
 غم حرام و بھران سہی حورای  
 بیان کرتا ہی ہر وی سناد  
 جمعی گواہ سنی ویکہا بالقرآن  
 لہ دیکھی جس کسینی ہر صورت

۱ یعنی خواب میں ابلیس رو  
نہیں تو دوسری صورت میں موجود

۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ وَقَالَ لَا يَتَشَبَّهُهُ شَيْءٌ

کلام دوبرہ مستند ہی زبان پاک سی او سکونہ ہی وہ کہتا ہی کہ حضرت نے کہا ہی  
کہ جس نے خواب میں جو مجھو دیکھا مجھ کو اوسنی دیکھا ہی تحقیق کہ شیطان کو نہیں چاہی تو فریق  
کہ دوسری شکل کی تصور لاوی دیا تشبیہ میری سی بناوے

۳ وَعَنْ كَلْبِ بْنِ سَمْعٍ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ فذكرت الحسن بن علي فقلت شئتم به فقال ابن عباس لا والله كان يشبه

کلب با خبر کہتا ہی ایسا کہ میں نے دوبرہ سی سنا ہی وہ کہتا ہی سنا ہی ہی سی  
کہ کہتی ہی مجھ دیکھا ہی وہ اسکا خواب سچا ہی بقید بیان کہ تھی تحقیق تحقیق  
کہ شیطان کو نہیں ہی تھا کہ دیکھا ہی وہ نہ مکر میری نہ تھ کلب ایسا بیان کرتا ہی تھا  
کہ عباس ہی کی سیر کے کنار کہ میں خواب میں حضرت کے کچھ حسن بن علی کی شکل میں تھا  
یہ مکر محسوس خدا بند بولی کہ یعنی بجا دیکھا ہی تو ہی کہ تھی حضرت حسن کو بسکہ حار

رسول اللہ میں تشبیہ کامل

۴ عَنْ بَرِيدٍ الْفَارِسِيِّ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْمَنَامِ رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِمَنِ عَبَّاسُ ابْنُ أَبِي رَافِعٍ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهُهُ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ  
هَلْ يَسْتَطِيعُ أَنْ تَعْتَكَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ أَلَمْ تَعْتَكَ لَكَ  
رَجُلَانِ الرَّجُلَيْنِ حَبِيبُهُ وَخِيَمَةُ أَسْمَى ابْنِ أَبِي بَالِظٍ كَحُلِّ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الصَّحْبِ وَجَمَلُ

الوجه قد ملأ كحبيته ما بين هذه الى هذه قد ملأ كحبيته قال عوف  
ادبر ما كاد مع هذا العجب فقال ابن عباس لم ائتبه في النقطة ما استطعت استغنى وهذا

نیرید فارسی را وی گاهی نام  
 جناب سرور عالم کو دیکھا  
 لہا عجا س کی مٹی تی او سد م  
 لہ بن آوی ہ میری شکل صورت  
 ہوئی پھر مجھ سی عبد اللہ خطب  
 بیان کچھ صوف کر سکتا ہی اکا  
 نہ فریہ جسم تہا فی لاعتہ اندام  
 وکتا او سین تہا نور سپید  
 عیان چہر تہا تہویر کا حال  
 لہ تی اس گوش سی گوش در گنا  
 لہا ہی عوف روی نی بیان  
 لہ بعضی جو بیان کر کی سنائون  
 لہ تو یہ وصف ہی جس کا سنا

لہ تہا وہ کاتب مصحف و لہ نام  
 ہوا حاضر نبرد ابن عباس  
 لہ فراتی تہی دیون سہر اعالم  
 غرض مٹی میں جسنی مجھ کو دیکھا  
 لہ مان سینا سی او مصحف کے کتب  
 لہا میں کہ تہا وہ مرزا سی  
 رکھی تہا اعتدال حال سی کام  
 سیہ چشمی کا عالم انکھ پر تہا  
 لہر د ویر سی تہا فارغ البال  
 وہ سینہ اچکا تہا جو مصفا  
 لہ اس توصیف سی کچھ ادب ہتر  
 پھر عبد اللہ فی یہ بات سنکی  
 جویداری میں ہی انکھ دیکھا  
 بیان کی جسقد تعریف و لہ

لہا اوستی کہ میں خواب میں تہا  
 لہا نہ خواب او سی بی کم و کا  
 لہ شیطان میں نہیں ہر گز طاقت  
 مجھی کو او سی دیکھا بی حجاب  
 لہ تو نی خواب میں جو شخص دیکھا  
 خوش اندامی میں او سطح جسم لا  
 وہ تہی جو گند می نکت بدن کی  
 لبون پر کچھ تبسم کا اثر تہا  
 عریض رخسار شیش سا یک  
 بانوہ محاسن چپ ہا تہا  
 غرض یہ سی نہیں میں جانتا ہوں  
 لہا ایسا نیرید فارسی سی  
 زیادہ اس سی کر سکتا نہ تعریف

هـ عَنْ ابْنِ مَوَادَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّوْمِ فَقْدًا إِلَى الْحَقِّ

پہاں تو خواہ وہ بھی بجا ہی  
 تُو ہم جانو کہ اوسنی حق کو کہا  
 لہ اوسنی آپ سی ایسا ستا  
 میان جواب ہی حضرت کی صواب  
 لہ یعنی جس کسینی جگو د کہا  
 ہوا ثابت کہ رستی ہی حقیقت

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمِنَ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ أَمِنَ  
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَلِي بَيْنَ قَوْلِ الرَّجُلِ وَرُؤْيَا الْقَوْمِ مِنْ مَرِيضَةٍ أَوْ عَجْزَةٍ

انہی کی بھی کیا مذکور آیا  
 لہ ہی تحقیق یہ حضرت کا کہنا  
 بلا شک مجھ کو دیکھا ہی کہہ کر  
 سبب یہ ہے کہ شیطان بد نفع  
 کیا ارشاد یہ ہے آپ ہی  
 لہ مومن اب میں دیکھی کچھ  
 بنوت کی چہ حصی اور چالیس  
 بنوت سی و سی حاصل ہی نسبت  
 تو اس سی ایک حصہ ہجڑا ہی  
 لہ نظم نڈی پہونجا بانجا  
 رہی ہیں اور جو و قول آتے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ہاں ابن مبارک نے کہا ہے  
 لہ یہ در مصیبت کی دہلی  
 تلاوت کر حدیث مصطفیٰ کو  
 عجب یہ شافی دکانی دوا  
 مرصان مصیبت کی شفا ہی

عَنْ أَبِي سَيْرٍ قَالَتْ هَذَا الْحَدِيثُ دِينٌ فَإِنْ نَظَرُوا عَمَّا دُونَهُ فَتَنُوا

بیان کرتا ہے ایسا ابن سیرین  
 لہ ہی یہ جو حدیث سرور دین  
 تم اپنی دین کو مضبوط پکڑو  
 لہ وہی کسی کسی دین صل  
 یہ عین دین ہی دیکھو غریزہ  
 لہ ہو یعنی وہ دیندار دین کامل

بس اب کافی یہ ہنگام دعا ہی  
 لکھا ہی وصف محبوب خدا کا  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے

دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے

دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے

دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے

دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے  
 دل شتاق کا جو مدعا ہے

# تصحیح امجدی

صفحہ	طر	غلط	صحیح	صفحہ	طر	غلط	صحیح	صفحہ	طر	غلط	صحیح	صفحہ	طر	غلط	صحیح
۵	۶	بیا	بیان	۲	۱۱	زِرْ	زِرْ	۲	۱۱	زِرْ	زِرْ	۱	۱۱	یقر	یقش
۹	۱۱	القط	القط	۳۱	۵	صُنِعَ	صُنِعَ	۱۰	۱۰	صُنِعَ	صُنِعَ	۱۰	۱۰	صُنِعَ	صُنِعَ
۱۰	۸	چشمہ	چشمہ	۱۳	۱۳	الحبرة	الحبرة	۱۳	۱۳	الحبرة	الحبرة	۱۳	۱۳	الحبرة	الحبرة
۱۸	۱۸	عم	عم	۱۹	۱۹	النبی	النبی	۱۹	۱۹	النبی	النبی	۱۹	۱۹	النبی	النبی
۱۱	۷	عرق	عرق	۱۱	۱۱	عرق	عرق	۱۱	۱۱	عرق	عرق	۱۱	۱۱	عرق	عرق
۶	۱۵	تکففت	تکففت	۲۲	۱۰	زہی	زہی	۲۲	۲۱	زہی	زہی	۲۱	۲۱	زہی	زہی
۱۲	۶	بکری	بکری	۱۸	۱۸	نقشہ	نقشہ	۱۸	۱۸	نقشہ	نقشہ	۱۸	۱۸	نقشہ	نقشہ
۱۲	۱۲	لؤلؤ	لؤلؤ	۱۹	۱۹	رویت	رویت	۱۹	۱۹	رویت	رویت	۱۹	۱۹	رویت	رویت
۱۷	۲۰	آبا	آبا	۲۳	۸	اللہ	اللہ	۲۳	۵۳	اللہ	اللہ	۵۳	۱۳	اللہ	اللہ
۱۶	۲۱	تغنیہ	تغنیہ	۱۵	۱۵	المغیرۃ	المغیرۃ	۱۵	۱۵	المغیرۃ	المغیرۃ	۱۵	۱۵	المغیرۃ	المغیرۃ
۳۸	۲۱	اللہ	اللہ	۲۷	۲	الحجۃ	الحجۃ	۲۷	۵۲	الحجۃ	الحجۃ	۵۲	۱۹	الحجۃ	الحجۃ
۲۵	۲	نصف	نصف	۳۴	۱۲	مشتی	مشتی	۳۴	۵۵	مشتی	مشتی	۵۵	۲۱	مشتی	مشتی
۳۹	۳۹	عائشہ	عائشہ	۳۷	۳	یلبس	یلبس	۳۷	۵۶	یلبس	یلبس	۵۶	۱۲	یلبس	یلبس
۳۷	۷	شجۃ	شجۃ	۳۸	۲۱	نغم	نغم	۳۸	۵۸	نغم	نغم	۵۸	۵	نغم	نغم
۶	۵	ایک	ایک	۳۹	۱۰	شاید	شاید	۳۹	۹	شاید	شاید	۹	۹	شاید	شاید
۱۸	۱۸	مشتی	مشتی	۱۳	۱۳	خط	خط	۱۳	۵۹	خط	خط	۵۹	۱	خط	خط
۳۳	۱۴	دھن	دھن	۲۱	۲۱	دھن	دھن	۲۱	۲۱	دھن	دھن	۲۱	۲۱	دھن	دھن
۴۴	۱۳	شذب	شذب	۴۴	۵	نجانہ	نجانہ	۴۴	۲	نجانہ	نجانہ	۲	۲	نجانہ	نجانہ
۲۶	۸	شذب	شذب	۴۴	۱۳	بیر	بیر	۴۴	۱۹	بیر	بیر	۱۹	۱۹	بیر	بیر
۲۷	۱۲	بات	بات	۴۴	۱۹	بات	بات	۴۴	۱۹	بات	بات	۱۹	۱۹	بات	بات
۲۱	۲۱	جگتی	جگتی	۴۴	۱	جگتی	جگتی	۴۴	۱۳	جگتی	جگتی	۱۳	۱۳	جگتی	جگتی
۲۸	۱۰	ثلثہ	ثلثہ	۴۴	۷	ثلثہ	ثلثہ	۴۴	۲۱	ثلثہ	ثلثہ	۲۱	۲۱	ثلثہ	ثلثہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰	۲۱	الوجہ	الوجہ	۹	۷۷	باسے	باسے
۴۱	۹	قال النضر قال النضر	قال النضر	۱۷	۷۸	بہر	بہر
۴۲	۱۰	دیکھا دیکھا	دیکھا	۲۱	۷۹	تھی	تھی
۴۳	۱۸	کرتی کرتی کرتی کرتی	کرتی کرتی	۲۲	۸۰	رسول	رسول
۴۴	۸	مشق مشق	مشق	۵	۸۱	ابو ہریرہ	ابو ہریرہ
۴۵	۱۹	ہا ہا	ہا	۶	۸۲	عثمان عثمان	عثمان عثمان
۴۶	۹	کیرکا کیرکا	کیرکا	۷	۸۳	واخر واخر	واخر واخر
۴۷	۲۰	خست خست	خست	۸	۸۴	فاسم فاسم	فاسم فاسم
۴۸	۲	عالم عالم	عالم	۹	۸۵	اکبر اکبر	اکبر اکبر
۴۹	۸	دوبارہ دوبارہ	دوبارہ	۱۰	۸۶	یغظی یغظی	یغظی یغظی
۵۰	۳	سیحہ سیحہ	سیحہ	۱۱	۸۷	دوبارہ دوبارہ	دوبارہ دوبارہ
۵۱	۵	طیار طیار	طیار	۱۲	۸۸	بجہ	بجہ
۵۲	۱۴	قبل قبل	قبل	۱۳	۸۹	بار بار	بار بار
۵۳	۹	فلسی فلسی	فلسی	۱۴	۹۰	ابن ابن	ابن ابن
۵۴	۳	قائم قائم	قائم	۱۵	۹۱	بجہ	بجہ
۵۵	۵	بہر بہر	بہر	۱۶	۹۲	دوبارہ	دوبارہ
۵۶	۱۵	بہر بہر	بہر	۱۷	۹۳	ابن ابن	ابن ابن
۵۷	۲	میں میں	میں	۱۸	۹۴	بجہ	بجہ
۵۸	۱۱	دین دین	دین	۱۹	۹۵	دوبارہ	دوبارہ
۵۹	۱۵	بہر بہر	بہر	۲۰	۹۶	بجہ	بجہ

[illegible]